ماہِ رجب کے فضائل نیز رجب میں آنے والے مبارک ایام
سے متعلق خوبصورت بیانات کا مجموعہ

فیضانِ رجب

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مبلغ دعوتِ اسلامی مولانا عبدالحبیب عطاری

ماہِ رجب کے فضائل نیز رجب میں آنے والے مبارک ایام
سے متعلق خوبصورت بیانات کا مجموعہ

فیضانِ رجب

انٹر نیشنل اسلامک اسکالر مبلغِ دعوتِ اسلامی

مولانا عبدُالحبیب عطاری

www.dawateislami.net

فہرستِ کتاب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست	1	اپنی دعا میں سب کو شامل کیجئے	22
پہلے اسے پڑھ لیجئے	7	رجب میں نبی پاک کی دعا	23
بیان 1: فیضانِ رجب	9	5 برکت والی راتیں	24
دُرودِ پاک کی فضیلت	10	27 رجب میں عبادت کی فضیلت	25
غیر مسلم اور رجب کا احترام	11	افضل عمل	25
رجب کے نام	12	نیکی مت چھوڑیئے	26
حرمت والے مہینے	13	گناہ مت کیجئے	27
عبادت کی تیاری کا مہینہ	15	جنتی محل	28
انسان اور جانور میں فرق	16	نفرتیں ختم کیجئے، محبتیں عام کیجئے	30
برائی ہر جگہ ہے	16	**بیان 2: میرے خواجہ عطائے رسول ہیں**	33
قبر و آخرت کی فکر کیجئے	17		
قبر میں تین سوال	17	دُرودِ پاک کی فضیلت	34
سیاہ دل	18	ہمارا نبی	35
گناہوں سے توبہ	19	والدین کی قدر کیجئے	36
رجب رب کا مہینہ ہے	20	سنت کو چھوڑنے والا	37
رجب میں خوب استغفار کیجئے	21	درود پاک نہ پڑھنے والا	38
100 بار استغفار کرو	21	باغ والا ولی بن گیا	38
معافی مانگو معافی ملے گی	22	بڑوں کا ادب کیجئے	40

ادب کیجئے رفاقتِ مصطفیٰ پائیے	41	اللہ والوں کا طریقہ معاف کرنا	56
باادب بانصیب ہو جاتا ہے	42	اپنے آپ کو بدل لیجئے	58
رشتے دار ہی کام آتے ہیں	42	بیان کا آخری پیغام	59
سوشل میڈیا کے رشتے دار	42	اپنے پرائے کا فرق ختم کیجئے	59
سب سے افضل صدقہ	43	شفقت آفتاب جیسی	60
دشمنی کو ختم کیجئے	44	چہرہ ایک ہی ہونا چاہئے	60
نجانے کون ولی ہو	44	**بیان3: خواجہ غریب نواز**	64
خود کو برباد ہونے بچائیے	45	دُرودِ پاک کی فضیلت	65
خواجہ غریب نواز کی شان	46	سیرت سے سیکھا جاتا ہے	68
اعتقاد مضبوط رکھئے	48	بادشاہ تائب ہو گیا	69
بارش ضرور ہو گی	48	ولادت باسعادت	71
سب کو نہیں "رب" کو راضی کیجئے	49	اولیائے کرام کی دینی قربانیاں	72
دنیا ساتھ چھوڑ دیتی ہے	50	خواجہ صاحب کی ولادت میں سبق	74
رب راضی سب راضی	51	تعارف خواجہ صاحب	74
راجہ تو میرا خواجہ ہے	51	باادب بانصیب	74
گناہِ جاریہ مت کیجئے	52	روضہ رسول پر حاضری	76
خواجہ صاحب کی کرامات	53	خواجہ غریب نواز داتا کے حضور	77
مشکلات کا مقابلہ	53	تبلیغِ دین میں مشکلات	78
بزرگ بزرگی دکھاتے ہیں	55	خواجہ صاحب اور تالاب	78
جو کہا وہی ہو گیا	55	غریب نواز کی مبارک عادتیں	79

پڑوسی کا خیال	82
پڑوسی جنت یا دوزخ کا سبب	84
پڑوسیوں کا خیال کیجئے	84
پڑوسی مسلمان ہو گیا	86
راز فاش نہیں کرتے	86
خود کو رسوائی سے بچائیے	87
رب کی مدد پانے کا نسخہ	88
اقوالِ خواجہ	89
سخاوت دریا جیسی	89
شفقت سورج جیسی	89
عاجزی زمین جیسی	90
وصال	90
رجب المرجب کے فضائل	91
پریشانی دور کیجئے	92
غلط فہمی دور کر لیجئے	93
عذاب سے محفوظ لوگ	94
دعوتِ اسلامی اور مدرسۃ المدینہ	95
جامعۃ المدینہ (عالم بنانے والا ادارہ)	95
مدنی چینل	96
کڈز مدنی چینل	97
دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے	98
مسجد کا تحفہ دیجئے	98
بیان 4: تین عظیم ہستیاں	100
دُرودِ پاک کی فضیلت	101
مشکل کشا ہمارا نبی	102
رجب اور اسلام کی عظیم ہستیاں	103
واہ کیا مرتبہ ہے شیرِ خدا تیرا	104
مولیٰ علی ابو تراب ہیں	105
سیرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہ علیہ	106
غلطی معاف کر دی	106
تعارفِ امام جعفر	107
اماموں کے امام جعفرِ صادق	108
امام جعفر کی عاجزی	109
امام جعفر کی نصیحتیں	110
تین عبادتیں	110
تذکرۂ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ	111
اسلام کی تربیت	111
عاجزی اور نرمی اختیار کیجئے	114
صحابہ کی سیرت اپنائیے	114
تعارفِ امیرِ معاویہ	115

امیرِ معاویہ کی بردباری	116	ملائکہ کے آقا کی رفتار	138
اخلاق کا امتحان	117	ولی کی رفتار	141
اپنا من ستھرا رکھئے	118	عشق میں لاجک تلاش مت کیجئے	142
تحمل مزاجی	119	شہادت کی معراج	143
غصہ ہمیشہ کمزور پر ہی	120	غیب، غیب ہی نہ رہا	144
معاف کرنے کے فضائل	121	**جنت کے مشاہدات**	144
تین باتیں اور جنت کا داخلہ	121	جنت کی آواز	146
سنتِ انبیاء میں سے 5 کام	123	دنیا کی نہیں آخرت کی فکر کیجئے	148
معافی بخشش کا ذریعہ بن گئی	124	کامیاب مسلمان کون ہیں؟	149
بہترین ہونے کا معیار	125	گناہ چھوڑنے کا نسخہ	151
دعا پر عمل بھی کیجئے	125	اللہ کا رزق چھوڑ دو	152
اپنے قاتل کو معاف کر دیا	126	خود کو رب سے چھپالو	152
رحم چاہئے تو رحم کیجئے	127	اللہ کی دنیا سے نکل جاؤ	152
درگزر کی عادت اپنایئے	128	موت کو رکوا دینا	152
بیان 5: معراج اور جنتی مشاہدات	130	خود کو جہنم سے روک لینا	153
دُرودِ پاک کی فضیلت	131	سب سے اعلیٰ جنت	157
نیک لوگوں سے دعا کروایئے	133	کریموں سے بڑھ کر کریم	158
معجزۂ شق صدر	134	آج تحفہ دینا ہے	159
آخرت کا سوچئے	135	**بیان 6: حکمت معراج**	163
ملک الموت کی رفتار	138	دُرودِ پاک کی فضیلت	164

معجزات موسیٰ	165	مومن کی معراج	183
معجزات عیسیٰ	166	نماز بہترین وظیفہ ہے	184
حضرت صالح کا معجزہ	166	بے نمازی کی سزا	184
عربی اور عجمی کا فرق	167	نماز کو اہمیت دیجئے	185
سائنس کو حیران کرنے والا معجزہ	169	**بیان 7: جشن معراج النبی**	188
چاند و سورج پیچھے رہ گئے	169	دُرودِ پاک کی فضیلت	189
عقل کا سوال اور عشق کا جواب	170	درود پاک کو زندگی کا حصہ بنالیجئے	194
صدیق اکبر کی تصدیق	171	اجتماع کا پہلا پیغام	195
ہم خوشی منانے والے ہیں	172	پیارے نبی کے کمالات	198
اعتراض میں ہی جواب ہے	173	مسجودِ ملائکہ	200
بیت المقدس کا نظارہ	174	آگ نے نقصان نہ پہنچایا	201
معجزات کی شان	175	رومال نہیں جلا	202
جنت کی خریداری	176	پتھر سے 12 چشمے	203
زمین اور آسمان کی گفتگو	177	انگلیوں سے پانی کا چشمہ	203
غیبت کا عذاب	180	معجزۂ حُسنِ یوسف	204
سود خوری کا عذاب	180	نامِ مصطفیٰ کا معجزہ	205
نماز چھوڑنے کا عذاب	181	صدیق اکبر اور تصدیق معراج	207
یتیم کا مال کھانے کا عذاب	181	معجزات کا مجموعہ	210
سب سے بڑے غیب کا علم	181	کلیم و حبیب کا فرق	210
معراج کا تحفہ	182	نگاہ موسیٰ کے کمالات	212

www.dawateislami.net

معراج کا تحفہ نماز ہے	214	تحفہ معراج	231
نماز کے فضائل		نماز رب کا انعام ہے	231
پتّوں کی طرح گناہ جھڑتے ہیں	215	گناہ جھڑتے ہیں	232
نماز گناہوں کو دھو دیتی ہے	215	دو رکعت اور جنت واجب	232
شب معراج کے مشاہدات		نماز برائیوں سے روکتی ہے	235
زکوۃ بھی دیجئے اور شکر بھی کیجئے	216	نیکیوں والی زندگی	238
حق دار غریب رشتے دار	217	روایت سے سبق	238
دعوتِ اسلامی کا خیال کیجئے	217	نماز سے فراغت کے بعد گناہ معاف	239
دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے	218	باجماعت نماز کی فضیلت	240
بیان 8: معراج کا تحفہ		ساری رات عبادت کا ثواب	240
دُرودِ پاک کی فضیلت	218	پہلی صف کی فضیلت	241
60 مہینے کے روزوں کا ثواب	220	پہلی صف اور قرعہ اندازی	241
100 سال کے برابر	221	1 لاکھ نماز کا ثواب	242
ذکرِ معراج	222	مسجد قبا میں نماز کی فضیلت	243
سفرِ معراج کا آغاز	222	نمازی کو انعامات	244
آسمانوں کی سیر	222	بے نمازی کو عذابات	244
تین خاص انعامات	223	مومن کی مثال	246
سورہ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت	225	سب سے بہترین جگہ	247
آنکھوں کا ہی دیدار کر لوں	226	فیضان عطار جاری رہے گا	247
سفرِ معراج کی سواریاں	226	امیر اہلسنت کی عطا کردہ دوائیں	248

www.dawateislami.net

اسے پڑھ لیجئے

زبان،انسان کو دوسرے انسانوں سے جوڑنے اور اپنے خیالات واحساسات کااظہار کرنے کاایک زبردست ذریعہ ہے لیکن جب یہ زبان دین کی بات کرے،حقائق وصداقت کی روشنی پھیلائے نیز لوگوں کو خیر وبھلائی کی طرف دعوت دے تو پھر اس کااثر اور بھی گہرا ہوجاتاہے۔بیان یہ وہ مؤثر ذریعہ ہے جس سے قلوب میں انقلاب،سوچوں میں بدلاؤ اور زندگیوں کو نئی راہ پر گامزن کیا جاسکتاہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام نے پیغامِ توحید کو عام کرنے کے لئے اس ذریعے کو بھی استعمال کیا۔انہوں نے احکامِ خداوندی کو اپنے الفاظ کے ذریعے دوسروں تک پہنچایا۔ اُن کے لفظ لفظ میں ایسی تاثیر تھی کہ لوگ اُن کی باتوں سے متاثر ہو کر دین کی طرف مائل ہوجاتے تھے۔

آج بھی بیان کا یہی کردار ہے۔جب ایک مؤمن دل سے نیکی کی دعوت دیتاہے اور اپنے الفاظ کو اخلاص،صداقت،للّٰہیت،خوفِ خدا اور عشقِ رسول سے آراستہ وپیراستہ کرتاہے تو اس کااثر بہت گہرا ہوتاہے نیز الفاظ کاانتخاب،مواد کی گہرائی اور ترتیب کی مہارت کا حسین امتزاج بھی ہو تو ایسا مؤثر بیان سننے والوں کو سوچنے پر مجبور کرتاہے،ان کی روحانی حالت میں انقلاب برپا کردیتاہے اور انہیں زندگی کی صحیح راہ دکھاتاہے۔

چونکہ بیان،تقریر اور وعظ دین کی تبلیغ کا ایک بہت اہم ذریعہ ہے۔بیان صرف بولنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک فن ہے کہ اپنے الفاظ کو وقت اور ضرورت کے پیشِ نظر کس طرح ادا کرناہے تاکہ وہ الفاظ لوگوں کے دلوں کو چھولیں،اس کے ساتھ ساتھ اپنے موضوع کو اس طرح سے پیش کرناہوگا کہ وہ لوگوں کے ذہنوں میں گھر کرجائے جبکہ سب سے اہم بات یہ ہے

کہ اپنے دل میں اخلاص کی شمع روشن کرنا ہوگی۔

مبلغین کی سہولت اور آسانی کے لئے انٹر نیشنل اسلامک اسکالر، مبلغِ دعوتِ اسلامی **مولانا عبدالحبیب عطاری** کے بیانات کو **فیضانِ رجب** کے نام سے ایک کتابی شکل دیدی گئی ہے، یہ کتاب اُن بیانات کا مجموعہ ہے جن کا تعلق ماہ رجب المرجب سے ہے، ان بیانات کا مقصد صرف سننے والوں کو متاثر کرنا نہیں تھا بلکہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے** کا عظیم مدنی مقصد پیشِ نظر تھا۔

یہ کتاب اُن تمام لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوگی جو دین کی تعلیمات کو سمجھنا چاہتے ہیں، خواہ وہ مبلغین ہوں جو اپنے بیانات سے لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہوں یا پھر عام پڑھے لکھے لوگ جو اپنی زندگیوں میں اصلاح چاہتے ہوں۔ یہ کتاب ان سب کے لیے ایک خزانہ ہے جس میں اسلام کی ایسی تعلیمات موجود ہیں جو انسان کو دنیاو آخرت کی کامیابی کی طرف لے جاتی ہیں۔

اللہ پاک دعوت اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

نیچے دیئے گئے Icon یا **کوڈ** کے ذریعے آپ **مولانا عبدالحبیب عطاری** کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک بآسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

Scan کیجئے

Click کیجئے

16 اپریل 2015 مدنی مرکز، فیضان مدینہ اوستہ محمد، بلوچستان

رجب کے فضائل

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ... غیر مسلم اور رجب کا احترام
- ... رجب کے نام
- ... عبادت کی تیاری کا مہینہ
- ... سیاہ دل
- ... رجب "رب" کا مہینہ ہے
- ... اپنی دعا میں سب کو شامل کیجئے

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی پھر ان کلمات سے دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یعنی یااللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّی اے نمازی! تو نے جلدی کی۔ نبی پاک نے فرمایا: اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمِدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهٗ جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے پہلے اللہ پاک کی ایسی حمد کر جو اس کے لائق ہے پھر مجھ پہ درود پاک پڑھ اور اس کے بعد دعا مانگ۔ راوی کا بیان ہے اس کے بعد ایک شخص نے نماز پڑھی پھر فارغ ہو کر اللہ پاک کی حمد بیان کی پھر نبی کریم پر درود پڑھا تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَیُّهَا الْمُصَلِّی اُدْعُ تُجَبْ اے نمازی! تو دعا مانگ تیری دعا قبول کی جائے گی۔[1] معلوم ہوا کہ جب بھی دعا مانگی جائے تو اللہ پاک کی حمد بیان کی جائے اور پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پڑھا جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ترمذی، 5/290، حدیث: 3487۔

پیارے اسلامی بھائیو! رجب المرجب بڑا ہی مبارک اور پیارا مہینہ ہے جسے اللہ پاک کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے، اس مہینے کا ادب کرنا، احترام کرنا اور اس ماہ کے لئے اپنے آپ کو گویا تیار کرنا یہ اللہ پاک کو پسند ہے۔ ایک واقعہ سننے کے بعد آپ کو مزید بات سمجھ آجائے گی۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری اپنی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت کی جلد اول صفحہ 355 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں:

غیر مسلم اور رجب کا احترام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور کا واقعہ ہے، ایک شخص مدت سے کسی عورت پر عاشق تھا۔ ایک بار اس نے عورت پر برے ارادے سے قابو پا لیا۔ کچھ لمحے بعد آدمی نے لوگوں کی ہلچل دیکھی، اس نے اندازہ لگایا کہ لوگ آج رات چاند دیکھ رہے ہیں۔ اس نے اس عورت سے پوچھا کہ یہ لوگ کس مہینے کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ عورت نے کہا: رجب کا۔ یاد رہے وہ شخص مسلمان نہیں تھا، غیر مسلم تھا۔ جب اس نے یہ سنا کہ رجب کا چاند دیکھ رہے ہیں اور ماہِ رجب آنے والا ہے تو ماہ رجب کے احترام میں وہ اس عورت سے الگ ہو گیا اور گناہ کے کام سے باز آگیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ہمارے فلاں بندے کی ملاقات کو جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے۔ اللہ پاک کی طرف سے جو حکم ملا تھا وہ اسے سنایا کہ مجھے حکم ملا ہے تیری ملاقات کو آؤں۔ یہ سنتے ہی اس کا دل نورِ اسلام سے جگمگا اٹھا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا اور اسلام قبول کیا۔ (1)

---

1 ... انیس الواعِظین، ص177۔

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پہلے کے لوگ رجب کا احترام جانتے تھے ۔ اس مہینے کی قدر جانتے تھے ۔ انہیں یہ معلوم تھا یہ کتنا مبارک مہینہ ہے، بد قسمتی سے آج مسلمانوں کا عجیب حال ہوچکا ہے ،رجب کا مہینہ شروع ہوکر ختم بھی ہو جاتا ہے مگر ہمارے اندر کوئی تبدیلی نہیں آتی اور نہ ہی ہمارے اندر کوئی فرق نظر آتا ہے۔

ذرا غور تو کیجئے! وہ ایک غیر مسلم تھا،اس نے ماہ رجب کا احترام کیا، رب کریم نے اسے احترام کی برکت سے ایمان کی دولت عطا فرما دی ۔ تو جو خود مسلمان ہو ، رجب کا احترام کرے، خوب نوافل پڑھے ، خوب عبادت کرے ، خوب توبہ کرے ، اللہ کو راضی کرنے والے کام کرے ، ذرا سوچئے تو سہی !اسے کتنے انعام ملیں گے ، کتنی برکتیں ملیں گی میری آپ سے گزارش ہے بس !آج سے نیت کر لیجئے اور اپنے آپ کو عبادت کے لئے تیار کر لیجئے۔ میں ماہ رجب کے فضائل وبرکات سناتا ہوں ان شاء اللہ اس کی برکت سے نیکیوں کا مزید ذہن بن جائے گا۔

رجب کے نام

شیخ طریقت ،امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقادری اپنے بڑے ہی پیارے رسالے **کفن کی واپسی مع ماہ رجب کی بہاریں** میں ارشاد فرماتے ہیں:

✿...رجب ترجیب سے نکلا ہے اور اس کا مطلب تعظیم کرنا ہے۔

✿...رجب کو اَلْاَصَبُّ (یعنی تیز بہاؤ والا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اس ماہِ مبارک میں توبہ کرنے والوں پر رحمت کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے اور عبادت کرنے والوں پر قبولیت کے انوار کا فیضان

ہوتا ہے۔

✿...اسے رجب بھی کہا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کی ایک نہر ہے جس کا نام رجب ہے۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اس نہر سے وہی شخص پانی پیئے گا جو رجب کے مہینے میں روزے رکھے گا۔[1] گویا رجب میں روزے رکھنے والے کو جنت میں رجب نامی نہر سے پانی پلایا جائے گا۔

✿...رجب کو الاصم یعنی بہرا بھی کہتے ہیں، اسے بہرا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس مہینے میں جنگ اور لڑائی جھگڑوں کی آوازیں سنائی نہیں دیتیں۔ پہلے کے لوگ کچھ مہینوں کا ادب واحترام کیا کرتے تھے اور اس میں جنگ وغیرہ نہیں کرتے تھے۔ رجب المرجب بھی ان چار مہینوں میں سے ہے۔

حرمت والے مہینے

اسلام میں چار مہینے ہیں جن کی حرمت و عظمت کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔ جیسا کہ سورہ توبہ آیت نمبر 36 میں ان مہینوں کی حرمت کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (پ10، توبہ:36)	ترجمہ کنزالعرفان: بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔

1...شعب الایمان 3/367، حدیث:3800۔

www.dawateislami.net

مشہور مفسر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حرمت والے مہینے چار ہیں۔ پہلے تین تو ملے ہوئے ہیں، **ذوالقعدہ**، **ذوالحجہ** اور **محرم**، یہ تین مہینے ایک ساتھ آتے ہیں۔ اور فرمایا چوتھا **رجب**، قرآن نے انہیں حرمت والے مہینے فرمایا ہے مزید فرماتے ہیں ان کا احترام اب بھی باقی ہے کہ ان میں عبادات کی جائیں، گناہ سے بچا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب تمام مہینے، دن، تمام ساعتیں، درجے میں برابر نہیں تو پھر انسان آپس میں کیسے برابر ہو سکتے ہیں؟[1] اللہ والوں کا مرتبہ بلند ہوا کرتا ہے۔ اولیاء سے صحابہ کا مرتبہ بلند ہے، صحابہ سے رسل اور انبیاء کا مرتبہ بلند ہے اور ہمارے آقا کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل | اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اللہ پاک قرآنِ مجید و فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (پ10، توبہ:36)

ترجمہ کنزالعرفان: تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔

یعنی خصوصیت کے ساتھ ان 4 مہینوں میں گناہ نہ کرو کہ ان میں گناہ کرنا گویا اپنے اوپر ظلم کرنا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بس نیت کر لیجئے کہ اب گناہ نہیں کریں گے، اب زیادہ سے زیادہ عبادت کریں گے، جو لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں انہیں اس چیز کا اندازہ ہے اگر فصل

1... نورالعرفان، ص306۔

کاٹنی ہے تو اس سے پہلے بیج ڈالنا پڑے گا، زمین نرم کرنا پڑے گی، اس کے بعد پانی بھی دینا ہو گا، ان تمام چیزوں کو خیال رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے، پھر اگر فصل لگ جائے تو اسے کیڑا لگنے سے بھی محفوظ رکھنا اور وقت پر کٹائی کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ایسا کسان نہیں ہے جو بغیر بیج ڈالے فصل اگا لیتا ہو کیونکہ بغیر بیج کے فصل نہیں اگتی، اسی طرح چاول کا بیج ڈال کر گندم اگنے کی توقع کرنا بیکار ہے۔ ہمارے یہاں یہی مشہور ہے کہ جیسا بیج ڈالو گے ویسی فصل کاٹو گے۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ رجب عبادت کے بیج بونے کا مہینہ ہے جیسا کہ

عبادت کی تیاری کا مہینہ

امام صفوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رجب عبادت کے بیج بونے کا مہینہ ہے۔ شعبان ان بیجوں پر آنسوؤں سے پانی ڈالنے کا مہینہ ہے اور رمضان رحمت کی فصل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ اب وہ شخص سوچے جو رجب میں بیج نہ ڈالے، شعبان میں آنسوؤں سے پانی نہ ڈالے وہ رمضان میں رحمت کی فصل کیسے کاٹے گا؟ تو اگر واقعی رحمت کی فصل کاٹنی ہے تو رجب سے تیاری کرنی ہو گی۔ ماہِ رجب سے عبادت کا بیج ڈالنا ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں گناہ چھوڑنے ہیں، اللہ پاک کی نافرمانی سے دور ہونا ہے۔ آج نوجوانوں اور اپنے مسلمان بھائیوں کا حال دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے، ہمارا مسلمان بھائی تیزی کے ساتھ اسلام سے دور ہوتا جا رہا ہے، گاؤں، دیہات یا گوٹھ میں جائیں تو وہاں کے لوگوں کو نماز پڑھنا بھی نہیں آتی، کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا، نمازِ جنازہ پڑھنا نہیں

آتا، مسجدیں ویران ہیں۔ مبلغین اور دعوت اسلامی کے ذمہ داران بہتر جانتے ہیں کہ بعض ایسے چھوٹے چھوٹے گاؤں بھی ہیں جہاں مسجد ہی نہیں ہے یعنی مسجد اس لیے نہیں ہے کہ نماز پڑھنے کا شوق نہیں ہے۔

انسان اور جانور میں فرق

اس طرح کی زندگی کیسی زندگی ہے؟ مسلمان کہلانے والے نماز ہی نہ پڑھیں، رب کو یاد نہ کریں، عبادت نہ کریں، ساری زندگی اسی طرح جانوروں کی طرح گزر جائے پھر تو جانور اور انسان میں کوئی فرق ہی نہ رہا۔ جانور بھی صبح اٹھتا ہے، گھومتا پھرتا رہتا ہے، کھانا کھاتا ہے، رات آکر سوجاتا ہے۔ اور اگر انسان بھی یہی کرے کہ صبح سے شام تک کام کاج کرے اور رات آکر سوجائے تو انسان اور جانور میں فرق کیا رہا؟ ارے انسان تو رب کو یاد کرتا ہے، پانچ وقت نماز پڑھتا ہے، رب کی اطاعت کرتا ہے۔

برائی ہر جگہ ہے

گاؤں گوٹھ اور دیہات جہاں علم دین نہیں ہے یا دین کی باتیں کم پہنچی ہیں مگر برائیاں وہاں بھی پہنچ گئی ہیں، فلمیں ڈرامے وہاں بھی دیکھے جارہے ہیں۔ پہلے زمانے میں صرف ایک ٹی وی تھا سب لوگ دیکھتے تھے۔ اپنی مرضی نہیں چلتی تھی جو ٹی وی پر آتا وہی دیکھنا پڑتا تھا۔ برائی نے ایک قدم بڑھایا اور V.C.R آگیا، لوگ اپنی مرضی سے فلمیں لا کر دیکھنے لگے پھر برائی نے تیزی سے قدم بڑھانے شروع کئے اور اب موبائل فون آگیا، اس نے ٹی وی اور V.C.R سے جان چھڑا دی، اب ہر بندے کے ہاتھ میں گویا ٹی وی اور

V.C.R آگیا، پورا کا پورا سینما گھر آگیا، مجھے یہ بتانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ لوگ اس فون میں کیا کچھ نہیں رکھتے ، اس موبائل کی وجہ سے دن رات گناہوں میں گزر رہے ہیں، نوجون اپنی جوانیاں برباد کررہے ہیں۔

قبر و آخرت کی فکر کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم سب نے دنیا سے جانا ہے۔ لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں ، بالکل فٹ ہوتے ہیں، کوئی بیماری نہیں ہوتی ، اچانک خبر آتی ہے کہ انتقال ہوگیا، ہم روزانہ اس طرح کی خبریں سنتے ہیں بلکہ ہم خود ہی اس طرح کے جملے بولتے ہیں : کل ہمارے ساتھ ہی تو تھا، ہم نے ساتھ چائے پی تھی مگر میں اور آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ اگر آج میں بالکل ہٹا کٹا لوگوں کے درمیان ہوں تو آج رات میں بھی قبر میں جا سکتا ہوں۔ کیا ہماری قبر کی کوئی تیاری ہے ؟

خدارا! کوشش کیجئے اور ایک بار اپنے اعمال پر نظر کیجئے، یہ بے عملی اور غفلت کی زندگی اچھی نہیں ہے ، احساس کیجئے کہ ہم مسلمان ہیں ، ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہمیں مرنا ہے اور مرنے کے بعد منکر نکیر کے سوالات کا جواب دینا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ مرنے کے بعد سوال ہی نہیں ہوگا سوال ہوگا اور وہاں ہمارا کوئی بہانہ بھی نہیں چلے گا، وہاں یہ کہہ کر ہرگز جان نہیں چھوٹے گی کہ ہم کام کاج میں مصروف تھے یا پھر ہمیں پڑھانے والا کوئی نہ تھا۔

قبر میں تین سوال

قبر میں تین سوال ہوں گے، مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے؟ مَادِیْنُكَ تیرا دین کیا

ہے؟ اور پھر ایک بڑا پیارا چہرہ دکھایا جائے گا اور اس چہرے کو دکھا کر پوچھا جائے گا مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُل بتا اس مبارک ہستی کے بارے میں دنیا میں کیا کہا کرتا تھا؟ روایتوں میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ جس نے زندگی عبادت میں گزاری ہوگی، جس نے نمازیں پڑھتے ہوئے، سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاری ہوگی وہ توان سوالات کے جوابات دے دے گا مگر جس نے ساری زندگی گناہوں میں، نمازیں قضا کرتے ہوئے، برے کام کرتے ہوئے گزاری ہوگی، آقا کی سنت کے مطابق نہیں بلکہ نبی پاک کے دشمنوں کے طریقے پر زندگی گزاری ہوگی وہ قبر میں جاکر کسی سوال کا جواب نہ دے سکے گا اور پھر قبر جہنم کا گڑھا بنادی جائے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پاس ابھی بھی وقت ہے، رب کی بارگاہ میں سر جھکالیجئے، اپنے اعمال کو درست کرلیجئے۔ سبحان اللہ! اس مہینے کے فضائل اتنے پیارے ہیں کہ ہمیں فوراً توبہ کرلینی چاہیے۔ کہیں ایسانہ ہو یہ بار بار گناہ کرنا، ہمارے دل کو سیاہ کردے۔ اور جب دل سیاہ ہوجاتا ہے توان پر یہ باتیں اثر بھی نہیں کرتیں بلکہ اچھی اور نیکی کی باتیں سن کر بور ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ مولانا صاحب کو کیا ہوگیا ہے؟ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ کب اجتماع ختم ہوگا؟ یہ کب بیان ختم ہوگا؟ وہ بور ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ سنئے! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

سیاہ دل

جب کوئی بندہ گناہ کرلیتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے لیکن جب وہ

اللہ پاک سے مغفرت طلب کرتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے تو اس کا قلب صاف کردیا جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرے تو اس سیاہی میں اضافہ کردیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا سارا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔[1] اب ظاہِر ہے کہ جس کا دِل ہی زنگ آلُود اور سیاہ ہوچکا ہو اُس پر بَھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟

پیارے اسلامی بھائیو! خود ہی غور وفکر کرلیجئے روز گناہ، روز نافرمانی، روز نماز چھوڑنا، روز جھوٹ بولنا، روز حرام دیکھنا، روز حرام سننا، روزماں باپ کو ستانا، ارے جو روزانہ کی بنیاد پر گناہ کررہا ہے، کہیں اس کا دل سیاہ تو نہیں ہوگیا۔ کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جس کا دل سیاہ ہو گیا اور اگر دل ہی سیاہ ہو گیا تو اللہ کی بارگاہ میں کیا جواب دے گا؟ توبہ کرلیجئے، رب کی رحمت بہت بڑی ہے، کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اگر بندہ سچے دل سے توبہ کرلے میرا رب گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ وہ دل کو بھی صاف کردے گا۔ بس ندامت کے آنسو چاہئیں۔ دل کسی صابن اور شیمپو سے نہیں دھویا جاسکتا اگر دل کا میل دھونا ہے تو ندامت کے آنسو بہانے ہوں گے، شرمندگی سے رب کی بارگاہ میں رونا ہوگا اور اگر یہ آنسو بہہ نکلے اور اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوگئے تو ان شاءاللہ ہمارا یہ سیاہ دل بھی اُجیالہ ہوجائے گا۔

گناہوں سے توبہ

حدیث پاک میں ہے : اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو۔[2] رب کی رحمت تو دیکھئے! توبہ کرنے

1...ترمذی، 5/220، حدیث 3345۔
2...سنن کبری، 10/259، حدیث: 20561۔

کے بعد پھر ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔ دنیا میں ہم کسی بندے کو ستائیں، کسی کو ناراض کریں اور پھر اس سے معافی مانگیں وہ ایک بار معاف کر دے گا، دوبارہ غلطی کریں، دوبارہ معافی مانگیں شاید دوسری بار معاف کر دے گا مگر اب تیسری بار کریں تو کہے گا اب معاف نہیں کروں گا۔ تُو بار بار غلطی کرتا ہے، اب تجھے معاف نہیں کروں گا۔ مگر رب کی رحمت دیکھئے! بندہ ساری زندگی گناہ کرتا رہے، ایک بار سچے دل سے معافی مانگے میرا مولیٰ سارے گناہ معاف کر دے گا۔ معافی مانگنے والا چاہئے اور پھر رب کی رحمت دیکھئے جس سے راضی ہو جائے اس کے گناہوں کو نیکیوں سے بھی بدل دیتا ہے۔

رجب رب کا مہینہ ہے

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: رَجَبٌ شَهْرُ اللهِ تعالی رجب رب کا مہینہ ہے[1] یہ اللہ پاک کا مہینہ ہے۔ جس نے رب کے مہینے کی تعظیم کی اس نے اللہ پاک کے حکم کی تعظیم کی اور جس نے خدا کے حکم کی تعظیم کی اللہ پاک اس کو نعمتوں والے باغات میں داخل کرے گا اور اس کے لئے اپنی بڑی رضا واجب کرے گا۔ ہمیں اس مہینے کا احترام کرنا ہے، اس مہینے میں گناہ نہیں کرنے، رب کو ناراض نہیں کرنا۔ اس مہینے میں ہمیں نمازیں قضاء نہیں کرنی بلکہ ان شاءاللہ آج سے ہم نمازوں کی پابندی شروع کر دیں گے۔ رب کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار بھی کریں گے، رجب میں استغفار کی فضیلت ہے چنانچہ

1... مسند الفردوس، 2/275، حدیث: 3276۔

رجب میں خوب استغفار کیجئے

اللہ پاک آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب کے مہینے میں استغفار کی کثرت کرو بیشک اس کے ہر ہر لمحے میں اللہ کریم کئی کئی افراد کو آگ سے نجات عطا فرماتا ہے۔[1] ہمیں اس کی فکر ہونی چاہیے کہ اس مبارک مہینے میں جہاں لاکھوں کروڑوں بخشے جائیں میرا نام بھی اس میں آجائے۔

100 بار استغفار کرو

مسلم شریف کی حدیث ہے: تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ پاک سے توبہ کرو، بے شک میں بھی دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔[2] ہمارے پیارے نبی دن میں سوبار توبہ کرتے ہیں اور ہم ہیں کہ پورے دن میں رب سے توبہ نہیں کرتے ۔کم از کم اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ یہ دن میں 100 بار ہمیں بھی پڑھنا چاہیے اور ندامت کے ساتھ پڑھنا چاہیے، اس خیال کے ساتھ پڑھنا چاہیے کہ میرے مولیٰ! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ معاذاللہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضور گناہوں کی وجہ سے استغفار کیا کرتے تھے بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معصوم ہیں، گناہ آپ کے قریب بھی نہیں آتا۔ مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں: توبہ و استغفار روزے نماز کی طرح عبادت ہی ہے اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس پر عامل تھے یا یہ عمل ہم گنہگاروں کی تعلیم کے لیے ہے۔

1... مسند الفردوس 1 / 81، حدیث:247۔
2... مسلم، حدیث:2702، ص1449۔

معافی مانگو معافی ملے گی

سبحان اللہ! ایک بڑی خوبصورت روایت ہے اس روایت کو سننے کے بعد مزید اندازہ ہو جائے گا کہ رب کی رحمت کتنی بڑی ہے۔ شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے، وہ نہیں چاہتا کہ ہم توبہ واستغفار کریں اور نیکیوں والی زندگی گزاریں اسی لئے شیطان مردود اور اس کے چیلے مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے اللہ پاک کی بارگاہ میں کہا: اے میرے رب مجھے تیری عزت و جلال کی قسم! جب تک بندوں کے جسموں میں روح باقی ہے میں انہیں بہکاتا رہوں گا۔ شیطان نے گویا قسم کھا کر چیلنج دیا جب تک تیرے بندوں کے جسموں میں روح باقی ہے میں انہیں بہکاتا رہوں گا۔ سنئے! ہمارے مہربان رب نے کیا فرمایا، ہمارے مولیٰ کی طرف سے کیا ارشاد ہوا، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال اور بُلند مقام کی قسم! میں ہمیشہ اُس وقت تک اُن کی مغفرت کرتا رہوں گا، جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے۔[1] شیطان اپنا کام کرتا ہے، رحمٰن اپنا کرم برساتا ہے۔ اب ہمارے اوپر ہے ہم شیطان کی مانتے ہیں یا رحمٰن کو پکارتے ہیں۔

اپنی دعا میں سب کو شامل کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی توبہ ، مغفرت یا استغفار کریں تو اپنے ساتھ ساتھ سارے مسلمانوں کے لئے بھی مغفرت کی دعا مانگیں اس کا بھی بڑا ثواب ہے۔ حدیث

1... مسند احمد، 4/58، حدیث: 11237۔

پاک میں آتا ہے جو شخص مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار یعنی مغفرت کی دعا کرتا ہے اللہ پاک اسے ہر مرد و عورت کے بدلے ایک نیکی عطا فرماتا ہے۔ [1] دیکھا جائے تو اس وقت دنیا میں ڈیڑھ ارب مسلمان ہیں اور اربوں مسلمان دنیا سے چلے گئے جب جب دعا مانگیں تو عرض کریں، یا اللہ! میری بھی مغفرت فرما اور تمام مسلمان مرد و عورت کی بھی مغفرت فرما۔ ان شاء اللہ اس چھوٹے سے عمل کی برکت سے اربوں نیکیاں مل جائیں گی۔

رجب میں نبی پاک کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رجب کا مہینہ آتا تو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ [2] یا اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صوفیائے کرام فرماتے کہ رجب بیج بونے کا مہینہ ہے، شعبان پانی دینے اور رمضان کاٹنے کا، کہ رجب میں نوافل میں خوب کوشش کرو، شعبان میں اپنے گناہوں پر روؤ اور رمضان میں رب کریم کو راضی کرکے اس کھیت کو خیریت سے کاٹو، ان کے اس قول کا ماخذ یہ حدیث ہے یعنی رجب میں ہماری عبادتوں میں برکت دے اور شعبان میں خشوع و خضوع دے اور مضان کا پانا اس میں

1... مجمع الزوائد، 10/352، حدیث:17598۔
2... معجم اوسط، 3/85، حدیث:3939۔

روزے اور قیام نصیب کر۔[1]

5 برکت والی راتیں

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: 5 راتیں ایسی ہیں جس میں دُعا رَد نہیں کی جاتی (1) رجَب کی پہلی (یعنی چاند) رات (2) پندرَہ شعبان کی رات (یعنی شبِ براءَت) (3) جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات (4) عید الفطر کی (چاند) رات (5) عیدُ الاَضحیٰ کی (یعنی ذُوالحِجّہ کی دسویں) رات۔[2]

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سال میں 5 راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیت ثواب انہیں عبادت میں گزارے گا اللہ پاک اسے داخل جنت فرمائے گا۔[3] اب ان پانچ میں سے ایک رات رجب کی پہلی رات بھی ہے۔ اور اس مہینے میں ایک اور رات بڑی پیاری ہے۔ جی ہاں، اور وہ کونسی رات ہے؟ ستائیسویں رجب سبحان اللہ! میرے آقا کو معراج نصیب ہوئی۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

ستائیسویں رجب بھی اس مہینے میں ہے۔ میرے آقا کو مبارک معجزہ ماہ رجب میں عطا ہوا۔ اس وجہ سے 27ویں شب کو خاص فضیلت حاصل ہے لہٰذا اس رات میں ذکر واذکار

1...مراٰۃ المناجیح، 2/330۔
2...تاریخ مدینہ دمشق، 10/408۔
3...فضائل شہر رجب، ص10۔

کیجئے، نوافل کا اہتمام کیجئے کیونکہ اس رات میں نیکیاں کرنے کی ترغیب خود نبی پاک نے ارشاد فرمائی ہے چنانچہ

27 رجب میں عبادت کی فضیلت

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے تو گویا اس نے 100 سال کے روزے رکھے اور وہ ستائیس رجب ہے۔[1]

ایک اور حدیث پاک ہے: جو رجب کے ستائیسویں دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ پاک اس کے لئے 60 مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے گا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی سے نیت کرلیجئے کہ ستائیس رجب کا روزہ رکھیں گے، اب تو سردیوں کے دن چل رہے ہیں، گرمی کے مقابلے میں سردی میں روزہ رکھنا آسان ہوتا ہے، پیاس کا بھی زیادہ احساس نہیں ہوتا اور دن بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ بس اپنا ذہن بنالیجئے جب ذہن بن جاتا ہے تو پھر چاہے سردی ہو یا گرمی انسان نیک اعمال شروع کردیتا ہے، گرمی کے روزے اگرچہ مشکل اور دشوار ہوتے ہیں مگر ان کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔

افضل عمل

منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف

1... شعب الایمان، 3/373، حدیث: 3811۔
2... فضائل شہر رجب، ص 75۔

زِیادہ ہے۔[1] حضرت ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں: دُنیا میں جو نیک عمل جتنا دُشوار ہو گا قِیامت کے روز نیکیوں کے پَلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہو گا۔[2] سردی میں ٹھنڈے پانی کی وجہ سے وضو کرنا مشکل ہو جاتا ہے مگر اس کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح گرمی میں روزہ رکھنا مشکل ہے مگر ثواب زیادہ ہے۔

نیکی مت چھوڑیئے

ہمیشہ یاد رکھئے! کسی بھی نیکی کو تکلیف کی وجہ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ایک بزرگ کا بڑا پیارا قول ہے اگر اسے یاد کرلیں گے تو بہت سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ بزرگ فرماتے ہیں: کبھی بھی مشقت کی وجہ سے نیکی نہ چھوڑو کیونکہ تکلیف ختم ہو جائے گی مگر اس کا اجر باقی رہ جائے گا۔ اب جیسے یہ اجتماع میں آنا ہو ابعض اسلامی بھائیوں کا دل نہیں چاہ رہا ہو گا۔ کون جائے؟ نہیں جاتے بس بیٹھیں گپیں مارتے ہیں۔ دوستوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ آرام کرتے ہیں مگر اجتماع میں آئے تو مشقت ہوئی یہاں بیٹھے ہیں ابھی بھی مشقت ہو رہی ہے۔

اسی طرح فجر کے لئے اٹھنا، بستر چھوڑنا بڑا مشکل لگتا ہے مگر جو فجر پڑھ لیتا ہے، وضو کر لیتا ہے مشقت ختم ہو جاتی ہے، تکلیف ختم ہو گئی اس کا اجر باقی رہے گا۔ روزہ رکھنا بڑا تکلیف دہ لگتا ہے مگر افطار کے وقت کیسی راحت ملتی ہے، پانی کتنا اچھا لگتا ہے؟ افطار کے وقت پانی کی اصل قدر ہوتی ہے۔ یہ ٹھنڈا پانی رب کی کتنی بڑی رحمت ہے ایسا لگتا ہے گویا جان مل گئی۔ مشقت ختم مگر وہ دن جو آپ نے روزے میں گزارا اس کا ثواب باقی رہ گیا۔ تو

1... تفسیر کبیر، 6/685۔
2... تذکرۃ الاولیاء، ص95۔

جب بھی نیکی کرتے وقت تکلیف کا خیال آئے، مشکل کا خیال آئے تو بس کر گزرو کہ تکلیف اور مشقت تھوڑی دیر کی ہے مگر اس کا ثواب میرے رب کی بارگاہ میں جمع ہو جائے گا۔

گناہ مت کیجئے

وہ بزرگ دوسری بات بڑی پیاری فرماتے ہیں، فرماتے ہیں: کبھی بھی مزے کے لیے گناہ نہ کرو کیونکہ مزہ تھوڑی دیر میں ختم ہو جائے گا مگر اس کا عذاب باقی رہ جائے گا۔ جو فلم دیکھتا ہے، تھوڑی دیر کا مزہ ہے ناں، مزہ ختم مگر اب اس کا حساب باقی ہے۔ شراب پینے والا سوچے کہ شراب تھوڑی دیر کے لیے پیتا ہے، گندی، بدبودار شراب ہے۔ چلو تھوڑی دیر کا اگر لطف بھی آتا ہے تو وہ تھوڑی دیر کا مزہ ختم ہو جائے گا مگر جہنم کا نہ ختم ہونے والا عذاب وہ باقی ہے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ بری باتیں کرنے والا سوچے لڑکیوں اور عورتوں کے ساتھ دوستیاں لگانے والا سوچے، انٹرنیٹ پر برے برے مناظر دیکھنے والا سوچے، کان میں ہیڈ فون لگا کر میوزک سننے والا سوچے، جوئے کے اڈے پر بیٹھ کر جوا کھیلنے والا سوچے، چائے کے ہوٹلوں پر بیٹھ کر فلمیں اور ڈرامے دیکھنے والا سوچے، یہ تھوڑی دیر میں مزہ ختم ہو جائے گا مگر اللہ پاک کی بارگاہ میں جواب دینا باقی رہ جائے گا۔ کیسے جواب دیں گے؟

تھوڑی دیر کے مزے کے لیے گناہ نہ کیجئے، کیوں تھوڑی دیر کے مزے کے پیچھے جاتے ہیں؟ صبر کر لیجئے اپنے آپ پر قابو پا لیجئے۔ جو اللہ کو راضی کر کے دنیا سے جائے گا۔ اللہ پاک نے اس کے لئے جنت تیار کر رکھی ہے، جس کا مزہ ختم ہونے والا نہیں ہے۔ جس

کی کوئی ایکسپائری تاریخ نہیں ہے۔ ہم دنیا میں اور کتنا جی لیں گے، 50 سال، 60 سال، اس کے بعد ہم نے مرنا، بس تھوڑا صبر کے ساتھ زندگی گزار لیجئے کیونکہ جنت میں چلے گئے تو پھر اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ اس میں موت ہے نہ بڑھاپا ہے۔ جنت میں لطف ہی لطف ہے تو کیوں ان گندے لطف کی طرف، ان برے مزوں کے طرف جاتے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! چاہے سردی ہو یا گرمی ہمیں روزے نہیں چھوڑنے چاہئے، رب کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے، فرض روزوں کا ثواب تو شمار ہی نہیں، فرض روزوں کے متعلق رب کریم ارشاد فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔[1] جبکہ نفلی روزے کے فضائل و برکات بھی بہت زیادہ ہیں، سنئے جو نفلی روزے رکھتا ہے انہیں رب کی طرف سے کیسی کیسی عطائیں ملتی ہیں چنانچہ

جنتی محل:

حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رجب کے روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک محل ہے۔[2] اے دنیا میں محل کی تمنا رکھنے والو! رجب میں روزے رکھ لیجئے، جنت میں محل آپ کے لئے مقدر بن جائے گا۔

اسی طرح میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے رجب کا ایک روزہ رکھا وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہو گا۔ جس نے سات روزے رکھے اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لیے جنت

1... بخاری 1/624، حدیث: 1894۔
2... شعب الایمان، 3/368، حدیث: 3802۔

کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جس نے دس روزے رکھے اللہ پاک سے جو کچھ مانگے گا وہ عطا فرمائے گا۔[1] اور اس کی برائیاں نیکیوں میں بدل دی جائیں گی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! تو جن کے لیے ممکن ہو کم از کم رجب میں 15 روزے ہی رکھ لیجئے۔ ورنہ کم از کم سات روزے، آٹھ روزے، دس روزے، آپ نے فضیلتیں سن لیں اور روزہ دار اللہ پاک کو کتنا پسند آتا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: بروزِ قیامت روزے دار اپنی قبروں سے نکلیں گے تو اپنے روزے کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے اور اُن کے مونہوں سے مُشک سے بھی تیز خوشبو نکل رہی ہو گی۔ ان کے پاس دستر خواں اور صُراحیاں لائی جائیں گی جن کے منہ مُشک سے بندھے ہوئے ہوں گے پھر اُن سے کہا جائے گا: کھاؤ کہ تم اس وقت بھوکے رہتے تھے جب لوگ پیٹ بھر کر کھاتے تھے اور پیؤ کہ تم اس وقت پیاسے رہتے تھے جب لوگ سیراب ہوتے تھے اور آرام کرو کہ تم اس وقت تھکتے تھے جب لوگ آرام کر رہے ہوتے تھے۔ تو وہ کھائیں پئیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ تھکے ماندے اور پیاسے حساب کتاب میں مشغول ہوں گے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! سوچئے اور غور و فکر کیجئے، یا دنیا میں آرام کر لیجئے، دنیا میں مزے اڑا لیجئے، دنیا میں اللہ کو ناراض کرنے والے کام کر لیجئے یا دنیا میں تھوڑی مشقت کر کے روزے رکھ لیجئے، عبادت کر لیجئے، نمازیں پڑھ لیجئے۔ ان اسلامی بھائیو کو مبارک ہو!

1...طہارۃ القلوب، ص 125۔
2...تاریخ بغداد، 6/326، رقم: 4421۔
3...کنز العمال، 8/213، حدیث: 23639۔

جو قافلوں میں سفر کرتے ہیں۔ تھکن بھی ہوتی ہے، کبھی کبھی پیاس بھی لگتی ہے، بھوک بھی لگتی ہے، انسان تھک جاتا ہے مگر یہاں تھکنا اچھا ہے۔ جب دین کی خدمت کے لیے تھکیں گے ان شاءاللہ قیامت میں کہا جائے گا: آرام کرلو وہاں تم تھکے ہوئے تھے ۔کھانا کھالو تم وہاں بھوکے تھے۔ پانی پی لو تم وہاں پیاسے تھے۔

ان مبلغین کو مبارک ہو! جو شہر شہر، گاؤں گاؤں، ملک ملک سفر کرتے ہیں، نہ اپنی تھکن، نہ اپنے آرام، نہ اپنے معاملات کو دیکھتے ہیں۔ اللہ پاک آپ سب کا یہ سفر کرنا قبول فرمائے اور ہم سب کو بھی سنتوں کی خدمت کے لیے سفر کرنا نصیب فرمائے اور خوب اپنی عبادتیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نفرتیں ختم کیجئے، محبتیں عام کیجئے

آخر میں ایک بات عرض کرنا چاہوں گا۔ آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ اسلام سے پہلے بھی لوگ رجب کے مہینے میں لڑائیاں نہیں کرتے تھے۔ ہم مسلمان ہیں، نبی پاک کے امتی ہیں۔ میں آپ سب سے گزارش کروں گا کہ خدارا! اس مہینے میں اپنے مسلمان بھائیوں سے دوستی کرلیجئے۔ مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔ ایک شخص بڑا گنہگار تھا۔ اس کا انتقال ہوتا ہے۔ مرنے کے بعد کسی دوست نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ وہ کہتا ہے میری مغفرت ہوگئی۔ دوست کہتا ہے: تُو تو بڑا گنہگار تھا، تجھے کیسے بخش دیا گیا؟ کہا: گنہگار تو تھا مگر ایک بار میری بیوی نے کھانا بنایا، اُس سے کھانے میں نمک زیادہ ہوگیا۔ مجھے بڑا غصہ آیا کہ اپنی بیوی کو سزا دوں۔

ممکن ہے اجتماع میں ایسے ببر شیر شوہر موجود ہوں جو گھر میں کبھی کھانا غلط پک جائے تو وہی برتن اٹھا کر بیوی کو مار دیتے ہیں، گالیاں نکالتے ہیں، کیا وہ اللہ کی بندی نہیں ہے؟ کیا اس سے غلطی نہیں ہو سکتی؟ کیا اس کی طبیعت خراب نہیں ہو سکتی؟ اپنے گھر والوں پر ظلم کرنے والو! سنئے! وہ گنہگار شخص کہتا ہے میں نے سوچا آج میری بیوی نے ایک غلطی کی ہے میں سزا دینے کے لیے نکل گیا۔ میں تو روزانہ اپنے رب کی بارگاہ میں غلطی کرتا ہوں وہ تو مجھے سزا نہیں دیتا۔ کہتا ہے میں نے کچھ نہیں کہا، بس چپ چاپ کھانا کھالیا۔ مرنے کے بعد مجھے بتایا گیا اُس روز جو تم نے میری بندی کو معاف کیا تھا حالانکہ تم بندے ہو اور میری بندی کو معاف کیا، میں تو سب سے بڑا معاف کرنے والا ہوں جا میں نے تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! معاف کروگے تو معافی ملے گی۔ جو معاف ہی نہیں کرتا اسے کیسے معافی ملے گی؟ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں: **نہیں میں نہیں چھوڑوں گا، میں بدلہ لے کر رہوں گا، میں اُس کا منہ نہیں دیکھوں گا، جب موقع ملا برباد کر دوں گا**۔ اے تکبر کرنے والو! مسلمانوں کے لئے برا سوچنے والو! ایسا مت کیجئے اگر رب نے میرے اور آپ کے جرموں پر پکڑ شروع کر دی تو ہم کہیں کے نہیں رہیں گے۔ اس نیت سے معاف کر دیجئے کہ **مولیٰ میں اُسے معاف کرتا ہوں تو مجھے معاف کر دے**۔ آگے بڑھئے، معافیاں مانگ لیجئے، آپس میں محبتیں عام کیجئے۔ ہم مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ یہ بلوچی، سندھی، پنجابی، پختون یہ تو ہمارے علاقوں کی وجہ سے ہماری زبانیں ہو گئیں مگر ایک آقا کے امتی

ہیں۔ یہ دشمنی کرکے، یہ تعصب کرکے، یہ دوریاں کرکے جینا اچھا نہیں ہے۔ آیئے! آقا کے امتی بنئے، ایک مسلمان بنئے۔ ہم ایک ہیں، محبت کے ساتھ جئیں، جب یہ مٹھی بند ہوتی ہے ناں اسے کوئی نہیں توڑ سکتا۔ اکیلی اکیلی انگلیاں ہوں تو کوئی بھی توڑ سکتا ہے۔ ایک ہو جایئے، سارے مسلمان مل کر جئیں۔ ایک دوسرے کا خیال کرکے جئیں۔ پھر دیکھئے زندگی کا لطف کیسا آتا ہے۔

اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں کہ مولائے کریم رجب کے اس مبارک مہینے کی برکت سے ہم سب کو اتفاق اور اتحاد عطا فرما۔ ہمیں دوسروں کو معاف کرنے کی توفیق عطا فرما اگر میرا کوئی بھائی دشمنی لے کر جی رہا ہے، نفرت لے کر جی رہا ہے، اے کریم مولیٰ! آج ایسی نگاہِ رحمت فرما، اس بھائی کے دل میں ایسی نرمی ڈال دے کہ آج وہ سب کو معاف کر دے اور شیر و شکر ہو کر زندگی گزارے۔ آپ ہمت کیجئے، معاف تو کیجئے پھر دیکھئے آپ کے دل میں کیسا سکون طاری ہوتا ہے۔ اللہ پاک مجھے بھی آپ کو بھی رجب المرجب کی برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Go To Index

26فروری 2020 دربار سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حیدرآباد، پاکستان

میرے خواجہ عطائے رسول ہیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...درود پاک نہ پڑھنے والا
- ...باغ والا ولی بن گیا
- ...ادب کیجئے رفاقت مصطفیٰ پایئے
- ...سوشل میڈیا کے رشتے دار
- ...بارش ضرور ہو گی
- ...سب کو نہیں "رب" کو راضی کیجئے

نوٹ: یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

Go To Index

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا یہ بہت بڑی نعمت ہے لیکن! درود شریف نہ پڑھنا، درود شریف سے دور رہنا، اپنی زندگی میں درود کو شامل نہ کرنا یہ بہت بڑی محرومی بھی ہے۔ اس حدیثِ پاک سے اندازہ ہو جائے گا کہ یہ تین کام بہت ہی برے ہیں اور ان کاموں کو کرنے والا کتنی بڑی محرومی میں آجائے گا، تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان سنئے، فرماتے ہے: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ میرا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکیں گے۔ یہ میں آگے جاکر بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن نبی پاک کے چہرہ کو نہ دیکھنا کتنی بڑی محرومی ہوگی اب وہ تین قسم کے لوگ کون ہیں؟ آقا فرماتے ہیں: اَلۡعَاقُ لِوَالِدَیۡہِ پہلا وہ شخص ہوگا جو والدین کا نافرمان ہوگا تَارِكُ سُنَّتِیۡ دوسرا وہ ہوگا جو میری سنت کو چھوڑنے والا ہوگا اور فرمایا: وَمَنۡ لَّمۡ یُصَلِّ عَلَیَّ اِذَا ذُکِرۡتُ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے قیامت کے دن وہ بھی میرا چہرہ نہیں دیکھ سکے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات کو سمجھئے کہ درود پاک نہ پڑھنا کتنی بڑی محرومی ہے، اسے بہت بڑی سزا اور وعید سمجھ لیجئے، میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ قیامت کے دن وہ

1...القول البدیع، ص307۔

www.dawateislami.net

کون سی ہستی ہے جس نے ہماری شفاعت کرنی ہے؟ جس نے ہمارے کام آنا ہے؟ جس نے پیاسوں کو آبِ کوثر کے جام پلانے ہیں؟ جس نے اللہ پاک کی بارگاہ سے اپنے امتیوں کو بخشوانا ہے، کوئی اور نہیں ہے شاعر لکھتے ہیں ناں:

کل پُل سے ہمیں جس نے خود پار لگانا ہے | زہرہ کا وہ بابا ہے حسنین کا نانا ہے

ہمارا نبی

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سوا کوئی نہیں ہے جس نے محشر کے دن کام آنا ہے۔ اگر کسی کی محشر کے دن نبی پاک سے ملاقات ہی نہیں ہوئی، دیدار بھی نہ کر سکا تو وہ کس کے پاس جائے گا؟ وہ کس سے شفاعت کی خیرات مانگے گا؟ اسے پیاس لگے گی تو کون جامِ کوثر پلائے گا؟ یہ کوئی چھوٹی سزا یا چھوٹی محرومی نہیں ہے، جسے قیامت کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار نہیں ملے گا پھر اسے برباد ہی ہونا ہے۔ پہلے یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ صرف نبی کریم ہی وہ ہستی ہیں جو ہمارے کام آئیں گی، کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جو قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قریب ہو جائے گا کیونکہ ہم نے سنا ہے محشر میں بڑی گرمی ہو گی، پیاس کی بھی شدت ہو گی مگر امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ بتاتے ہیں پیاس اور گرمی ضرور ہو گی مگر

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا | پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

قیامت میں ایک اور بڑی گھبراہٹ یہ ہو گی کہ نامۂ اعمال کھلیں گے اور ہمیں پتہ ہے ہمارے گناہ زیادہ ہی ہیں:

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں | کون بنائے بناتے یہ ہیں

ماں بھی نہیں پوچھے گی، باپ بھی قریب نہیں آئے گا، کوئی بھی ساتھی نہیں ہو گا مگر کون ہو گا؟

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے	آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے	لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہر جگہ کام آنا ہے۔ اللہ اکبر! پل صراط بڑا خطرناک پل ہے مگر

سَلِّمْ سَلِّمْ کی ڈھارس سے	پل سے پار چلاتے یہ ہیں

والدین کی قدر کیجئے

نبی پاک نے سب جگہ کام آنا ہے مگر یہ تین بدنصیب قیامت کے دن بھی پیارے آقا کا دیدار نہیں کر سکیں گے جن میں سے ایک **والدین کا نافرمان** ہے۔ میرے وہ بھائی جن کے والدین زندہ ہیں، آج ان کی خدمت کر لیجئے ورنہ ایک دن ایسا آئے گا کہ ان سے ملنے قبرستان جانا پڑے گا۔ آج وہ آپ کے پاس ہیں ان کی دعائیں لیجئے، ان کی برکتیں حاصل کیجئے، انہیں ناراض مت کیجئے، یاد رکھئے! جس کے ماں باپ ناراض اُس سے رب بھی ناراض۔ جس سے ماں باپ راضی اُس سے رب بھی راضی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب غور کیجئے کہ ہم ماں باپ کو ناراض کر رہے ہیں یا راضی کر رہے ہیں؟ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ماں باپ کا نافرمان قیامت کے دن میرا چہرہ نہیں دیکھ سکے گا۔ اپنے ماں باپ کو راضی کر لیجئے، دوستوں کے لئے ٹائم ہے، بہت سارے لوگوں کے لئے ٹائم ہے مگر ہمارے پاس ماں باپ کے لئے ہی ٹائم نہیں ہے۔

اپنے ماں باپ کو مت ستایئے، ان سے اونچی آواز میں بات مت کیجئے۔

سنت کو چھوڑنے والا

دوسرا شخص کون ہے ؟ نبی پاک فرماتے ہیں: **میری سنت کو چھوڑنے والا**۔ آج ہم چیک کرتے ہیں جتنے بھائی یہاں بیٹھے ہیں ہم کتنی سنتوں پر عمل کرتے ہیں۔ ہمیں بہت ساری سنتیں معلوم ہوتی ہیں مگر صبح سے لے کر شام تک ہم سنتوں پر عمل ہی نہیں کرتے۔ غور کیجئے کہ سنت سے دوری نبی پاک سے دوری ہے، اس سے مختلف ایک اور حدیث ہے، سبحان اللہ!

سنتوں پر عمل کرنے والو! آپ کو مبارک ہو، تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔[1] ایک طرف سنت پر عمل کرنے والے کے لئے جنت میں ہمراہی کا وعدہ ہے اور دوسری طرف جو سنت کو چھوڑنے والا ہے اس کے متعلق فرمایا: میرا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکے گا۔ اب آپ کی مرضی ہے زندگی کیسی گزارنی ہے؟

آج کا نوجوان گلوکار یا اداکار جیسا دکھنا اور بننا چاہتا ہے، میرا ہیئر اسٹائل فلاں جیسا ہونا چاہئے، میری گفتگو کا انداز فلاں ہیرو جیسا ہونا چاہئے، میں فلاں جیسا دکھنا چاہتا ہوں، ارے! نبی پاک کی سنتوں کو چھوڑ کر دنیا والوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن محروم رہ جائیں۔ نبی پاک کی سنتوں پر زندگی گزار لیجئے ان شاء اللہ آقا

1...مشکوۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175۔

اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔

درود پاک نہ پڑھنے والا

تیسرے شخص کے متعلق نبی پاک نے فرمایا: **جو میرا ذکر سنے اور مجھ پر درود نہ پڑھے**، قیامت کے دن وہ بھی میرا چہرہ نہیں دیکھ سکے گا۔ خود ہی اپنا جائزہ لے لیجئے، اپنے آپ کو چیک کیجئے، باقی زندگی کا حساب رہنے دیجئے صرف آج صبح سے رات تک، پورا دن گزر گیا، آج کتنے درود پڑھے ہیں ؟ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پڑھنے کے لیے ٹائم نہیں ہے تو زندگی بیکار ہے، خدارا! جب جب نامِ مصطفیٰ سنیں درود پڑھیں۔ علماء نے یہاں بڑی پیاری بات کہی ہے۔ انسان کو روزانہ ایک مخصوص تعداد میں درود پاک پڑھ لینا چاہیے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر دن بھر میں نبی پاک کا نام کہیں سن لیا ہوگا اور درود نہیں پڑھ سکا تو یہ بعد میں پڑھنا اس کے قائم مقام ہو جائے گا تو نیت کیجئے ان شاءاللہ! روزانہ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باغ والا ولی بن گیا

آج ایک بڑی عظیم ہستی کا ذکر سننا ہے اور یہ واقعہ اس ہستی کی نوجوانی کا ہے، 15 سالہ نوجوان جس کے والد کا انتقال ہو گیا تھا، والد کے دنیا سے جانے کے بعد وراثت میں ایک باغ اور ایک پن چکی ملی۔ اُس نے باغ کو اپنا ذریعہ معاش بنالیا، درختوں کو پانی دیتا، پھل اُگتے جسے بیچ دیتا اور کچھ پیسے آ جاتے تھے یوں اس کا گزر بسر ہونے لگا، ایک دن اس کے باغ میں ایک سفید داڑھی والے بزرگ تشریف لائے، نوجوان بزرگ کو نہیں جانتا تھا۔

نوجوان نے دیکھا کہ ہمارے باغ میں بزرگ آئے ہیں، میرے والد کی جگہ پر ہیں، آگے بڑھا، بڑی محبت و احترام سے بٹھایا اور ان کی دست بوسی کی۔ درخت سے ایک تازہ انگوروں کا خوشہ توڑ کر بزرگ کو پیش کیا، حضور! یہ تناول کیجئے، نوجوان نے کوئی اور کام نہیں کیا تھا بس! ادب، عزت، محبت اور پیار کے ساتھ پیش آیا تھا۔ باغ میں آنے والے بزرگ اللہ پاک کے بہت بڑے ولی تھے، ان کا بڑا مقام تھا، جب انہوں نے 15 سال کے نوجوان کا یہ ادب، یہ احترام، یہ عزت دیکھی تو بزرگ بہت خوش ہوئے اور نوجوان کو اپنے پاس سے ایک ٹکڑا کھانے کے لئے دیا۔

نوجوان نے بڑی محبت سے لیا، تبرک سمجھا اور اسے کھالیا جیسے ہی نوجوان نے کھایا تو اُس کی دل کی کیفیت بدل گئی۔ اب اس نوجوان کا دل دنیا سے اُچاٹ ہو گیا، باغ پن چکی سب کچھ بیچا، سارا مال اللہ کی راہ میں فقراء و مساکین پر خرچ کیا اور وہ نوجوان علم دین سیکھنے کے لئے راہ خدا کا مسافر بن گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! باغ میں آنے والی ہستی کوئی اور نہیں بلکہ حضرت ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ علیہ تھے، زمانے کے ولی تھے، 15 سالہ نوجوان کوئی اور نہیں بلکہ وہ خواجہ خواجگان، خواجہ اجمیر، سلطان الہند تھے بعد میں دنیا نے انہیں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے نام سے پہچانا۔ اس واقعے نے خواجہ صاحب کی زندگی بدل تھی، 15 سال کی عمر تک آپ باغ کی رکھوالی کرتے تھے پھر ایک وقت ایسا آیا کہ آپ نے ہندوستان آکر 90 لاکھ غیر مسلموں کو مسلمان کیا ہم ایسے ہی نہیں کہتے:

میرا خواجہ عطائے رسول ہے وہ بہارِ چشت کا پھول ہے
وہ بہارِ گلشن فاطمہ چمنِ علی کا نہال ہے

اللہ اکبر! اللہ پاک نے خواجۂ خواجگان کو بہت بلند مقام عطا فرمایا، یقیناً آپ نے بہت سارے ملکوں کا سفر کیا، علماء کی صحبت سے فیض یاب ہوئے پھر مرشد کامل کی تلاش فرمائی اور تلاش کرتے کرتے عثمان ہارُوَنی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں سے وابستہ ہو کر ایسے مریدے کامل بنے کہ پیر و مرشد آپ کو بارگاہِ رسالت میں لے کر گئے، وہاں آپ نے دربار رسالت میں اس طرح سلام عرض کیا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْن روضۂ اقدس سے آواز آئی: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا قُطْبَ الْمَشَائِخ[1] خواجہ غریب نواز کو ہند کی سلطانی اور ولایت خود نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عطا فرمائی۔ نبی پاک نے معین الدین کو ایسا نوازا کہ پھر دنیا نے دیکھا۔

بڑوں کا ادب کیجئے

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو مزید بیان کرنے سے پہلے اپنے نوجوان اسلامی بھائیوں سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں سیرتِ خواجہ بھی سنتے رہیں اپنے آپ کو بھی چیک کرتے رہیں۔ آج ہمیں بھی تو بزرگ ملتے ہیں، آج ہمارے آس پاس بھی تو سفید داڑھی والے ہوتے ہیں۔ ہمارے والد، چچا دیگر رشتہ دار ہیں۔ بعض اوقات ہمارے ملازمین، پڑوسی، مساجد میں بزرگ نمازی ہوتے ہیں۔ ہم ان بزرگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں؟ چلیں اگر کوئی رشتہ دار ہے تو ان کا ادب کر لیا مگر

1... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص510۔

کوئی انجان جو ہم سے عمر میں بڑا ہے اس سے تو کوئی بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، اگر کوئی ملازم بیچارہ بوڑھا ہے تو اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے جیسے باقی ملازمین کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ نہیں جناب! یہ اسلام کی تعلیمات نہیں ہیں۔ ہمارا اسلام ہمیں کیا سکھاتا ہے سنئے! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

ادب کیجئے رفاقتِ مصطفیٰ پائیے

اے انس! بڑوں کا ادب و احترام اور تعظیم و توقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالو گے۔[1] یہ بڑوں اور بچوں دونوں کے لیے ہے۔ چھوٹے بڑوں کا ادب و احترام، تعظیم و توقیر کریں اور بڑے بچوں پر شفقت کریں، آقا فرماتے ہیں: میرے ساتھ جنت میں رفاقت پالو گے۔

ایک اور جگہ نبی پاک فرماتے ہیں: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور بڑوں کی تعظیم نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔[2] نبی پاک فرمارہے ہیں: **وہ ہم میں سے نہیں ہے**۔ آج لوگ کسی غریب بوڑھے کو اس طرح ڈانٹتے جھاڑتے ہیں کہ عجیب ماجرا ہو گیا ہے، ایسا ہرگز مت کیجئے، اگر کوئی عمر میں مجھ سے بڑا ہے، بیشک وہ ملازم ہے، چاہے وہ غریب ہے اگرچہ فقیر ہی کیوں نہ ہو مگر ہے تو مجھ سے بڑا۔

1...شعب الایمان، 7/458، حدیث: 10981۔

2...ترمذی، 3/369، حدیث: 1926۔

باادب بانصیب ہوجاتا ہے

باادب بانصیب اور بے ادب بدنصیب۔ بے ادب برباد ہی ہوتا ہے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟ انہیں تو پتہ بھی نہیں تھا کہ یہ زمانے کے ولی ہیں، ان کا نام کیا ہے؟ ان کا عہدہ کیا ہے؟ بس! دیکھا ایک بزرگ آئے ہیں، نورانی چہرہ ہے، سفید داڑھی ہے ارے یہ تو میرے والد کی جگہ ہیں، محبت سے بٹھایا، پانی پیش کیا، انگور پیش کیے اور انہوں نے خواجہ صاحب کو آسمانِ ولایت کا ستارہ بنا دیا۔ باادب لوگوں کے ایسے نصیب جاگتے ہیں، ہم نے زندگی میں ہمیشہ باادب رہنا ہے، بڑوں کی عزت کرنا ہے۔

رشتے دار ہی کام آتے ہیں

آج کل تو عجیب معاملہ ہوگیا ہے اگر کسی غریب کے پاس پیسے آجائیں، مشہور ہوجائے، زمانے میں نام ہوجائے تو اب اپنے بوڑھے غریب رشتہ داروں کو پہچاننے سے انکار کر دیتا ہے۔ میں کیسے بتاؤں گا یہ میرا چاچا اتنا غریب ہے!! ایسے میلے کپڑے!! میں کیسے بتاؤں گا میرا ماموں دیہاتی ہے!! میں کیسے بتاؤں گا کہ میرا فلاں کزن ٹھیلہ لگاتا ہے!! لوگ اپنے رشتہ داروں کو پہچاننا چھوڑ دیتے کہ میری عزت خراب ہو جائے گی۔

سوشل میڈیا کے رشتے دار

آج سوشل میڈیا کا زمانہ ہے، لوگ کہتے ہیں: میرے 5 ہزار فرینڈز ہیں، میں کئی گروپوں کا ایڈمن ہوں، میرے اتنے لائیکس ہیں میں آپ سے پوچھتا ہوں، ہم اِن گروپس، لائیکس اور پیجز کے چکر میں اپنے قریبی رشتہ داروں اور بھائی بہنوں کو بھول گئے ہیں، یاد

رکھنا! جس دن بیمار ہوئے، جس دن زمانے نے چوٹ ماری، ہمارے بستر کے کنارے پر ہمارے بھائی بہن اور رشتہ دار ہی کھڑے ہوں گے، وہ 5 ہزار واٹس ایپ اور فیس بک کے فرینڈز نہیں آئیں گے۔ اپنے اپنے ہی ہوتے ہیں، دُکھ میں وہی کام آتے ہیں اور شریعت حکم دیتی ہے کہ قرابت داروں کا حق ہے، اپنے رشتہ داروں کا حق ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے۔ حدیث پاک میں تو یہاں تک ہے: مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دو صدقے ہیں، صدقہ اور صلہ رحمی۔[1] رشتے داروں کو صدقہ کرنے کا ڈبل ثواب ہے ایک ثواب صدقہ کرنے کا اور دوسرا ثواب صلہ رحمی کرنے کا ملتا ہے۔

سب سے افضل صدقہ

ایک بڑی کمال کی بتاتا ہوں، بات تھوڑی مشکل ہے اگر ذرا سا غور کریں گے تو سمجھ آجائے گی، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کینہ پرور رشتہ دار کو دیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ کینہ پرور رشتہ دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی بھی۔[2]

اس بات کا ثواب سب سے زیادہ ہے کہ بندہ اپنے اس رشتہ دار کو صدقہ دے جو اس سے دشمنی رکھتا ہو، کینہ پرور رشتہ دار کو صدقہ دینے کا زیادہ ثواب ہے، ہے ناں مشکل کام!!! جو مجھ سے دشمنی کر رہا ہے، میری غیبت کرتا ہے، میرے بارے میں بُری باتیں

1... ابن خزیمہ، 4/77، حدیث: 2385۔
2... مستدرک، 2/27، حدیث: 1515۔

کرتا ہے، میں اسے تحفہ کیوں دوں؟ یہی تو اسلام ہے جو آپ کو محروم کر رہا ہے آپ اسے عطا کرو، جو آپ سے توڑ رہا ہے آپ اس سے جوڑو کیونکہ آپ اسے تحفہ دوگے تو اس کا دل آپ کے لئے صاف ہو جائے گا، اس کا دل نرم ہو جائے گا۔

دشمنی کو ختم کیجئے

دشمنی ایسے ہی بڑھتی ہے جو ہمارے خلاف بات کرتا ہے ہم اس کے خلاف بات کرتے ہیں، چنگاری آگ میں بدلتی ہے، لڑائی بڑھتی ہے خاندان ٹوٹ جاتے ہیں۔ ارے اگر اگلا آگ لے کر آیا ہے آپ ٹھنڈا پانی ڈال دیجئے، آپ کو کس نے کہا ہے کہ پیٹرول ڈالئے۔ اچھا!! آپ آگ لائے ہو میں پیٹرول ڈالتا ہوں، پورا محلہ ہی جلا دیتے ہیں۔ پورا گھر جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور بزرگوں کی سیرت سے سیکھئے کہ ہمارا کام لڑائی کرنا، بدلہ لینا یا کسی کو تکلیف پہنچانا نہیں ہے ہمارا کام تو ادب، پیار اور شفقت کے ساتھ زندگی گزارنا ہے اور یہی دینِ اسلام کی تعلیمات ہے۔

نجانے کون ولی ہو

خواجۂ خواجگان، خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کا واقعہ مجھے اور آپ کو یہ درس دے رہا ہے **باادب بانصیب، بے ادب بدنصیب**، بے ادب مت بننا، ادب بہت آگے تک لے جاتا ہے اور بے ادبی ساری زندگی کے اعمال برباد کر دیتی ہے۔ اللہ پاک نے اپنے اولیاء کو بندوں میں چھپا کر رکھا ہے۔ نجانے کس کی بارگاہ میں بے ادبی ہو جائے۔ جی ہاں! صحابہ کرام کی تو لسٹ ہے، انبیائے کرام کی بھی لسٹ ہے، جبکہ اولیائے کرام وہ تو

قیامت تک آتے رہیں گے، ہمیں کیا معلوم کون ولی ہے؟ ہو سکتا ہے اس اجتماع میں کئی اولیائے کرام بیٹھے ہوں کیونکہ علماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس صالح مسلمان جمع ہو جائیں ان میں اللہ کا ایک ولی ہوتا ہے۔[1] اللہ نے اپنے بندوں میں اولیاء کو چھپا کر رکھا ہے تاکہ ہم سب سے ادب سے پیش آئیں، سب کا ادب کریں کیا معلوم جو ہمارا ملازم ہے، جس کو روز گالیاں نکالتے ہیں وہی اللہ کی بارگاہ میں ولی کا مرتبہ رکھتا ہو اگر ایسا ہو گیا تو پھر کہاں جائیں گے ؟؟؟

خود کو برباد ہونے بچائیے

صرف دو ایسے برے کام ہیں، جس کے کرنے والے سے اللہ پاک براہ راست جنگ فرماتا ہے، اللہ پاک کی اس سے لڑائی ہے (1) سود کا کام کرنے والا، وہ اللہ سے جنگ کرتا ہے (2) جس نے اللہ کے ولی سے دشمنی کی گویا وہ ایسا ہے کہ وہ اللہ سے لڑائی کرتا ہے، اللہ سے جنگ کرتا ہے۔ اب بتائیے! جو رب سے جنگ کرے گا کیا وہ جیت سکے گا؟ اس نے تو برباد ہی ہونا ہے، ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ جو اللہ کے ولی کا دل دکھائے گا وہ اللہ پاک سے جنگ کر رہا ہے اور ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ اللہ کا ولی کون ہے؟ یہ رکشے والا، ٹیکسی والا، ٹھیلے والا بھی اللہ کا ولی ہو سکتا ہے مگر ہم سب سے لڑتے ہیں، سب کو گالیاں دیتے ہیں، سب کو کہتے ہیں تو ایسا ہے، تو ویسا ہے حالانکہ غریب آدمی کچھ کہہ بھی نہیں سکتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! باادب رہیے، شائستہ رہیے، پیار سے بات کرنا سیکھئے۔ کیا معلوم رب کی بارگاہ میں کس کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ آج جسے میں ڈانٹ کر، جھاڑ کر جا رہا

1... فتاوی رضویہ، 24/185۔

ہوں اگر اس کے آنسو نکل گئے، دل سے ہائے نکل گئی تو میں کہیں کا نہیں رہوں گا۔ ایک بات کر کے پھر آگے چلتا ہوں کبھی کبھی پتہ ہے کیا ہوتا ہے؟ زندگی میں سب کچھ بہت اچھا جارہا ہوتا ہے۔ کاروبار بھی بہت اچھا، فیملی بھی خوشحال، بندے کی طبیعت بھی اچھی، عزت بھی بڑھ رہی ہوتی ہے اور پھر اچانک طبیعت خراب ہونے لگتی ہے، گھر میں لڑائی جھگڑے شروع، کاروبار ڈاؤن، طبیعت میں گھبراہٹ، لڑائی جھگڑے اور ٹینشن۔ بندہ سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ ایک ایک کر کے ساری چیزیں خراب کیوں ہو رہی ہیں۔ اگر کبھی زندگی میں ایسا ہونے لگے تو چیک ضرور کیجئے گا کہ کسی کی ہائے تو نہیں لے لی، کسی کا دل تو نہیں توڑ دیا، کسی پر ظلم تو نہیں کر دیا۔ یاد رکھنا! اگر مظلوم کی ہائے نکلے گی تو وہ عرش تک جائے گی اور اللہ پاک جب بدلہ لے گا، جب وہ قہر نازل فرمائے گا تو رہتی دنیا میں نام بھی باقی نہیں بچے گا۔ خدارا! خدارا! لوگوں کا دل جیتنے والے بنئے، ادب کرنے والے بنئے، پیار سے بات کرنے والے بنئے۔ اللہ کرے کہ فیضانِ خواجہ نصیب ہو جائے۔

خواجہ غریب نواز کی شان

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تو کیا شان ہے، آپ بادشاہوں کے بھی بادشاہ ہیں، آپ کے دربار میں بادشاہ میں بھی حاضری دیتے ہیں، کہتے ہیں: ایک بار بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ غریب نواز کے مزار پر حاضری دی تھی۔ یہ واقعہ ہمیں بہت کچھ سکھائے گا، وہ بادشاہ تھے، خواجہ صاحب کا ادب کیا کرتے تھے، میلوں دور اپنی سواری سے اتر گئے اور بڑے ادب کے ساتھ چلتے چلتے خواجہ صاحب کے مزار پر

پہنچے، جب وہاں پہنچے تو ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یا خواجہ غریب نواز! آنکھیں دے، بادشاہ نے پوچھا: کتنا عرصہ ہو گیا؟ فقیر نے کہا: کئی سال ہو گئے، بادشاہ نے کہا: میں حاضری دینے اندر جا رہا ہوں اگر واپس آنے تک آنکھیں نہیں آئیں تو اس کا سر قلم کر دیا جائے گا، بادشاہ تو حکم دے کر اندر چلا گیا۔

باہر تو چیخ و پکار مچ گئی، نابینا رونے لگا، گڑ گڑانے لگا، یا اللہ! آنکھیں دے دے ورنہ اس بادشاہ نے تو مار ہی دینا ہے۔ پہلے تو آنکھیں نہیں تھی اب زندگی جانی ہے۔ بادشاہ نے بڑے ادب کے ساتھ خواجہ غریب نواز کے دربار میں حاضری دی، واپس آئے تو دوسری طرح کا شور مچا ہوا ہے، مبارک باد کا شور ہے، بادشاہ سلامت کی خیر ہو، پوچھا: کیا ہوا؟ بتایا گیا: بادشاہ سلامت آج آپ کے قدم لگے ہیں، اللہ پاک نے آنکھیں دیدی ہیں، اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کی بات فرمائی، کہتے ہیں: یہ کمال میرا نہیں ہے بلکہ اس دعا کا کمال ہے جو تم نے دل سے مانگی تھی۔

بادشاہ نے کہا: تم اتنے عرصے سے یہاں پڑے تھے مگر اللہ پاک کو دل سے نہیں پکار رہے تھے، تمہاری پکار میں خشوع و خضوع نہیں تھا، تمہیں پتہ تھا کہ آنکھیں نہیں بھی ملے گیں تو کھانا مل جائے گا، کئی سالوں سے یہاں بھکاری بن کر رہ رہے تھے، میں نے اسی لئے حکم جاری کیا تا کہ اپنے رب کو دل سے پکارو اور جب تم نے دل سے پکارا تو اللہ پاک نے خواجہ صاحب کے صدقے میں آنکھیں عطا کر دیں۔(1)

1...خوفناک جادوگر، ص19۔

اعتقاد مضبوط رکھئے

یہ ہمارے لئے بھی سیکھنے والی بات ہے۔ عام طور پر ہم یہی کہتے ہیں کہ میں اتنے مزارات پر گیا، مکہ میں جاکر دعا کی، فلاں پیر سے بھی دعا کروائی مگر میرا مسئلہ حل نہیں ہوا، میں آپ سے پوچھتا ہوں: دعا کرتے وقت دل کہاں ہوتا ہے؟ کیفیت کیا ہوتی ہے؟ ہم تعویذ لیتے وقت سوچ رہے ہوتے ہیں معلوم نہیں مسئلہ حل ہو گا یا نہیں ہو گا چلو! پہن لیتے ہیں، تسبیح یا درود پاک سے مسئلہ حل ہو گا یا نہیں ہو گا چلو! پڑھ کر دیکھ لیتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! علماء بڑی پیاری بات فرماتے ہیں: دعا کرتے وقت جس کے دل میں خیال ہو کہ معلوم نہیں دعا قبول ہو گی یا نہیں ہو گی، علماء فرماتے ہیں: اس کی دعا قبول نہیں ہو گی، دعا اسی کی قبول ہو گی، ان شاء اللہ! وظیفہ اسی کا کارآمد ہو گا، برکت اسی کو ملے گی جو کامل یقین کے ساتھ آئے، میں رب کی بارگاہ میں آیا ہوں تو اس کی بارگاہ سے لے کر ہی جاؤں گا، کریم کے در پر آیا ہوں خالی ہاتھ کیسے جاؤں گا، سخی کے در پر آیا ہوں اپنی جھولی بھر کر جاؤں گا۔ اللہ پاک اولیاء کے صدقے میری جھولی بھرے گا، جو یقین سے آتا ہے وہ آج بھی لے کر جاتا ہے، بے یقینی میں نہ تعویذ کام آتا ہے، نہ وظیفہ مدد کرتا ہے، نہ دعا کام آتی ہے، خود ہی غور کر لیجئے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں!!!

بارش ضرور ہوگی

میں آپ کو واقعہ سناتا ہوں: ایک گاؤں میں بارش نہیں ہو رہی تھی، سارے گاؤں والوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ کسی میدان میں جمع ہوتے ہیں اور وہاں جاکر نماز اور دعا کرتے

ہیں، سارے گاؤں والے جمع ہوئے تو ایک نوجوان اپنے ساتھ چھتری لے کر آگیا، لوگوں نے کہا: کمال کرتے ہو، اتنے سال ہوگئے بارش کا ایک قطرہ نہیں برسا اور آج تم چھتری لے کر آئے ہو، نوجوان نے کمال کا جواب دیا، کہتا ہے: جب اللہ سے مانگنے آئے ہیں تو بارش تو ہونی ہے، کریم کے در پر آئے ہیں اس نے تو بارش دینی ہے، کیا تم واپس بھیگتے ہوئے جاؤ گے؟ اور ویسا ہی ہوا، علماء لکھتے ہیں: ابھی دعا جاری تھی کہ اللہ پاک نے اس نوجوان کے یقین کی برکت سے چھما چھم بارش شروع کر دی۔ سارا گاؤں بارش میں بھیگتا جا رہا تھا مگر نوجوان اپنی چھتری کے سائے میں گھر کو جا رہا تھا۔

ہمیں اس یقین کی ضرورت ہوتی ہے ایسا کامل بھروسہ چاہئے، شاعرِ مشرق کہتے ہیں:

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا | آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

آج حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا ایمان پیدا کر لیجئے، دنیا کی آگ گلزار بن جائے گی مگر مسئلہ یہی ہے کہ ساری دنیا پر بھروسہ ہے، سب پر بھروسہ ہے رب پر بھروسہ نہیں ہے، میرے بڑے تعلقات ہیں، فلاں منسٹر، فلاں M.P.A، M.N.A، فلاں چوہدری، فلاں وڈیرے، جناب میرے سب سے اچھے تعلقات ہیں، مصیبت میں سب کے پاس جائیں گے، اپنے رب کے پاس نہیں جائیں گے، اس کی بارگاہ میں سر نہیں جھکاتے، اس کی بارگاہ میں ہاتھ نہیں اٹھاتے، خدارا! رب پر یقین کرنا سیکھئے، آپ کو ضرور ملے گا اور ان شاء اللہ ایسا ملے گا کہ گمان میں بھی نہیں ہوگا۔

سب کو نہیں "رب" کو راضی کیجئے

واقعات بھی سنتے جا رہے ہیں اور سیکھتے بھی جا رہے ہیں جب خواجہ صاحب ہندوستان

گئے تو سارا ہندوستان آپ کے خلاف ہو گیا، آج بہت سے لوگوں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے ان شاء اللہ اس واقعے سے وہ بھی دور ہو جائے گی ،لوگ کہتے ہیں گھر والوں کو راضی کرنا ہوتا ہے ،دوستوں کو بھی خوش رکھنا ہوتا ہے ، گاہک اور کسٹمر کا بھی خیال کرنا ہوتا ہے ،بچوں کو بھی راضی کرنا ہے،کچھ لوگ سب کو راضی کرنے کے لئے زندگی گزارتے ہیں سب کو راضی کرتے کرتے رب کو ناراض کر دیتے ہیں ،حدیث پاک میں ہے: کچھ لوگ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے خالق کو ناراض کر دیتے ہیں مگر ایک وقت آتا ہے کہ مخلوق بھی ان سے ناراض ہو جاتی ہے۔[1] میں اس کی مثال دیتا ہوں:

دنیا ساتھ چھوڑ دیتی ہے

دنیا میں کئی ایسے لوگ ہیں جو گانے باجے ،ڈھول تماشے ،ناچ گانے اور بے حیائی کا بازار گرم رکھتے ہیں ، آج کل تو فیس بک ، انسٹاگرام اور یوٹیوب پر ویوز اور لائیکس کے چکر میں کیا کچھ اپ لوڈ نہیں ہو رہا ،بس ویوز اور لائیکس ملنے چاہئیں ، میرا چینل اور پیج پاپولر ہونا چاہیے ،بس کسی طرح میری ویڈیو وائرل ہو جائے ، بیشک اس کے لئے ناچنا پڑے ، بے حیائی کرنی پڑے ، گالیاں دینی ہوں ، آج چند لائیکس اور ویوز کے لئے رب کو ناراض کر رہے ہو ، اٹھائیے ! پچھلے 200 سال کی لسٹ اور دیکھئے ان لوگوں کا حشر جنہوں نے رب کو ناراض کیا اور لوگوں کو راضی کیا ، آج ان کا نام لینے والا کوئی نہیں ہے ،ان کی یاد منانے والا کوئی بھی نہیں ہے ،ان کے لئے دعا کرنے والا ،ان کی قبر پر فاتحہ کرنے والا نظر نہیں آئے گا بلکہ جب ایسے لوگ بیمار ہوتے ہیں تو خبریں آتی ہیں فلاں سپر اسٹار بستر پر پڑا ہے اور کوئی

1 . . . صحیح ابن حبان ، 1 / 247 ، حدیث : 276 ۔

پوچھنے والا نہیں ہے کیونکہ نبی پاک نے ساڑھے چودہ سال پہلے بتادیا تھا کہ کچھ لوگ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے رب کو ناراض کردیں گے پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ مخلوق بھی انہیں بھول جائے گی اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔

رب راضی سب راضی

حدیث پاک کا دوسرا حصہ سماعت کیجئے ،میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: کچھ لوگ وہ ہوں گے جو رب کو راضی کریں گے تو مخلوق ناراض ہو جائے گی مگر ایک وقت آئے گا اللہ پاک مخلوق کو بھی ان سے راضی کردے گا۔[1] جیتی جاگتی مثال میرے خواجہ ہیں ۔ایسی بہت ساری مثالیں ہیں ،خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں قدم رکھتے ہیں۔ ہندوستان آپ کا وطن نہیں ہے، آپ وہاں پیدا نہیں ہوئے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے آپ کو بشارت ملی تھی: اے معین الدین! ہندوستان جاؤ۔[2] آپ ہندوستان آتے ہیں، سارا ہندوستان خلاف ہو گیا مگر رب راضی تھا، سارا ملک ناراض ہے مگر رب کی حمایت ہے، نبی کریم کی حمایت ہے، غوثِ اعظم کا سایا تھا۔ میرے خواجہ چلتے رہے، کبھی آپ کو بیٹھنے نہ دیا گیا، کبھی کھانا بند کیا، کبھی پانی بند کیا، آج 850 سال گزر گئے، بتائیے! دنیا کا وہ کونسا حصہ ہے جہاں میرے خواجہ کے چاہنے والے نہیں ہیں۔

راجہ تو میرا خواجہ ہے

ایک انگریز نے ہندوستان کا دورہ کیا، دورہ کرکے کہتا ہے: پورا ہندوستان گھومنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قبر میں رہنے والی ایک شخصیت پورے ہندوستان پر

1... صحیح ابن حبان، 1/247، حدیث:276۔
2... سیر الاقطاب، ص124۔

حکومت کر رہی ہے۔ اور اُس کا نام خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ہے، اللہ پاک نے یہ سلطانی دی ہے، اللہ پاک نے یہ ولایت دی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! وہ آدمی بیوقوف ہے جو دنیا کو راضی کرنے کے لیے رب کو ناراض کر دیتا ہے، لوگ کہتے ہیں: کیا کریں بچوں کے لیے کرنا پڑتا ہے، کاروبار کے لیے کرنا پڑتا ہے، دوست مجھے شراب پینے لے جاتے ہیں، دوست سنیما لے جاتے ہیں، بچپن کی یاری ہے اس لئے منع نہیں کر سکتا۔ میں تاش نہیں کھیلتا، دوست کھیلتے ہیں، بس! ساتھ بیٹھ جاتا ہوں، تھوڑا بہت جوا ہو جاتا ہے، دوست کو راضی کرنے کے لیے رب کو ناراض کر رہے ہو، کس کی بارگاہ میں جانا ہے؟ کس کی بارگاہ میں جواب دینا ہے؟ اگر آقا ناراض ہو گئے، رب ناراض ہو گیا تو پھر جنت میں کیسے جائیں گے؟ کیا یہ دوست لے کر جائے گا؟

گناہِ جاریہ مت کیجئے

آج کا نوجوان سوشل میڈیا کے طوفان کی لپیٹ میں ہے، لوگ اپنی ویڈیوز بنا بنا کر ڈال رہے ہیں، لوگ پہلے چھپ کر گناہ کرتے تھے، اس گناہ کو کوئی جانتا نہیں تھا، رو رو کر توبہ کرتے، اللہ کریم معاف کرنے والا ہے وہ معاف بھی فرما دیتا مگر اب تو گناہ کر کے لوگوں کو گواہ بنایا جا رہا ہے، اپنی ویڈیوز سوشل میڈیا پر ڈالی جا رہی ہیں، جب قبر میں اتارا جائے گا، انہی ویڈیوز کی وجہ سے قبر میں مار پڑے گی، یہ کیسی غلطی کر رہے ہو، ہماری نوجوان نسل کہاں جا رہی ہے!!! خدارا سوچئے، ایسے کام کر کے جائیے کہ ہم دنیا سے جائیں اور روز ثواب کا تحفہ پہنچتا رہے، ہمارا کوئی بیان ایسا ہو، ایسی گفتگو ہو، کسی کو اجتماع میں لے جائیں، کسی کو نمازی بنا دیں وہ نماز پڑھتا رہے گا اور ہمیں روز قبر میں تحفہ ملتا رہے گا۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے | ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

اللہ والے تو دعائیں کرتے تھے، اے کاش! ہم سے کوئی ایسا کام ہو جائے جس سے آقا راضی ہو جائیں کیونکہ آقا راضی ہو گئے تو ان کا رب بھی راضی ہو جائے گا مگر ہم نجانے کن کاموں میں لگ گئے ہیں۔ کن لوگوں کو راضی کرنے اور خوش کرنے کے لئے اپنی آخرت برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

خواجہ صاحب کی کرامات

مشکلات کا مقابلہ

دین کے کام میں مشکلات آتی ہیں، آیئے! میں بتاتا ہوں میرے خواجہ کو کتنی مشکلیں آئیں، جب خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان آئے تو وہاں بت پرست لوگ تھے، بتوں کی پوجا کرتے تھے خواجہ صاحب نے اللہ وحدہ لا شریک کا پیغام دیا تو وہاں کا کافر راجہ پرتھوی راج پریشان ہو گیا کہ یہ کون لوگ آئے جو بتوں کے خلاف بات کرتے ہیں، اس نے اجے پال جوگی جادوگر کو تیار کیا کہ وہ جا کر خواجہ غریب نواز کا مقابلہ کرے۔

اس نے آکر خواجہ غریب نواز اور مسلمانوں کے سامنے اپنے جادو دکھانا شروع کئے خواجہ صاحب نے بڑے اطمینان کے ساتھ مسلمانوں کے گرد ایک حصار کھینچا اور فرمایا: کوئی مسلمان اس دائرے سے باہر نہ نکلے۔ جادوگروں نے اپنے زور سے پانی برسایا، آگ دکھائی، پتھر برسانے شروع کئے مگر ساری چیزیں اس دائرے کے باہر جا کر رُک جاتی تھیں۔ خواجہ صاحب بڑے سکون میں تھے آپ کے ساتھی بھی بڑے سکون میں اور وہ

جادوگر اپنے کرتب دکھا رہے تھے۔ آخر کار اس نے رسیاں پھینکیں وہ ہزاروں سانپ بن گئے مسلمان گھبرانے لگ گئے مگر وہ رسیاں جو سانپ بنیں وہ بھی اس دائرے کے پاس آ کر رک جاتیں، ان کا جادو وہاں آکر ختم ہو جاتا تھا کیونکہ خواجہ صاحب نے ایک روحانی حصار کھینچا تھا۔

اجے پال جوگی جادوگر کے سارے ہی جادو کے وار ضائع ہوتے جا رہے تھے، اب اس نے اپنا سب سے اہم اور خطرناک جادو دکھانے کا فیصلہ کیا، اس نے ہرنی کا بالوں والا چمڑا ہوا میں اچھالا اور خود اس پر بیٹھ گیا اور وہ ہوا میں اڑنے لگا اب سارے لوگ گھبرانے لگے کہ پتہ نہیں اوپر جاکر کیا کرتا ہے اور اوپر جاکر ہم پر کیسا حملہ کرتا ہے۔ یاد رکھئے! اوپر سے حملہ ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے، بندہ زمینی لڑائی لڑ سکتا ہے اوپر سے گرنے والے کو کیسے روکے گا؟ ہر کوئی پریشان تھا کہ اب نجانے یہ کیا کرے گا۔

سبحان اللہ! جادوگر اوپر چلا گیا تو خواجہ غریب نواز اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے، اللہ کے ولیوں کے کمال دیکھئے، خواجہ غریب نواز نے کچھ نہیں کیا، آپ نے اپنی چپل مبارک اُتاری اور اسے اشارہ کیا، وہ جادوگر اُڑ رہا تھا مگر اب **میرے خواجہ کے جوتے اُڑنے لگ گئے** اور اس کے اوپر جاکر اس کے سر پر برسنے لگے اس کو اتنا مارا اتنا مارا کہ جو اس زمانے کا سب سے بڑا جادوگر تھا، وہ نیچے آگیا، نیچے آکر خواجہ کے قدموں میں پڑ گیا، حالانکہ ہندوستان کے راجہ نے مقابلے کے لئے بلایا تھا، جادوگر قدموں میں گر کر کہتا ہے: حضور! میں نے جان لیا آپ حق پر ہیں، اللہ کے ولی ہیں اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

1... خزینۃ الاصفیاء، 1/262۔

بزرگ بزرگی دکھاتے ہیں

بزرگ معاف کرنے والے ہوتے ہیں، ہم جیسا بندہ ہوتا تو کہتا: اب تجھے بتاؤں گا، میرے مقابلے میں آنے کی ہمت کیسے کی، تیری ٹانگے تڑوادوں گا، کوئی قابو میں آجائے تو اس سے سارے بدلے لیتے ہیں، سنئے میرے خواجہ نے اسے کیسا نواز اور آج بھی نواز رہے ہیں، جب وہ جادوگر مسلمان ہوگیا تو خواجہ صاحب نے اس کا نام عبد اللہ رکھا اور پھر اس پر ایسی نظر ڈالی وہ تو عبد اللہ بیابانی کے نام سے زمانے کے مشہور ولی بن گئے، خواجہ نے اسے ولی بنادیا۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی | بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

جو کہا وہی ہوگیا

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو بہت ستایا گیا، آپ اپنے رفقاء کے ساتھ جہاں بیٹھتے کافر راجہ پرتھوی راج چوہان کے کارندے آتے اور آپ حضرات کو اٹھادیتے، ایک بار خواجہ صاحب درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ یہ جگہ وہاں کے کافِر راجہ کے اونٹوں کے لئے مخصوص تھی، راجہ کے کارندے آئے اور کہا: آپ ادھر کیسے بیٹھ گئے یہ ہمارے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا: ہم یہاں بیٹھ گئے ہیں اونٹوں کو کہیں اور بٹھادیں۔ کارندوں نے کہا: نہیں نہیں، یہ راجہ کے اونٹ ہیں اور یہ یہی بیٹھیں گے، خواجہ صاحب نے اٹھتے ہوئے فرمایا: **اچھا ہم لوگ جاتے ہیں تمہارے اونٹ ہی یہاں بیٹھیں**۔

خواجہ صاحب یہ فرما کر چلے گئے اور کارندوں نے اپنے اونٹ وہاں بٹھا دیئے، صبح ہوئی تو کوئی اونٹ بھی نہ اٹھا، ایک بندہ آیا دو بندے آئے، سب نے اونٹوں کو اٹھانے کی کوشش کی مگر ہر طرح کی کوشش کے باوجود اُونٹ نہ اُٹھے۔ کارندے راجہ کے پاس گئے اور بتایا کہ اتنے سارے اونٹ بٹھائے ہیں مگر کوئی ایک بھی نہیں کھڑا ہو رہا۔ ایک عقلمند شخص نے کہا: وہ بزرگ کہہ کر گئے تھے: **اب ادھر اونٹ ہی بیٹھیں گے**۔ اب وہ یہی بیٹھے رہیں گے پہلے جا کر ان سے معافی مانگو۔

ساربان نے ڈرتے جھجکتے حضرت خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہو کر اَپنی گستاخی کی مُعافی مانگی، حضور معاف کر دیں آپ کو کیا کھڑا کیا اونٹ اٹھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آپ جگہ واپس لے لیجئے ہمارے اونٹ تو کھڑے ہو جائیں۔ ہند کے بے تاج بادشاہ غریب نواز نے فرمایا: جاؤ! خدا کے حکم سے تمہارے اُونٹ کھڑے ہو گئے۔ جب ساربان واپس ہوئے تو واقعی سب اُونٹ کھڑے ہو چکے تھے۔[1]

اللہ والوں کا طریقہ معاف کرنا

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو ستایا جاتا تو آپ معاف کرتے۔ ہر واقعے میں آپ کو معافی ملے گی، آج ہم کتنا معاف کرتے ہیں ؟ بلکہ ہم تو کہتے ہیں: **میں نہیں چھوڑوں گا**، میں بتاؤں گا میرے سامنے اُونچی آواز میں بات کی ہے۔ مجھے گالی دی ہے، میری پیمنٹ لیٹ کی ہے۔ ہاں اب بتاتا ہوں میں کون ہوں، جو کہتا ہے: اب بتاتا ہوں میں کون ہوں، وہ واقعی بتا دیتا ہے کیونکہ جب وہ اپنی اوقات دکھاتا تو سب کو معلوم چل جاتا ہے کہ وہ اندر سے

1 . . . خوفناک جادوگر، ص6۔

کیسا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! معاف کرنا، درگزر کرنا کہاں گیا؟ لوگ عجیب سی بات کرتے ہیں: **ہم بدمعاشوں کے ساتھ بدمعاش ہیں، شریفوں کے ساتھ شریف ہیں**۔ مجھے آج تک سمجھ نہیں آیا کہ وہ بٹن کہاں ہے کہ جیسے ہی کوئی بدمعاش سامنے آتا ہے ہم بھی بدمعاش ہو جاتے ہیں حالانکہ جو شریف ہوتا ہے وہ بدمعاش اور شریف دونوں کے ساتھ بھی شریف ہی رہے گا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پتھر کھائے ہیں اسی پتھر کو اُٹھا کر واپس نہیں مارا ہے۔ ایک طرف تو ہم نعتیں پڑھتے ہیں:

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

ہمیں کوئی گالی دے تو کیا ہم اسے دعائیں دیتے ہیں؟ بلکہ جواب میں ہم اس کی پوری نسلوں کو گالیاں دیتے ہیں، غلطی سے ہماری گاڑی کے ساتھ کسی کی بائیک ٹچ ہو جائے تو فوراً طیش میں آجاتے ہیں کہتے ہیں: **اندھا ہے دیکھ نہیں سکتا**۔ بائیک ٹھوکنے والا بھی تو اسی معاشرے کا انسان ہی ہے، اب اس کی طیش میں آنے کی باری ہوتی ہے، وہ کہتا ہے: میں بتاتا ہوں کہ میں اندھا ہوں کہ کانا ہوں یا بہرہ ہوں، بس پھر لڑائی شروع ہو جاتی ہے، کوئی ایک دوسرے کو معاف کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہے۔ ایک طرف کہتے ہیں: ہم اولیاء کے چاہنے والے، خواجہ کی چھٹی منانے والے ہیں مگر خواجہ کی سیرت سے کیا سیکھا؟ صرف نیاز کھانا!!! خواجہ صاحب معاف کرنے والے، درگزر کرنے والے، ادب کرنے والے تھے۔

اپنے آپ کو بدل لیجئے

خواجہ صاحب کے چاہنے والے کہاں ہیں؟ ہر سال پابندی سے **چھٹی شریف** منائیں گے ، منانا چاہئے ، بہت اچھی بات ہے ، بزرگوں کے اعراس تو منانے چاہئیں مگر کیا خواجہ صاحب سے محبت صرف **چھٹی شریف** کی نیاز منانا ہے؟ اور خواجہ کا چاہنے والا قرآن پڑھنا ہی نہ جانے ، خواجہ صاحب روزانہ دو دو بار قرآن ختم فرمائیں اور خواجہ کا چاہنے والا ، ان کی منقبت سننے والے کو قرآن ہی تلفظ سے پڑھنا نہ آئے ، اپنے دل سے پوچھئے ! یہ کیسی محبت ہے؟ وہ عشاء کے وضو سے فجر پڑھیں اور غوثِ پاک کا چاہنے والا ، خواجہ صاحب کا چاہنے والا ، اولیاء کا دیوانہ نہ عشاء پڑھے نہ فجر ادا کرے۔ بتائیے یہ کیسی زندگی ہے؟

خدارا! آج کے اجتماع سے خود کو بدل کر لے جائیے ، ایسی بے عملی والی زندگی نہیں گزارنی ہے ، اپنی زندگی میں تبدیلی لائیے ، لڑائی جھگڑا ، مار کٹائی ، بدمعاشی یہ سب اسلام نہیں سکھاتا ہے۔ ہم بدلے کی آگ میں جلتے ہیں ، سالوں کی دشمنیاں پالے بیٹھے ہیں ، فلاں خاندان والوں سے نہیں ملیں گے ، فلاں برادری والوں کے پاس نہیں جائیں گے ، اندرون گاؤں جاؤ تو معلوم ہوتا ہے : بچوں کو باقاعدہ سکھایا جاتا ہے تم نے بڑے ہو کر فلاں سے بدلہ لینا ہے ، ہمارا اسلام تو یہ نہیں سکھاتا ہے ، اسلام نے تو دشمنیاں ختم کی ہیں ، خون کے پیاسوں کو معاف کیا اور گلے لگایا ہے ، کیا فتح مکہ کو بھول گئے ، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مکہ پہنچے تو وہ لوگ کھڑے تھے جنہوں نے حضور کو ستایا تھا پھر بھی رحمت للعالمین نے سب کے لئے معافی کا اعلان فرمایا تھا۔ اے کاش! نبی پاک اور اولیائے کرام کی سیرت کا

وصف مجھے اور آپ کو ہم سب کو نصیب ہو جائے۔

بیان کا آخری پیغام

میں اب بیان کو اختتام کی طرف لاتا ہوں، میرے خواجہ کے تو ہر جملے سونے اور موتی کی طرح ہیں مگر سبحان اللہ! یہ فرمان جتنی بار پڑھا جائے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور آج کے بیان کا یہ آخری پیغام ہے، اگر آپ لوگ میرے ساتھ دہرائیں گے تو یہ فرمان یاد بھی ہو جائے گا، پہلے اسے یاد کر لیجئے ان شاء اللہ اس کا مطلب بھی سمجھاؤں گا، خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں: خدا کا دوست وہ ہے جس میں 3 خوبیاں ہوں: (1) سخاوت دریا جیسی (2) شفقت سورج جیسی (3) عاجزی زمین جیسی۔[1]

اب میرے ساتھ دہرایئے: (1) سخاوت دریا جیسی (2) شفقت سورج جیسی (3) عاجزی زمین جیسی۔ میرے خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کیا بات کر گئے ہیں، اس بات کو سمجھئے۔

اپنے پرائے کا فرق ختم کیجئے

دریا میں ہر طرح کا پانی گرتا ہے، آبشاروں سے صاف ستھرا میٹھا پانی، چھوٹے بڑے ندی نالوں سے گندا اور میلا پانی بھی دریا میں ہی گرتا ہے اور دریا ہر طرح کے پانی کو اپنے اندر سما لیتا ہے، ندی نالوں کے پانی کو منع نہیں کرتا بلکہ اسے بھی خوش آمدید کہتا ہے سب کو لے کر رواں دواں رہتا ہے، اپنا دل دریا جیسا کر لیجئے، کوئی برا بھلا بھی کہے یا تنقید کرے بھائی سمجھ کر معاف کر دیجئے اگر آپ دریا کی طرح رہو گے تو زندگی بہت اچھی گزر جائے گی اور اس طرح کی عادت کس کی ہے؟ اللہ پاک کے دوست کی ہے کیونکہ اس کی سخاوت

1... اخبار الاخیار، ص24۔

دریا جیسی ہوتی ہے۔

لوگ کہتے ہیں: میں صرف اپنے جاننے والوں کو ہی بانٹوں گا، صرف انہی سے مسکرا کر ملوں گا، ایسا مت کیجئے بلکہ سب سے مسکرا کر ملئے، سب کو سلام کیجئے، صدقہ بانٹنا ہے تو یہ مت دیکھئے کہ میری برادری کا ہے یا نہیں، میرے شہر کا ہے یا نہیں، میرے ملک کا ہے یا نہیں بس! یہ دیکھئے کہ میرے آقا کا امتی ہے، یہ میرا بھائی ہے، غریب ہے تو بس میں اس کی مدد کر دیتا ہوں، اللہ کرے ہمارا دل دریا جیسا ہو جائے، ہماری سخاوت دریا جیسی ہو جائے۔

شفقت آفتاب جیسی

سورج ہر روز نکلتا ہے اور اس کی روشنی سب کو برابر ملتی ہے کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ سورج یہ فیصلہ کر لے کہ آج صرف پیسے والوں کو روشنی دینی ہے غریبوں کو نہیں دینی، وہ سب کو برابر روشنی دیتا ہے، سورج اللہ کی مخلوق ہے، وہ یہ تو طے کر سکتا ہے کہ ایمان والوں کو روشنی دے گا غیر مسلموں کو نہیں دے گا، ایسا بھی نہیں ہے بلکہ نافرمانوں کو بھی اتنی ہی روشنی ملتی ہے جتنی فرمانبرداروں کو ملتی ہے، غریبوں کو بھی روشنی مل رہی ہے امیروں کو بھی برابر روشنی مل رہی ہے تو شفقت اور پیار سورج جیسا ہونا چاہئے، جو میرے پاس آئے وہ خوش ہو کر جائے، میری مسکراہٹ لے کر جائے، میری نرمی لے کر جائے۔

چہرہ ایک ہی ہونا چاہئے

بعض لوگوں کے تین، چار چہرے ہوتے ہیں، دکان میں کسٹمر آ جائے تو حاجی صاحب حاجی صاحب کہتے نہیں تھکتے، آیئے، تشریف رکھئے، مسکرا کر خوش ہو کر ملتے ہیں، حال واحوال پوچھتے ہیں، چائے پانی حتی کہ کھانے کا پوچھتے ہیں، بندہ بولے اس سے بڑا شفقت

والا کوئی نہیں دیکھا، گاہک کے نکلنے کی دیر ہوتی ہے فوراً اپنے ملازم کو گالی دے کر بلایا جاتا ہے، **ادھر آ، ابھی تک برتن نہیں اٹھائے**، بھئی! آپ انسان ہو یا جانور؟ کچھ دیر پہلے تک حاجی صاحب، مرحبا، ماشاء اللہ بول رہے تھے، اب اچانک دوسرے چہرے والا بٹن دب گیا اور پورا لہجہ ہی بدل گیا۔ یہ آفتاب والی شفقت نہیں ہے، سورج سب کو شفقت دیتا ہے، سب کو روشنی دیتا ہے، ملازم ہو یا سیٹھ، بیوی بچے ہوں یا ماں باپ، پڑوسی ہوں یا رشتہ دار، جان پہچان والا ہو یا انجان۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں یہ سوچ بنانی ہوگی کہ میرا بھائی مجھ سے ملے تو پیار کے بول ہی لے کر جائے۔ آج دنیا میں بہت ہی مایوسی پھیلی ہوئی ہے ہماری مسکراہٹ مسلسل کام کرتی رہتی ہے، آپ کسی سے مسکرا کر ملیں گے تو اگلا بھی کسی اور سے مسکرا کر ہی ملے گا، آپ کسی کی طبیعت پوچھ کر دیکھئے، اس کا موڈ اچھا ہو جائے گا، وہ اچھے موڈ اور بہترین طبیعت کے ساتھ گھر جائے گا، گھر والوں سے بھی اچھے طریقے سے بات کرے گا، بچے سے بھی پیار کرے گا، بچے مسکرا کر بات کریں گے۔

اس کے برعکس آپ کسی ملازم کو ڈانٹ دیجئے، اللہ نہ کرے آپ کو کسی کو گالی یا تھپڑ مار دیں، اب اس نے اپنا غصہ کہیں نہ کہیں تو نکالنا ہے، وہ گھر جا کر بیوی پر غصہ نکالے گا، بیوی اپنے بچوں پر غصہ نکالے گی، بچے باہر جا کر دوسرے بچوں سے لڑیں گے، آپ کی ایک ڈانٹ اور غصہ پورے خاندان اور پوری سوسائٹی کو لپیٹ میں لے لیتا ہے اور آپ کے دو میٹھے بول زمانے میں محبت کو تقسیم کر رہے ہوتے ہیں۔ اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے محبت بانٹنی ہے یا نفرتیں اور غصہ بانٹنا ہے؟

یاد رکھئے! محبت صرف پیسے سے ہی نہیں بٹتی، بندہ سوچتا ہی رہتا ہے کہ پیسے تو نہیں ہیں پھر خوش کیسے رکھوں؟ نہیں جناب! لوگ صرف پیسوں سے ہی خوش نہیں ہوتے بلکہ اچھی، پیاری اور مسکراہٹ والی باتوں سے بھی لوگ خوش ہوتے ہیں، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی کیا بات ہے، فرماتے ہیں:

شربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لطف سے

شربت نہیں پلا سکتے تو کوئی بات نہیں میٹھی بات تو کر سکتے ہیں؟ میٹھی بات ہی کر لیجئے

شربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پَروا شکر کی ہے

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سخاوت دریا جیسی، شفقت سورج جیسی اور عاجزی زمین جیسی۔ اس فرمان کو یاد کرنے کی کوشش کیجئے کیا عجب خواجہ صاحب کے اس فرمان کے صدقے اللہ پاک ہمیں بھی اپنا دوست بنالے اور اللہ کے دوست کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ اللہ کا ولی بن جانا کیونکہ ولی دوست کو کہتے ہیں، ہم اللہ پاک سے عرض تو کر سکتے ہیں: یا اللہ! ہم تیرے عظیم ولی کے عرس پر جمع ہوئے ہیں اپنی ولایت کی خیرات ہمیں بھی عطا فرمادے۔ میرے پیر و مرشد، شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کے اس شعر پر اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں، آپ بھی میرے ساتھ مل کر پڑھئے:

تو اپنی ولایت کی خیرات دے دے　میرے غوث کا واسطہ یاالٰہی
بنا دے مجھے نیک خواجہ کا صدقہ　گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی

Go To Index

الحمدللہ! ایسی پیاری پیاری باتیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بکثرت سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ ہر جمعرات بعد نماز مغرب دعوت اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع شروع ہو جاتا ہے نیز یہ اجتماع مدنی چینل پر بھی براہ راست نشر کیا جاتا ہے، مدنی چینل دیکھتے رہیں، ان شاء اللہ بہت کچھ سیکھیں گے اور اپنے دل کے اندر تبدیلی لانے میں کامیاب بھی ہو جائیں گے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے ”یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس“ پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Go To Index

8مارچ2019 جامعۃ المدینہ احسن المدارس، روالپنڈی، پاکستان

خواجہ غریب نواز

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...سیرت سے سیکھا جاتا ہے
- ...بادشاہ تائب ہو گیا
- ...اولیائے کرام کی دینی قربانیاں
- ...خواجہ غریب نواز داتا کے حضور
- ...غریب نواز کی مبارک عادتیں
- ...رب کی مدد پانے کا نسخہ

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

مصطفٰی جانِ رحمت، شمع بزمِ ہدایت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص کے خلاف مقدمہ لایا گیا، احادیث کی مختلف کتب میں یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ ہے، اس پر الزام یہ تھا کہ اس نے اونٹ چوری کیا ہے اور اونٹ بھی موجود تھا۔ فیصلہ سنانے کے لئے جتنی چیزیں چاہئیں تھیں سب موجود تھیں، گواہ بھی تھے، چوری کا مال بھی تھا اور جس پر الزام لگایا گیا تھا وہ بھی پاس کھڑا تھا، وہ شخص عاشقِ رسول تھا نبی پاک سے بے انتہا محبت کرتا تھا، جب اس پر الزام لگایا گیا تو وہ درود شریف پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

غور کیجئے! آج ساڑھے چودہ سو سال ہو گئے اس وقت سے صحابہ کرام کا یہ عقیدہ ہے کہ میرے آقا کی زبان سے اگر کچھ جاری ہو گیا تو رب نے پورا کر دینا ہے کیونکہ صحابہ کرام صبح و شام ایسے مناظر دیکھا کرتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زمین پر کھڑے ہو کر چاند کو اشارہ کرتے ہیں وہ دو ٹکڑے ہو جاتا ہے، آقا سورج کے لئے دعا کریں تو وہ واپس پلٹ آتا ہے، ان صحابی کے پاس اپنی صفائی میں بولنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا، وہاں ایسا کوئی بھی نہیں تھا جو ان کی مدد کرتا مگر ان کے پاس دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے چھٹکارا پانے کا ایک عمل موجود تھا وہ اس میں مصروف ہو گئے۔

اللہ اکبر! یہ صحابی کا عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ آج کے عاشقانِ رسول کا بھی ہے کہ اللہ پاک نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو وہ اختیارات دیئے ہیں، وہ کمالات دیئے ہیں کہ پھر کائنات میں کسی اور کو نہ دیئے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امامِ عشق و محبت، مجددِ دین و ملت، پروانۂ شمع رسالت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

کچھ ہی دیر گزری ہو گی اس اونٹ نے بات کرنا شروع کی، اللہ اکبر! تاریخ میں اُونٹ نے جب بھی بات کی تھی اپنی حیوانی زبان میں بات کی تھی اس قدرت کا نظارہ اُس زمانے کے لوگوں نے دیکھا کہ اُونٹ انسانی زبان میں بات کرتا ہے، کہتا ہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی کے ساتھ مبعوث فرمایا! یہ چور نہیں ہے بلکہ یہی تو میرا مالک ہے۔

اللہ اکبر! آپ سوچیے ساری چال ہی الٹ ہوگئی، سارا کیس ہی بدل گیا۔ وہ چوری کے الزام سے بری ہو گیا کیونکہ پہلے کے دور میں تو چور کے ہاتھ کاٹے جاتے تھے، اگر ہاتھ کٹ جاتا تو پھر تو سارے زمانے میں چور کے نام سے مشہور ہو جاتا۔ یہاں بھی ایک بڑی خوبصورت لطیف اور پیاری سی بات ہے کہ کرم نوازی تو نبی پاک کی وجہ سے ہوئی تھی، مہربانی تو آقا کے معجزے کی وجہ سے ہوئی تھی اور اب خود ہی اپنے غلام سے پوچھ رہے ہیں

شاعر کہتے ہیں ناں:

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا | خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

کرم بھی خود کیا اور پوچھ بھی خود ہی رہے ہیں، اے اعرابی! تجھے اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے تجھے الزام سے بری کرنے کے لئے اونٹنی کو قوتِ گویائی عطا فرمائی، تُونے کیا کہا تھا۔ وہ عاشق رسول صحابی گویا یوں عرض گزار ہوئے: مصیبت کی اس گھڑی میں بس حضور کی ذات والا تبار پر درود پڑھنا شروع کر دیا، درود پڑھتا رہا اور میرا مسئلہ حل ہوتا چلا گیا۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جواب سن کر ارشاد فرماتے ہیں: اے اعرابی! اس ذات کی قسم جس نے مجھے بزرگی عطا فرما کر بھیجا! میں نے فرشتوں کو گلیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہوئے دیکھا جو تمہاری گفتگو کو لکھ رہے تھے پس! کثرت سے مجھ پر دورد پاک بھیجا کر۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اگر ہم دنیا میں بھی ذلت و رسوائی سے بچنا چاہتے ہیں اور سرخروئی اور کامیابی چاہتے ہیں اور آخرت میں بھی فلاح و کامرانی چاہتے ہیں تو ہمیں درود پاک کو اپنا وظیفہ بنانا ہے۔ چلتے، پھرتے، اُٹھتے، بیٹھتے درود پاک پڑھیں سبحان اللہ! اب تو رجب المرجب کا مہینہ ہے اگلا مہینہ شعبان جو آقا کا مہینہ ہے اس کے بعد رمضان سبحان اللہ! اب یہ تو ویسے بھی درود پڑھنے کے مہینے ہیں۔ میں بھی نیت کروں اور آپ بھی نیت کرلیجئے کہ روزانہ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے، کثرت سے درود پاک پڑھنا کیا ہے؟ علماء کہتے ہیں جو روزانہ کم از کم 313 مرتبہ درود پاک پڑھ لے تو وہ کثرت

1... مستدرک، 3/522، حدیث: 4294۔

کے ساتھ درود پاک پڑھنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔313 بار درود پڑھنے میں زیادہ ٹائم نہیں لگتا۔ پڑھیں تو 15-20 منٹ میں پورے جاتے ہیں، تو ان شاء اللہ نیت کرتے ہیں روزانہ پڑھیں گے، آیئے! محبت کے ساتھ درود پاک پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰہُ عَلٰى مُحَمَّد

سیرت سے سیکھا جاتا ہے

آج ان شاء اللہ ایک بڑی مبارک ہستی کے بارے میں سننا بھی ہے اور سیکھنا بھی ہے۔عام طور پر کیا ہوتا ہے جب ہم کسی کے بارے میں سنتے ہیں تو ہم متاثر تو ہو جاتے ہیں کہ کمال کی ہستی تھی، کیا بہترین واقعات تھے۔ابھی پچھلے دنوں جمادی الاخری تھا، یومِ صدیقِ اکبر منایا گیا،عاشقِ اکبر کی باتیں سُنیں، امید ہے آپ نے جمعہ کے خطبات اور اجتماعات میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت کچھ سُنا ہو گا، سبحان اللہ ،ماشاءاللہ کے نعرے بھی لگائے ہوں گے، بہت اچھی بات ہے لیکن! سُننے کے ساتھ ساتھ کیا سیکھا؟ ہماری ذات میں کیا تبدیلی آئی؟ اصل چیز سیرت کے واقعات سے اپنے اندر تبدیلی لانا ہے۔

آج میں ایک اور عظیم ہستی کی بات کرنے آیا ہوں جو اسلام کی تاریخ ساز ہستیوں میں سے ایک ہیں یعنی اگر کوئی اسلامی تاریخ لکھنے بیٹھے گا تو اس ہستی کو فہرست سے نہیں نکال سکتا کیونکہ انہوں نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔آج بھی ان کا نام ہے اور رہتی دنیا تک ان کا نام رہے گا لیکن! میں چاہوں گا کہ جو میں بیان کرنے والا ہوں اور جو سُننے والے ہیں، آج کے اس بیان میں اس ہستی کا ذکر تو سُنیں مگر اپنی ذات میں تبدیلی کا

بھی کوئی نہ کوئی فیصلہ کیجئے، ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کیجئے، ان کی ذات کے بہت سارے مہکتے مہکتے مدنی پھولوں کا گلدستہ پیش کرنا ہے۔ کوئی ایک آدھا پھول تو دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے گا، بیان سن کر گھر جائیں تو کوئی کہے کہ سبحان اللہ تبدیلی لے کر آیا۔ جیسا گیا تھا ویسا نہیں آیا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایک سچے غلام کا واقعہ سُنئے، ایک ایسے غلام کا واقعہ جس نے ہزاروں نہیں، لاکھوں کی تقدیر بدلی، وہ ہستی کونسی ہیں یہ میں بعد بتاتا ہوں پہلے ان کا ایک بہت ایمان افروز واقعہ سُنئے کہ اللہ پاک نے انہیں کیسا مرتبہ دیا تھا، آج مبلغین کے بیانات سے لوگ تبدیل ہوتے ہیں مگر یہ وہ ہستی ہیں جو اک نگاہِ کمال سے دل کی دنیا بدل دیا کرتے تھے۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے ان کے غلاموں کی سرکار کا عالَم کیا ہوگا

بادشاہ تائب ہو گیا

ایران کے شہر سبزوار میں ایک نہایت ہی سرسبز و شاداب باغ تھا جس کے بیچ و بیچ پانی کی ایک بڑی صاف شفاف نہر جاری تھی اور درمیان میں ایک بہت خوبصورت خوشنما حوض بھی تھا یہ باغ حاکم سبزوار کا تھا جو بہت ہی جابر تھا، بڑا بداطوار شخص تھا، برائیوں میں ملوث رہتا تھا جب بھی باغ میں آتا تو شراب پیتا، شراب کے نشے میں خوب شور و غل کرتا۔ ایک روز اللہ کا وہ نیک بندہ اس باغ میں جا پہنچا آپ نے نہر سے غسل کیا حوض کے کنارے نوافل ادا کرنے لگے۔ وہاں کے گارڈز حضرت سے محبت تو کرتے تھے

مگر کہا حضرت جلدی نکل جایئے ہمارا مالک بڑا بد تمیز وہ آپ کی عزت نہیں کرے گا ممکن ہے وہ آپ کے سامنے بھی اپنی جہالت کا اظہار کرے، آپ کا ادب نہ کرے، وہ بڑا ظالم ہے، حضور آپ چلے جایئے۔ یہ سننے کے بعد آپ نے فرمایا: فکر نہ کریں اللہ میرا حافظ و ناصر ہے، وہ میرا نگہبان ہے۔

کچھ ہی دیر میں وہ حاکم سبز وار آگیا جس کے نشے میں شور و غل، بے حیائی اور بد کاری کے واقعات مشہور تھے۔ جب وہ اپنے حوض کے پاس آیا اور اس نے ایک اجنبی درویش کو دیکھا تو بڑا آگ بگولا ہو گیا اس سے پہلے کہ وہ حضرت کو کچھ کہتا آپ نے ایک نظر ڈالی اور اس کی کایا پلٹ کے رکھ دی کیونکہ آپ کی نگاہ کی وہ تاب ہی نہ لا سکا، فوراً گرا اور گر کر بیہوش ہو گیا، صرف آپ نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا۔ خادموں نے حوض سے چُلّو میں پانی بھرا اور اس کے منہ پر پانی کے چھینٹیں ماریں کہ ہوش آجائے۔ بڑا کر و فر، بڑا جابر، بڑا اپنے پروٹوکول اور اپنے ساتھ لوگوں کی وجہ سے اتراتا پھرتا تھا اب زمین پر پڑا ہوا ہے۔

اسے اب ہوش آیا مگر اب جو ہوش آیا تو سچی بات ہے واقعی ابھی ہوش آیا تھا۔ اس کا دل بدل چکا تھا، حضرت کے قدموں میں گر گیا رو رو کے توبہ کی اور اپنے گناہوں سے معافی مانگی۔ حضرت نے کیا کیا، صرف اپنا نہ بنایا بلکہ اسے اب تبلیغ کی، نیکی کی دعوت دی کہ تم نے جو ظلم کے ساتھ لوگوں کا مال دبا کر پیسے بنائے ہیں۔ وہ سب کو واپس لوٹاؤ، اس حاکم سبز وار نے حضرت کی یہ بات بھی مانی اپنا سارا مال جو اس نے ظلم سے اکٹھا کیا تھا وہ لوگوں کو واپس کر دیا۔ حضرت کی صحبت میں رہنے لگا آپ نے اسے خلافت بھی عطا کر دی اور اللہ کے نیک بندوں میں بھی شامل فرما دیا۔[1] یہ اللہ والے ہیں۔

1... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص 511۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی | بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یہ ہستی کون تھی ؟ یہ کوئی اور نہیں خواجۂ خواجگان خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ والا تبار تھی۔ جنہیں آج دنیا سلطانُ الہند، عطائے رسول کے نام سے پکارتی ہے۔ اللہ اکبر! میرے خواجہ خواجگان جب ہندوستان گئے تو سارا ہندوستان آپ کے خلاف ہو گیا تھا مگر میرے خواجہ کو اللہ پاک نے ایسی ہمت، ایسی طاقت عطا فرمائی کہ تقریباً 90لاکھ غیر مسلموں نے خواجہ خواجگان کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا۔6رجب المرجب آپ کا عرس ہے، رجب آچکا ہے، خواجہ کی چھٹی ساری دنیا میں منائی جاتی ہے۔ آیئے! آج ذکرِ خواجہ سنتے ہیں۔ آج اجمیر کے شہنشاہ کی بات کرتے ہیں، لیکن بات وہی ہے صرف ان کے واقعات نہیں سننے، واقعات سن کر صرف نعرے نہیں لگانے بلکہ خود بھی اپنے اندر تبدیلی لانی ہے، ان شاءاللہ خود بھی اپنی ذات میں کچھ نہ کچھ سیکھتے چلے جانا ہے، محبت کے ساتھ درودِ پاک پڑھ لیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادت باسعادت

حضرت خواجہ غریبِ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا نام سید معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری ہے۔ آپ 537ہجری میں بمطابق 1142عیسوی میں سیستان[1] کے علاقے سنجر میں پیدا ہوئے۔[2]

1... آج کل یہ موجودہ ایران کے علاقے کا نام ہے۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری۔
2... اقتباس الانوار، ص345۔

اولیائے کرام کی دینی قربانیاں

اب یہاں ایک بڑی اہم بات کرنی ہے اور یہ آپ سب کا مشاہدہ ہے مگر توجہ کم ہوتی ہے، خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایران میں پیدا ہوئے اور ان کا مزار اجمیر شریف میں ہے، داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ غزنی میں پیدا ہوئے اور آپ کا مزار لاہور میں ہے، ملتان چلے جائیں، پاک پتن چلے جائیں، کراچی چلے جائیں، امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ چلے جائیں 99 فیصد اولیائے کرام کے مزارات ان کی پیدائشی شہر میں نہیں ہوتے بلکہ ان کی پیدائش کسی دوسرے ملک کی ہوتی ہے اور مزار کسی دوسرے شہر یا ملک میں ہوتا ہے جبکہ ہمارے باپ دادا جس شہر میں پیدا ہوتے ہیں اسی شہر میں دفن ہوتے ہیں، ہم لوگ اپنا وطن یا شہر چھوڑ کر نہیں جاتے کیونکہ ہمیں اپنا وطن، شہر اور گھر اچھا لگتا ہے کون جائے اپنا گھر بار چھوڑ کر مگر اللہ والوں نے اپنا وطن چھوڑا، اپنا شہر چھوڑا، اپنا کنبہ قبیلہ گھر بار چھوڑا انہوں نے یہ سب کیوں چھوڑا؟ صرف اللہ کے دین کے لئے چھوڑا، آج 3 دن، 12 دن، 30 دن کے قافلے کی بات کرو تو بندہ کہتا ہے: فیملی ہے، خاندان ہے، کاروبار ہے کون جائے؟ ہم نہیں جاتے اور نہ ہی دعوت اسلامی یہ کہتی ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قافلے میں چلو، بلکہ 3 دن، 12 دن بعد واپسی ہو جائے گی مگر پھر بھی نہیں جاتے۔ بزرگوں کے کیسے قافلے تھے کہ گھر سے نکلے تو پھر کبھی واپس ہی نہیں لوٹ پائے۔

اللہ پاک مجھے اور آپ کو بار بار مدینہ پاک کی حاضری عطا فرمائے۔ آپ کو پتہ ہے جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر آخری خطبہ دیا تھا تو کم و

بیش کتنے صحابہ کرام تھے ؟ تقریباً 1 لاکھ 24 ہزار صحابہ تھے مگر کیا آپ کو معلوم ہے جنت البقیع میں کتنے صحابہ ہیں ؟ کم و بیش 10 ہزار صحابہ کرام کے مزار ہیں۔ باقی صحابہ کرام کے مزار کہاں ہیں ؟ وہ کہاں چلے گئے ؟ وہ سب مدینے والے آقا کی صحبت یا آپ کے شہر کو چھوڑ کر آپ کے دین کو پھیلانے دنیا بھر میں پھیل گئے۔

آج پاکستان میں کروڑوں مسلمان ہیں، کیا وہ ایسے ہی مسلمان ہو گئے ؟ نہیں بلکہ یہ صحابہ اور اولیائے کرام کا فیضان ہے انہوں نے سفر کیا، اپنا خاندان چھوڑا، اپنا ملک چھوڑا تو آج اسلام ہم تک پہنچا مگر آج ہم تھوڑی دیر کے لیے بھی گھر چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہیں تھوڑی دیر کے لیے بھی دین کی خاطر قربانی نہیں دیتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی مزار پر جائیں تو ان کی جائے پیدائش ضرور معلوم کیجئے گا کہ ان کی ولادت کہاں ہوئی تھی؟ پڑھنے کے بعد اپنے آپ سے شرم آئی گی کہ وہ بزرگ ہمارے وطن اور علاقے کے لئے وہاں سے یہاں آگئے، انہوں نے دین پھیلایا تو آج ہم گھر میں کلمہ پڑھتے ہیں، پیدا ہوتے ہی پہلی آواز جو میرے اور آپ کے کانوں نے سنی وہ **اللہ اکبر** کی سنی۔ یہ اللہ پاک کی مہربانی اور اس کی عطا سے نبی پاک، صحابہ کرام اور اولیائے کرام کا فیضان ہے کہ آج پاکستان والوں کو گھر بیٹھے اسلام مل گیا، لیکن! ہمیں اپنے اولیائے کرام کے اس مشن کو آگے بڑھانا ہے۔

اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو سلامت رکھے کہ آج ہمیں موقع دیتی ہے کہ اپنا گھر چھوڑ کر، اپنا شہر چھوڑ کر پاکستان کے مختلف شہروں میں نیز دنیا کے مختلف ملکوں میں جا کر دین متین کی خدمت اور اس کا پرچم بلند کر سکتے ہیں۔ ان شاءاللہ! قافلوں میں سفر کریں گے۔

آج میرا بیان اسی طرح کا ہو گا کہ خواجہ صاحب کی سیرت کا کوئی پہلو بتاؤں گا اور پھر ہم اپنے بارے میں سوچیں گے کہ ہم اس میں کیا کر رہے ہیں۔

خواجہ صاحب کی ولادت میں سبق

خواجہ غریبِ نواز رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش بھی ہمارے لیے سبق ہے کہ آپ ایران میں پیدا ہوتے ہیں اور اجمیر میں آپ کا مزار بنتا ہے اور سبحان اللہ! ایسا کام کرتے ہیں 800 سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود دنیا کے کونے کونے میں عاشقانِ رسول کے دلوں میں ان کی حکومت ہے، خواجہ صاحب کے چاہنے والے کہاں نہیں ہیں؟، ساری دنیا میں ان سے محبت کرنے والے ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی اور دینِ متین کی شاندار خدمت کی۔

تعارف خواجہ صاحب

خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہ علیہ کا اسم گرامی **حسن** ہے، آپ نجیب الطرفین حسنی اور حسینی سیّد ہیں۔[1] آپ کے مشہور و معروف القابات **معین الدین**، **خواجہ غریبِ نواز**، **سلطانُ الہند**، **وارثُ النبی** اور **عطائے رسول** ہے۔ آپ کے والدِ گرامی کا آپ کے بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ آپ کو 15 سال کی عمر میں وراثت میں ایک باغ اور پن چکی ملی تھی اور آپ اس باغ کی خدمت کیا کرتے تھے۔

باادب بانصیب

خواجہ غریب نواز کی زندگی میں تبدیلی کیسے آئی؟ چنانچہ ایک روز آپ کے باغ میں

1... ایسے سید جن کے والدین میں سے ایک امام حسن کی اولاد اور دوسرے امام حسین کی اولاد میں سے ہوں انہیں **نجیب الطرفین سید** کہتے ہیں۔ سگِ عطار عبد الحبیب عطاری۔

Go To Index

ایک بزرگ تشریف لائے، آپ نے دیکھا بڑا نورانی چہرہ ہے، بڑی عمر کے ہیں، سفید داڑھی ہے اور آپ بالکل نوجوان تھے۔ آپ آگے بڑھے، بڑی محبت کے ساتھ ان بزرگ سے ملے انہیں بڑے پیار سے بٹھایا۔ انگوروں کا خوشہ پیش کیا۔ اس بزرگ نے جب دیکھا کہ ایک ایسا نوجوان ہے جو اتنی عزت سے پیش آرہا ہے اللہ اکبر! بزرگ نے خوش ہو کر کھلی (تِل یا سرسوں کا پھوک) کا ایک ٹکڑا چبا کر آپ کے مُنہ میں ڈال دیا، جیسے ہی وہ ٹکڑا آپ کے پیٹ میں گیا تو آپ کی زندگی بدل گئی، بالکل دنیا تبدیل ہو گئی۔

آپ نے کہا: اب میں نے اس باغ کا کیا کرنا ہے۔ 15 سال کی عمر میں اپنا باغ، اپنی پن چکی کو بیچ کر راہِ خدا میں خیرات کر دی۔ اور آپ علم دین حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔[1] کئی ملکوں کا سفر کر کے خوب علم دین حاصل کیا، علم دین حاصل کرنے کے بعد مرشد کامل کی تلاش شروع کی۔ ڈھونڈتے، تلاش کرتے کرتے حضرت عثمان ہارُوَنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان کے مریدوں میں شامل ہو گئے،[2] مرشد کریم نے خواجہ غریب نواز کو خلافت عطا فرمائی، خواجہ غریب نواز اپنے پیر کی خدمت میں رہنے لگے، اپنے پیر کی ایسی خدمت فرمائی کہ حضرت عثمانی ہارونی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے معین الدین چشتی پر بڑا ناز ہے، اپنے اس مرید پر بڑا فخر ہے،[3] اللہ اکبر! پیر اپنے مرید پر فخر کرنے لگ گیا۔

1... مرآۃ الاسرار، ص594۔
2... فیضان خواجہ غریب نواز، ص9۔
3... فیضان خواجہ غریب نواز، ص9۔

www.dawateislami.net

روضۂ رسول پر حاضری

خواجہ غریب نواز نے اپنے پیر و مرشد کے ساتھ نبی پاک کے دربار پر حاضری دی، سوچئے تو سہی! اللہ کا یہ ولی جب اپنے پیر و مرشد کے ساتھ روضۂ رسول پر گئے ہوں گے تو کیا انداز ہو گا؟ کیا کیفیت ہو گی، نہایت اَدب وِاحترام کے ساتھ یوں سلام عرض کیا: ”اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِینَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّین“ اس پر روضۂ اقدس سے آواز آئی: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا قُطْبَ الْمَشَائِخ۔[1]

اللہ اکبر! وہاں موجود لوگوں نے اس آواز مبارک کو سنا اور خواجہ غریب نواز کو ہند کی سلطانی بھی بارگاہ رسالت سے عطا ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک روز اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے یہ بشارت ملی کہ اے معین الدین! تو ہمارے دین کا معین (مددگار) ہے ہم نے تجھے ہندوستان کی ولایت عطا کی، اجمیر جا! تیرے وجود سے بے دینی دور ہو گی اور اسلام کی رونق میں اضافہ ہو گا۔[2] خواجہ غریب نواز تو دربارِ نبی میں گئے تھے مگر وہاں سے ہند جانے کا حکم مل گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اب تک ہندوستان نہیں دیکھا تھا مگر آپ نے یہ بالکل نہیں سوچا کہ وہاں مجھے کون سپورٹ کرے گا؟ کس سے ملاقات ہو گی؟ کس کے گھر ٹھہروں گا؟ جیسے ہی پیارے آقا کا حکم ملا، آپ نے دین کی ترویج و اشاعت کے لئے ہند کا سفر اختیار کیا۔

1... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص510۔
2... ہند کا راجہ، ص75۔

خواجہ غریب نواز داتا کے حضور

ہمارے لئے ایک بڑی خوش آئند بات ہے یہ ایسی بات ہے جو دل میں خوشی داخل کرتی ہے، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے جہاں بڑے بڑے ملکوں کا سفر کیا۔ ثمرقند بھی گئے، بخارہ بھی گئے، بغدادِ مُعَلّٰی بھی گئے، غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات کی مگر خواجہ معین الدین چشتی جب لاہور آتے ہیں تو اللہ اکبر! داتا گنج بخش علی ہجویری کے روضے پر آتے ہیں ایک دن نہیں، 2 دن نہیں، ایک روایت کے مطابق چالیس دن تک خواجہ معین الدین چشتی داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں رہتے ہیں۔ وہاں مراقبہ کرتے ہیں، برکتیں لیتے ہیں۔ اے پاکستان والو! ہمارا سر فخر سے کیوں نہ بلند ہو کہ دنیا جسے خواجہ خواجگان کہتی ہے جب وہ پاکستان آتے ہیں، تو داتا حضور کے دربار میں جب چِلّہ کرتے ہیں اور پھر جاتے جاتے وہ بات کہہ جاتے ہیں جو آج بھی داتا حضور کے مزار پر روزانہ گنگنائی جاتی ہے۔[1]

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

یہ کسی اور نے شعر نہیں کہا بلکہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے یہ شعر فرمایا ہے۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا | ناقصاں پیرِ کامل کاملاں را رہنما

شعر کا مطلب: حضور داتا گنج بخش خزانے لُٹانے والے، عالَم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ پاک کے نور کے مظہر ہیں۔ آپ ناقصوں کے لئے پیرِ کامل اور جو پہلے سے ہی پیر ہیں جو

1... مرآۃ الاسرار، ص598۔

رہنماہیں داتا حضور ان کاملوں کے بھی راہنماہیں۔اللہ پاک نے ہمارے داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کو کتنا بڑا مرتبہ عطا فرمایا ہے ،داتا حضور سے فیض لینے کے بعد خواجہ غریب نواز ہندوستان جاتے ہیں۔

تبلیغ دین میں مشکلات

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جب ہندوستان میں تشریف لائے تو وہاں آپ کا کوئی استقبال نہیں ہوا بلکہ اُس وقت یہاں کے کافر بادشاہ نے معاذ اللہ ! آپ کو ستانے کی بہت کوشش کی، تبلیغ دین کی راہ میں روڑے بھی اٹکائے گئے، کبھی خواجہ صاحب کے لئے پانی بند کر دینے کی کوشش ہوئی، کبھی آپ کو ہند سے نکال دینے کی کوشش کی گئی، آپ جس جگہ تشریف رکھتے تھے، وہاں سے آپ کو اُٹھایا بھی گیا، مگر آپ نے ہمت نہ ہاری، استقامت کے ساتھ ، حُسنِ اخلاق کے ساتھ ، نرمی سے ، حکمت عملی سے دین کی تبلیغ فرماتے رہے،روکنے والے آپ کے مبارک مقصد کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کرتے رہے مگر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی استقامت کے سامنے کوئی رُکاوٹ رُکاوٹ نہ بنی اور آپ کی مسلسل کوششوں سے لوگ جُوق در جُوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے ، الحمدللہ !خواجہ غریب نواز نے 90لاکھ کافروں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا۔

خواجہ صاحب اور تالاب

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بیشک صاحب کرامت ولی ہیں آپ کی بہت ساری کرامتیں ہیں ان میں سے ایک کرامت سنادیتاہوں۔اجمیر شریف میں ایک مشہور تالاب **اناساگر** ہے،یہ بہت بڑا تالاب ہے،خواجہ صاحب کے مریدین نے تالاب دیکھا تو وہاں

طہارت کے لئے بیٹھ گئے ، غیر مسلموں نے شور مچادیا کہ ہمارے پانی کو مسلمان خراب کررہے ہیں، وہ حضرات لوٹ گئے اور جاکر سارا ماجرا خواجہ صاحب کو بتادیا۔ خواجہ صاحب نے مرید کو پیالہ دیا اور کہا: **اس کو تالاب سے بھر کر لے آؤ**۔ اناساگر تالاب نہیں لگتا بلکہ وہ نہر یا بہت بڑی جھیل لگتی ہے۔ اب سنئے آگئے کیا ہوا:

اس مرید نے جیسے ہی پیالہ تالاب میں ڈالا پورے کا پورا تالاب پیالے کے اندر آگیا۔ جھیل ایک دم خشک ہوگئی پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں بچا۔ لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہوگئے۔ لوگوں نے معافیاں مانگیں کہ ہمارا پانی واپس کردیں ۔[1] اللہ اکبر! بڑے بڑے ہی ہوتے ہیں ، آپ نے معاف کردیا، مرید سے کہا: جاؤ، جاکر پانی تالاب میں ڈال دو۔ جب پیالہ کا پانی واپس تالاب میں ڈالا تو اناساگر پھر پانی سے لبریز ہوگیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج اس واقعے کو 850 سال ہوگئے ہیں بتانے والے بتاتے ہیں اس کے بعد سے اناساگر کبھی نہیں سوکھا، جب خواجہ نے اس میں فیضان ڈالا تب سے اس میں پانی موجود ہے خواجہ صاحب کی ایسی بہت سے کرامتیں ہیں لوگ آپ کی کرامتیں، حسن اخلاق اور نرمی دیکھ کر مسلمان ہوتے گئے، کلمہ پڑھتے گئے اور دین پھیلتا چلا گیا۔

غریب نواز کی مبارک عادتیں

خواجہ غریب نواز کی کچھ عادتیں بیان کرنا چاہتا ہوں جس سے مجھے اور آپ کو سیکھنا ہے، اجتماع میں سب ہی غریب نواز کے چاہنے والے ہیں، چھٹی شریف منانے والے ہیں،

✿... خواجہ غریب نواز ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے حتّٰی کہ عشاء کے

1... خوفناک جادوگر، ص7۔

وضو سے نمازِ فجر ادا کرتے۔

✿... تلاوتِ قرآن سے اتنا شغف تھا کہ دن میں دو مرتبہ قرآنِ پاک ختم کیا کرتے، دورانِ سفر بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رہتی تھی۔[1]

خواجہ کے چاہنے والو! ہم بڑی نیازیں کھاتے ہیں، بڑے نعرے لگاتے ہیں یہ اچھی بات ہے مگر کیا فقط اولیائے کرام سے محبت یہی ہے کہ ہم نیاز پکالیں، ہم نعرے لگالیں ان کا عرس منالیں۔ خواجۂ خواجگان عشاء کے وضو سے فجر ادا کریں اور اولیاء کا چاہنے والا نہ عشاء ادا کرے نہ فجر ادا کرے۔ یہ کیسی اولیائے کرام سے محبت ہے؟ وہ دن میں روزانہ دو بار قرآن ختم کریں۔ اور آج ہماری اکثریت ایسی ہے جس کو قرآن پاک صحیح پڑھنا نہیں آتا پھر ختم کرنا تو دور کی بات ہے۔ آج چھوٹے چھوٹے بچے حافظ قرآن بن رہے ہیں اور ہم میں سے کئی وہ ہیں جن کے بال سفید ہو گئے مگر انہیں ابھی تک ٹھیک سے قرآن پڑھنا نہیں آیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! خود غور و فکر کرلیجئے کہ یہ کیسی زندگی ہے کہ قرآن پڑھنا ہی نہیں سیکھا؟ ہم سے حساب کتاب کروالیں، مارکیٹ کے بارے میں پوچھ لیں، ہمارے کاروبار کے بارے میں پوچھ لیں، دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ سیاست پر گفتگو کرواؤ تو رات چھوٹی پڑ جاتی ہے، اتنی باتیں آتی ہیں۔ ساری دنیا کے فارمولے پتہ ہیں کرکٹ ٹیم کا اسکور کیا ہے؟ فٹ بال ٹیم میں کون آگے جارہا ہے؟ ساری باتیں پتہ ہیں اگر نہیں سیکھا تو قرآن نہیں سیکھا اور اپنے آپ کو اولیاء کے چاہنے والا؟ خواجہ کا غلام، پنجتن کا غلام کہلواتے ہیں۔

1... مرآۃ الاسرار، ص595۔

امام حسین رضی اللہ عنہ سے کون محبت نہیں کرتا!!!!

تلاوت ہو تو ایسی ہو عبادت ہو تو ایسی ہو | سرِ شبیر تو نیزے پہ بھی قرآن سناتا ہے

امام حسین کا سرِ اقدس نیزے پہ تلاوت کرے اور آج ان کا غلام کہلانے والا تلاوت کرنا ہی نہ جانے اور جسے قرآنِ پاک پڑھنا آتا ہے وہ خود ہی غور فرمالیں کہ کتنے دن ہو گئے قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اپنا امتحان خود ہی لیجئے شاید فیس بک پر آدھا گھنٹہ پہلے آن لائن ہوئے ہوں گے ،واٹس ایپ پر شاید ابھی بھی آن لائن ہوں گے ،ایکس(ٹویٹر) بھی تھوڑی دیر پہلے چیک کیا ہو گا ،یہ سارے آن لائن روزانہ ہو رہے ہیں مگر قرآن پچھلے رمضان میں کھولا تھا اس کے بعد ٹائم ہی نہیں ملا۔

پیارے اسلامی بھائیو! میرے وہ اسلامی بھائی جو سارا سارا دن سوشل میڈیا پر گزارتے ہیں ۔ جہاں جہاں آن لائن ہوتے ہیں یاد رکھنا! جب ہم قبر میں جائیں گے تو ہمارے سب سوشل میڈیا کے اکاؤنٹس آف لائن ہو جائیں گے ، کبھی کسی مرحوم کا واٹس ایپ چیک کرنا ،جب سے انتقال ہوا ہو گا لکھا ہوا آجائے گا اتنے سال ہو گئے آن لائن نہیں ہوا ،اتنے سال ہو گئے اس کا فیس بک کا پیج آف لائن ہے کیونکہ بندہ چلا گیا جب ہم قبر میں جائیں گے تو سارے سافٹ ویئرز آف لائن ہو جائیں گے ۔ اگر قرآن کو ساتھ رکھا تو قرآن قبر میں بھی آن لائن ہو گا ، قرآن قبر میں بھی کام آئے گا۔ احادیث کا مضمون ہے قرآن رب سے شفاعت کرتا ہے اور اس کی شفاعت سنی جائے گی ۔[1] سورہ ملک کے بارے میں آتا ہے جو روزانہ رات سورہ ملک پڑھے تو یہ سورت قبر میں اس کی ساتھی بن

1...طبرانی، 10/198، حدیث:10450۔

جائے گی، عذاب سے اس کو بچائے گی۔[1]

خواجہ کے چاہنے والو! ہمارے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ دن میں دو بار قرآن شریف ختم کرتے تھے، ہم دن میں دو بار قرآن مجید دیکھ تو لیں، کیا ہمارے لئے یہ بھی ممکن نہیں ہے !!! آج چھوٹے چھوٹے بچوں کو صحیح قرآن پڑھنا آتا ہے، مدرسے میں پڑھنے والے بچوں کی قرآن پڑھتے پڑھتے صبح ہوتی ہے اور قرآن پڑھتے پڑھتے ان کی رات ہوتی ہے، جنہیں قرآن پڑھنا نہیں آتا وہ خود غور کریں کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں میں اللہ کا کلام نہیں پڑھ سکتا، مجھے اللہ کا کلام پڑھنا نہیں آتا اپنے بارے میں خوب غور کیجئے، بس! آج یہ نیت کرلیجئے کہ میں اس وقت تک بستر پر نہیں جاؤں گا جب تک میری آنکھ کچھ قرآن نہ دیکھ لے، میں اس وقت تک بستر پر نہیں جاؤں گا جب تک میرے کان کچھ قرآن نہ سن لیں۔ میری زبان کچھ قرآن شریف کی تلاوت نہ کرلے۔

میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کمال کی ہستی ہیں، اتنا آسان فارمولا دیدیا ہے "نیک اعمال کے رسالے" میں فرماتے ہیں: کیا آپ نے آج کم از کم قرآن پاک کی تین آیتوں کی تلاوت، اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ لی؟ 24 گھنٹوں میں 3 آیتیں پڑھنے کا ٹائم نہیں ہے، نیت کیجئے ان شاء اللہ روزانہ قرآن پاک پڑھیں گے، ان شاءاللہ آج کے بعد کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔

پڑوسی کا خیال

خواجہ غریب نواز پڑوسیوں کا خیال رکھتے تھے، آپ کے بارے میں آتا ہے کہ جب

1... ترمذی، 4/408، حدیث: 2900۔

آپ کے کسی پڑوسی کا انتقال ہوتا تو جنازے کے ساتھ جاتے، تدفین کے بعد جب لوگ واپس آجاتے تو آپ تنہا قبر پر بیٹھ جاتے، اس کے لیے استغفار کرتے، نجات کی دعا کرتے، اُن کے اہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے، تسلی دیتے تھے[1] یہ خواجہ خواجگان کا انداز تھا۔

اور آج پڑوسیوں کے ساتھ ہمارا کیا انداز ہے؟ آپ کو پتہ ہے اسلام میں پڑوسیوں کی کتنی اہمیت ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: خَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ[2] یعنی اللہ پاک کے نزدیک سب سے بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کے لیے زیادہ بہتر ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! سوچئے! کیا آج ہمارا پڑوسی ہم سے راضی ہے؟ شاید بہت سے لوگوں کو پڑوسیوں کا نام بھی نہیں پتہ ہو گا، معلوم ہی نہیں پڑوس میں کون رہتا ہے، کبھی کبھی کوئی ملتا ہے کہتا ہے میں آپ کے پڑوس میں رہتا ہوں۔ اچھا آپ بھی رہتے ہیں، کئی سال ہو گئے چہرہ ہی نہیں دیکھا۔ پتہ ہی نہیں ہے اور نجانے کتنے پڑوسی ہم سے تکلیف میں ہوں گے۔ یاد رکھئے! پڑوسی ناراض تو رب ناراض۔ حدیث پاک میں ہے: نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو تکلیف دی بیشک اُس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اُس نے اللہ پاک کو ایذا دی نیز جس نے اپنے پڑوسی سے جھگڑا کیا اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور جس نے مجھ سے لڑائی کی بے شک اس نے اللہ پاک سے لڑائی کی۔[3]

1... معین الارواح، ص188۔
2... ترمذی، 3/379، حدیث:1951۔
3... الترغیب والترہیب، 3/286، حدیث:3907۔

www.dawateislami.net

پڑوسی جنت یا دوزخ کا سبب

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی: حضور! ایک عورت ہے بہت صدقہ و خیرات کرتی ہے، نفلی روزے بھی رکھتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زَبان سے تکلیف پہنچاتی ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں ہے۔ انہوں نے عرض کی: حضور! ایک عورت ہے زیادہ صدقہ و خیرات نہیں کرتی، نفلی نمازیں بھی زیادہ نہیں پڑھتی مگر اپنی زَبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی، فرمایا: وہ جنّت میں ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں غور و فکر کرنا ہوگا کہ ہمارے پڑوسی ہم سے راضی ہے یا نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ پڑوسی ناراض ہوں اور رب بھی ناراض ہو جائے، ہم خواجہ غریب نواز کے چاہنے والے ہیں، خواجہ صاحب کی سیرت کا ایک اور مدنی پھول آپ کی طرف پیش کر رہا ہوں کہ اپنے پڑوسیوں کو خوش رکھئے۔ روایت میں آتا ہے: سالن بناؤ تو اس میں شوربہ زیادہ کر لو تاکہ پڑوسیوں کو دے سکو۔[2]

پڑوسیوں کا خیال کیجئے

اگر آپ کبھی اچھا اور مہنگا کھانا کھاتے ہیں تو پڑوسیوں کو بھجوادیا کریں اور اگر آپ نہیں بھجوا سکتے تو اس کا کچرا، تھیلیاں اور ڈبے گھر کے باہر مت رکھا کریں کہ کہیں پڑوسی کا بچہ اپنے ماں باپ کو یہ نہ بول دے، ابو جان! برابر میں برگر آیا ہے، برابر والوں نے آج پیزہ کھایا

1… مسند احمد، 3/441، حدیث: 9681۔
2… مسلم، ص1413، حدیث: 2625۔

ہے ،انہوں نے اتنا مہنگا فروٹ منگوایا ہے ہمیں بھی منگوا کر دو اور کہیں اس کے بچے رات روتے میں نہ گزار دیں، حسرت میں نہ گزار دیں، برائے کرم ایسا کام مت کیجئے گا۔

اسلام میں پڑوسیوں کی بہت اہمیت ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما بیان فرماتے ہیں : نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتی کہ ہمیں خدشہ ہوا کہ کہیں پڑوسی کو وارث نہ بنادیں۔[1] اسلام میں پڑوسی کا اتنا حق ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں آئے ہیں تو یہ سیکھ کر جائیں کہ ہم اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھیں گے خود بھی غور کرلیں کہ میرے دائیں کون رہتا ہے بائیں گھر کون سے ہیں، ان سے رابطہ کیجئے سلام ودعا کیجئے، ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ بسا اوقات ہم گاڑی یا بائیک ایسے پارک کرتے ہیں کہ پڑوسی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کچرے کی تھیلی اٹھا کر پڑوسی کے آگے ڈال دیتے ہیں۔ ہم یا ہمارے بچے اونچی آواز میں ٹی وی چلا کر اتنا شور کرتے ہیں کہ پڑوسی کی نیند خراب کر دیتے ہیں، پڑوسی ہر بات پر ہم سے شکایت کرنے نہیں آئے گا، ہمیں خود ہی اپنے پڑوسی کا خیال کرنا ہو گا اگر اسے تکلیف ہوئی تو ہم رب کی بارگاہ میں کیا جواب دیں گے؟ ہمارا اسلام بہت ہی پیارا مذہب ہے آج ہمارے پڑوس میں عام طور پر مسلمان رہتے ہیں ہمارے اسلاف تو وہ تھے جن کے پڑوسی کافر بھی ہوتے تھے مگر وہ غیر مسلم ہمارے اسلاف کے حسن اخلاق کی وجہ سے مسلمان ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ

1...ترمذی، 3/379، حدیث:1949۔

پڑوسی مسلمان ہو گیا

حضرت مالک بن دینار رحمۃُ اللہ علیہ کا ایک پڑوسی یہودی تھا، اس نے جان بوجھ کر ایک پرنالہ بنایا اور روزانہ اپنے گھر سے گندگی حضرت مالک بن دینار کے گھر میں پھینکتا تھا۔ ایک دن، دو دن، تین دن کوئی لڑائی نہیں، کوئی جواب نہیں۔ اس یہودی کو خود ہی فکر ہو گئی کہ برابر میں بڑے عالم صاحب رہتے ہیں جھگڑا ہی نہیں کرتے۔ ایک دن وہ خود ہی پہنچ گیا دروازہ کھٹکھٹایا، کہتا ہے: حضور! میں روز آپ کے گھر میں گندگی پھینکتا ہوں آپ کو برا نہیں لگتا؟ آپ کو غصہ نہیں آتا؟ فرمایا: غصہ تو آتا ہے لیکن ہمارے قرآن اور نبی نے سکھایا ہے کہ جو لوگ غصہ پر قابو پالیتے ہیں نہ صرف ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بلکہ انہیں ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ اکبر! وہ یہودی کہتا ہے کہ حضور میں نے جو گندگی پھینکی اسے بعد میں دھوئیے گا پہلے میرے دل کی گندگی کو دھوئیے، کلمہ پڑھائیے اور مسلمان کر دیجئے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! سچ سچ بتائیے! اگر میرے اور آپ کے پڑوس میں کوئی غیر مسلم رہتا ہو کیا وہ ہمارے اخلاق کی وجہ سے مسلمان ہو جائے گا؟ ہماری وجہ سے تو اپنے مسلمان بھائی پریشان ہیں حالانکہ مسلمان تو مسلمان کا خیر خواہ ہوتا ہے، آج سیرتِ خواجہ صاحب سے یہ مدنی پھول لے کر جائیے کہ ان شاءاللہ پڑوسیوں کے حقوق ادا کریں گے۔

راز فاش نہیں کرتے

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اپنے پیر و مرشد

1...تذکرۃُ الاولیا، ص 51۔

خواجہ غریب نواز کی صحبت میں کئی سال رہا مگر کبھی آپ کی زبان سے کسی کا راز فاش کرتے نہیں دیکھا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمارا حال کیا ہے، ہمیں تو بس کسی کا عیب معلوم ہو جائے فوراً میسج اور واٹس ایپ کر دیتے ہیں کہ فلاں کے ساتھ یہ مسئلہ ہو گیا، اس کے گھر میں یہ ہو گیا، اس کا کاروبار خراب ہو گیا، وہ بدنام ہو گیا، توبہ توبہ مسلمان ایسا ہوتا ہے؟ آئیے! میں بتاتا ہوں ہمارا اسلام کیا کہتا ہے؟ حدیث پاک میں ہے:

خود کو رسوائی سے بچائیے

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ پاک قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا اللہ اس کا راز ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں بھی رسوا ہو جائے گا۔[2]

لوگوں کے عیب ڈھونڈنے والو! بس کسی طرح بدنام ہو جائے، کسی طرح اس کی بات دوسروں تک پہنچ جائے، تحقیق کرنے کا بھی ٹائم نہیں ہے، جیسے ہی میسج آیا فوراً فارورڈ کر دیتے ہیں۔ یہ کیا ہو گیا ہے؟ مسلمان عیبوں کو چھپانے والا ہوتا ہے یاد رکھئے! جو کسی کے عیب کھولتا ہے عنقریب اس کے عیب بھی کھل جائیں گے۔ اب سوچئے! اگر میرے اور آپ کے وہ عیب کھل گئے جو ہم نے اکیلے میں غلطیاں کی ہیں اگر وہ لوگوں کو پتہ چل گئیں تو ہمیں کوئی منہ نہیں لگائے گا۔ اللہ نے ان عیبوں پر پردہ ڈالا ہے اور ہم لوگوں کے عیب

1 ... حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص 41۔
2 ... ابن ماجہ، 3/218، حدیث: 2544۔

Go To Index

کھولنے بیٹھے ہیں۔ ہمارے عیب کم ہیں جو دوسروں کے عیب تلاش کر رہے ہیں۔ سنئے! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیا فرماتے ہیں:

رب کی مدد پانے کا نسخہ

جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مصیبت دور کرے گا اللہ پاک قیامت میں اس کی مصیبت دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا رب کریم دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب چھپائے گا۔ اور اللہ پاک اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آج سے نیت کرلیجئے کہ اگر کسی کا عیب پتہ چل بھی گیا تب بھی کسی کو نہیں بتائیں گے، بالکل ڈھک دیجئے، چھپا دیجئے اور اللہ پاک سے دعا بھی کیجئے کہ یا اللہ! اس کا عیب تو مجھے پتہ چل گیا مالک کریم میرے عیب کسی کو پتہ نہ چلیں، اے اللہ! میں اس عیب کو آگے نہیں پہنچا رہا مگر اے ستار! تو میرے عیبوں کو چھپائے رکھنا، اگر میرے عیب کھل گئے تو میں منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہوں گا۔

آج کل لوگ دیدہ دلیری کے ساتھ دوسروں کے عیب اچھالتے ہیں، یاد رکھئے! تباہ ہو جائیں گے، بالخصوص نیوز والے اگر کوئی میرا صحافی بھائی بیٹھا ہے، نیوز کے لئے نہیں بلکہ آخرت کے لئے جینا سیکھئے، کل مرنے کے بعد رب کو کیا منہ دکھاؤ گے، بس لوگوں کے عیوب کی تلاش میں رہتے ہیں اور بغیر تحقیق کے نیوز بنا کر چلا دیتے ہیں، اگر نیوز کنفرم بھی ہو جائے تو کیا شرعی طور پر ہمارے پاس اس کی اجازت موجود ہے کہ آپ کسی ایک

1... مسلم، ص1447، حدیث:2699۔

www.dawateislami.net

مسلمان کے گھر کا عیب دنیا بھر کو بتائیں گے؟ سوچئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہو جائے۔ اللہ پاک ہماری عزتوں کو سلامت رکھے، ہمیں زوالِ نعمت سے بچائے۔

اقوالِ خواجہ

خواجہ غریب نواز کے حوالے سے بہت سی باتیں ہیں، بس آخر میں آپ کا ایک کمال قول جو واقعی سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے، ہم نے اس قول کو یاد بھی کرنا اور ان شاء اللہ اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں: خدا کے دوست میں 3 خوبیاں ہوتی ہیں: **سخاوت دریا جیسی، شفقت آفتاب جیسی اور عاجزی زمین جیسی۔**[1] اس قول کو سمجھ لیں گے تو پھر مزے کو بھی مزہ آجائے گا۔

سخاوت دریا جیسی

جب محبت دینی ہے، پیار دینا ہے یا صدقہ و خیرات دینا ہے تو صرف اپنوں کو نہیں بلکہ دریا کی طرح دیں، دریا تمام پانی کو اپنے اندر لے لیتا ہے، بارش کے پانی کو بھی اپنے اندر لے لیتا ہے اور اپنے ساتھ سب کو لے کر چلتا ہے تو ان شاء اللہ ہم نے بھی جب محبت دینی ہے، سلام کرنا ہے، پیار دینا ہے کوئی چیز بانٹنی ہے سخاوت کرنی ہے تو پھر دریا کی طرح دل کر لیجئے۔

شفقت سورج جیسی

سورج کیا کرتا ہے؟ کبھی ایسا تو نہیں ہوتا کہ سورج مسلمان کو دھوپ دیتا ہے، روشنی دیتا ہے غیر مسلموں کو نہیں دیتا، کھیتوں کو دیتا ہے پہاڑوں کو نہیں دیتا، بلکہ سب کو یکساں سورج کی کرنیں ملتی ہیں۔ بہت بڑے انداز سے شفقت ہوتی ہے۔ سورج سب کو روشنی

1...خوفناک جادوگر، ص25۔

دیتا ہے ان شاءاللہ تو ہم بھی سب کو محبت اور پیار دیں گے اپنے جاننے والوں کو بھی دیں اور جس مسلمان کو نہیں جانتے اس سے بھی پیار سے ملیں گے۔

عاجزی زمین جیسی

ابھی ہم زمین پر بیٹھے ہیں، ہمارے پاؤں تلے زمین ہے، زمین بچھی ہوئی رہتی ہے لوگ اس کے اوپر چلتے ہیں، اگر ہم واقعی اپنے آپ کو زمین کی طرح بنالیں گے تو اللہ پاک ہمیں بلندی عطا کرے گا۔ کیونکہ

دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

آپ پوری دنیا میں دیکھ لیجئے جو لوگ عاجزی کے پیکر ہیں وہ سب کے سروں کے تاج بنے ہوئے ہیں، جو تکبر کرتا ہے، اکڑفوں دکھاتا ہے اُس سے دنیا میں عزت نہیں ملتی ہے۔ اللہ کرے خواجہ غریبِ نواز کا یہ قول یاد ہو جائے کہ **سخاوت دریا جیسی، شفقت سورج جیسی اور عاجزی زمین جیسی**۔ یہ اللہ کے دوست کی تین علامتیں ہیں اللہ پاک مجھے اور آپ کو اِن علامتوں، اِن خصلتوں والا بنادے۔

وصال

خواجہ غریب نواز نے 6 رجب المرجب کو دنیا سے پردہ فرمایا۔ جب آپ نے دنیا سے پردہ فرمایا تو آپ کی پیشانی پر لکھا تھا: حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ اللہ کا حبیب اللہ کی محبت میں دنیا سے گیا۔ (1)

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی | جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص 521۔

اللہ پاک تربتِ غریب نواز پر کروڑوں رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اور ہمیں بھی فیضانِ غریب نواز نصیب فرمائے۔

رجب المرجب کے فضائل

ہمارے درمیان بڑا ہی مبارک مہینہ رجب المرجب ہے اس میں خوب نیکیاں کرنی ہیں۔ اس مہینے کے بہت زیادہ فضائل ہیں چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک نورانی پہاڑ کے پاس سے ہوا تو آپ نے دعا کی: یااللہ! اس پہاڑ کو قوتِ گویائی عطا کر دے، وہ پہاڑ بولنے لگ گیا کہتا ہے یاروح اللہ! آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنے بارے میں بیان کرو، پہاڑ کہتا ہے: میرے اندر اللہ کا ایک نیک بندہ رہتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی: یااللہ! اس پہاڑ کے اندر جو رہتا ہے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ پہاڑ شق ہوا ایک بڑے نورانی چہرے والے بزرگ آئے انہوں نے عرض کی کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں، اُس دور سے اِس پہاڑ میں ہوں اور اللہ سے میں نے دعا کی ہوئی ہے کہ مجھے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک دور تک زندہ رکھنا میں ان کی بھی زیارت کروں اور ان کا امتی بننے کا شرف حاصل کروں۔ الحمدللہ! میں اس پہاڑ میں 600 سال سے عبادت کر رہا ہوں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کی یا اللہ! کیا روئے زمین پر کوئی بندہ اس شخص سے بھی زیادہ تیرے نزدیک محترم اور بزرگ ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! سنئے! اللہ پاک فرماتا ہے اے عیسیٰ! امتِ محمدی میں سے جو ماہِ رجب کا ایک روزہ رکھ لے وہ میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ عزت والا ہے۔[1] اللہ پاک

1... کفن کی واپسی، ص14۔

کی پیارے نبی کے صدقے میں ہم پر کتنی مہربانی ہے۔ انہوں نے 600 سال پہاڑ میں عبادت کی اور آقا کا امتی رجب کا ایک روزہ رکھ لے اس کی عبادتوں سے آگے بڑھ جاتا ہے۔

پریشانی دور کیجئے

اپنے بیان کو اختتام کی طرف لا رہا ہوں، ہم نے رجب میں یہ کام بھی کرنا ہے اس کی بہت فضیلت ہے، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے: جو ماہِ رَجَب میں کسی مسلمان کی پریشانی دور کرے تو اللہ پاک اُس کو جنت میں ایک ایسا محل عطا فرمائے گا جو حدِّ نظر تک وسیع ہو گا۔ تم رجَب کا اکرام کرو اللہ پاک تمہارا ہزار کرامتوں کے ساتھ اِکرام فرمائے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! رجب کا مہینہ گناہ کرنے لئے نہیں ہے، اگر مسجد سے ناطہ ٹوٹ گیا تھا، عبادت سے دور ہو گئے تھے بس! اب آجائیے، آج کا اجتماع ہماری زندگی کی تبدیلی کا سبب بن جائے۔ اب رجب، شعبان رمضان بس اللہ کی عبادت میں گزاریئے۔ خوب عبادت کیجئے، روزے رکھئے، توبہ کیجئے اور کسی پریشان کو ڈھونڈ لیجئے۔ جیسے آپ نے سنا کہ جو رجب میں کسی کی پریشانی دور کرے گا اسے جنت میں محل ملے گا۔ اب ہمیں غور کرنا ہے کہ ہمارے ملازمین، پڑوسی، رشتہ داروں، دوستوں میں سے کوئی غریب پریشان تو نہیں ہے ہر کوئی نہیں کہتا کہ میں پریشان ہوں، نہ ہی پریشان شخص بتاتا ہے بلکہ بتانا بھی نہیں چاہیے کیونکہ

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

1...غُنیۃ الطّالبین، 1/324، معجم السفر للسلفی، ص419، رقم:1421۔

غلط فہمی دور کرلیجئے

اگر ہمیں جنت میں گھر چاہیے تو ڈھونڈیئے۔کوئی پریشان ہے تو میں اس کی پریشانی دور کروں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ پریشانی پیسوں سے ہی دور ہوتی ہے، یہ بھی غلط فہمی ہے۔ ہر پریشانی پیسوں سے دور نہیں ہوتی۔ اگر پیسے پریشانی دور کر دیتے تو کوئی امیر پریشان نہیں ہوتا۔ امیر دولت خرچ کرتا اور اپنی پریشانی دور کرلیتا۔ پیسہ ہی حل نہیں ہے۔ کچھ لوگوں کو صرف حوصلہ چاہیے ہوتا ہے، ہمت کی تلاش میں ہوتے ہیں، پیار سے دو میٹھے بول لیجئے۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، کوئی کام ہو تو مجھے بتانا۔ گھبرانا نہیں میں تمہارا بھائی ہوں۔ ارے بعض اوقات چند جملے مرہم کا کام کر دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں ناں:

شَربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لُطف سے

شربت نہیں بھی دیں مگر میٹھی بات تو کرلیجئے۔

شَربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لُطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شُکَر کی ہے

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں میٹھا بولنا بھی نہیں آتا ہے۔ مسکرا کر ہمت دلانا بھی نہیں آتی۔ نیت کرلیجئے کہ ہمیں کسی بھی طرح سے مسلمان کی مدد کرنی ہے جو مال سے مدد کر سکتے ہیں وہ مال سے مدد کریں جو اپنے الفاظ سے مدد کرسکتے ہیں وہ الفاظ سے کریں۔ کیا خوبصورت حدیث ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھے اور آپ کو ہم سبھی کو ان لوگوں کو شامل فرمادے۔

عذاب سے محفوظ لوگ

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ پاک نے لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ سبحان اللہ! وہ کیسے لوگ ہوں گے اور حقیقت میں ایسے لوگ نظر بھی آتے ہیں بلکہ کچھ لوگوں کا کام ہی یہ ہوتا ہے لوگ باقاعدہ انہیں فون کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ میں پھنس گیا ہوں، پریشان ہوں وہ کہتے ہیں بس **میں ابھی آیا، میں حاضر، لبیک**، وہ لوگوں کے لئے کھڑے رہتے ہیں۔ ان کی شخصیت دیکھ کر مزہ آجاتا ہے، بظاہر کوئی بڑے عالم دین یا بہت بڑا نام نہیں ہوتا مگر ان کا کام مخلوق خدا کی مدد کرنا ہوتا ہے۔ سنئے! نبی پاک فرماتے ہیں: اللہ پاک کی ایک مخلوق ایسی ہے جسے اللہ پاک نے لوگوں کی حاجات پوری کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ لوگ حاجت کے وقت ان کی طرف رجوع کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو کل قیامت کے دن اللہ کریم کے عذاب سے محفوظ ہوں گے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مدد کرنے کا موقع ملے تو پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے، اللہ پاک نے جتنا دیا ہے اس میں سے مدد کرنے کی کوشش کیجئے، میں ایک مثال دیتا ہوں، اجتماع میں کئی اسلامی بھائی موجود ہیں سب نیت کرلیجئے کہ میں کسی ایک مسلمان کی مدد کروں گا، کتنے لوگوں کا بھلا ہو جائے گا، کوئی ایک رشتہ دار ڈھونڈ لیجئے، کوئی ایک پڑوسی کو تلاش کرلیجئے، کوئی ملازم یا دوست کی مدد کردیں، اگر وہ پریشان ہے اور آپ اس کی مدد کرسکتے ہوں تو مدد کردیجئے اور اس نیت سے مدد کیجئے کہ یااللہ! میں اس کی مدد کررہا ہوں تو

1... معجم کبیر، 13/274، حدیث:13334۔

قیامت کے دن میری مدد کرنا، مجھے محشر کی سختیوں سے بچا کر جنت میں داخل کر دینا۔بیڑا پار ہو جائے گا اللہ مجھے اور آپ کو مسلمانوں کا خیر خواہ بنا دے۔رجب کے مہینے کی خوب برکتیں لوٹنا نصیب فرمائے، اس مہینے میں ہم سب کو گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

دعوت اسلامی اور مدرسۃ المدینہ

یہ آپ کی دعوتِ اسلامی ہے جو اس انداز میں ہماری آخرت کی یاد دلاتی ہے، فیضان اولیاء عطا کرتی ہے، بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک کے حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دے رہی ہے، لاکھوں بچے زیر تعلیم ہیں، **5لاکھ** سے زائد بچے نورِ قرآن سے منور ہو چکے ہیں۔ **3لاکھ سے زائد** بچوں اور بچیوں کو مفت پڑھانا، ہزاروں تو ٹیچر ہیں۔ آپ کی دعوتِ اسلامی امت کو **1لاکھ 23ہزار** سے زائد حافظ قرآن دے چکی ہے[1] اگر دعوت اسلامی صرف اپنے حفاظ کا اجتماع کرے تو اسے بہت بڑے میدان کی ضرورت ہو گی۔بتانے کا صرف اتنا سا مقصد ہے کہ قرآن کی اتنی بڑی خدمت دعوت اسلامی کر رہی ہے اور یہ دعوت اسلامی کا ایک شعبہ ہے۔ابھی بقیہ 80 شعبوں کی تو بات ہی نہیں کی۔

جامعۃ المدینہ (عالم بنانے والا ادارہ)

دعوت اسلامی کا ایک شعبہ جامعۃ المدینہ ہے جس میں علماء بنائے جاتے ہیں۔ آپ کو جان کر خوشی ہو گی کہ اس وقت دعوت اسلامی کے دنیا بھر میں **1400 سے زیادہ جامعۃ المدینہ** موجود ہیں۔ مہنگائی کے اس دور میں ایک گھر چلانا مشکل ہو گیا ہے۔ مگر آپ کی دعوت اسلامی ایک، دو نہیں بلکہ 1400 سے زائد جامعۃ المدینہ ملک اور بیرون ملک چلا رہی

1...یہ معلومات ستمبر 2024 کی ہے۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری۔

ہے، جن میں پڑھنے والوں کی تعداد **1 لاکھ 30 ہزار** سے زائد ہے[1] جہاں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عالم اور عالمہ بن رہے ہیں اور یہ سب مفت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ابھی صرف 2 شعبوں کی بات ہوئی ہے مزید شعبوں پر بات کرنے جاؤں تو شاید رات کم پڑ جائے۔

مدنی چینل

دعوتِ اسلامی کا ایک اور شعبہ بیان کر دیتا ہوں کیونکہ آپ سب اسے جانتے ہیں اور اس سے بڑی محبت کرتے ہیں تقریباً سب کے گھروں میں موجود ہے، جس کا نام **مدنی چینل** ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا چینل ہے جسے دیکھ کر غیر مسلم مسلمان ہو جاتا ہو، شرابی شراب چھوڑ دیتا ہو، ماں باپ کا نافرمان فرمانبردار بن جاتا ہو، بے پردہ خاتون دیکھے تو باپردہ بن جاتی ہو، جسے دیکھ کر خوفِ خدا میں آنسو بہتے ہوں۔ میڈیا کی تاریخ میں ایسا کوئی چینل نہیں تھا جسے ایک مذہبی تحریک نے شروع کیا۔ یقین کیجئے ہمارا کوئی تجربہ بھی نہیں تھا مگر آج کمال دیکھئے، الحمد للہ! ہمارے پاس دنیا کے بہت سارے ممالک کی ریٹنگز موجود ہیں کہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ اگر کوئی مذہبی چینل دیکھا جاتا ہے تو وہ مدنی چینل ہے۔

ایک سیکنڈ کا اشتہار نہیں ہے، کوئی میوزک نہیں، 100 فیصد اسلامی چینل ہے، لوگ ہمیں اشتہار چلانے کا مشورہ دیتے ہیں، اگر ہم اشتہار چلاتے اور اسی دوران آپ مدنی چینل لگاتے، اشتہار دیکھنے کے بعد آپ کسی اور چینل پر چلے جاتے، ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا مسلمان بھائی مدنی چینل سے پیچھے ہٹے، کوئی 5 منٹ بھی مدنی چینل دیکھے تو اس 5 منٹ میں بھی کوئی سنت سیکھ لے، کوئی دین کی بات سیکھ لے۔ اِدھر اُدھر گناہوں والے چینل پر نہ

1…یہ معلومات نومبر 2024 کی ہے۔ سگِ عطار عبد الحبیب عطاری۔

جائے مگر آپ جانتے ہیں کہ ایک چینل چلانا کتنا بڑا اخرچہ ہے مگر دعوت اسلامی تین زبانوں میں مدنی چینل چلارہی ہے، انگریزی ملکوں سے ڈیمانڈ آئی کہ اردو سے کیا ہو گا ہمارے بچے تو اردو نہیں جانتے ہم پکڑ پکڑ کر بٹھاتے ہیں پھر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں الحمدللہ دنیا بھر میں پیغام پہنچانے کیلیۓ انگلش مدنی چینل شروع کیا۔ پھر بنگلہ دیش سے ڈیمانڈ آئی کہ ہماری قوم بھی دیکھنا چاہتی ہے مگر وہ اردو صحیح نہیں سمجھتے بنگلہ چینل شروع کیا۔

کڈز مدنی چینل

بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دعوت اسلامی نے بچوں کے لئے کڈز مدنی چینل شروع کیا ہے ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں دیگر چینلز پر کارٹونز، بچوں کے گیمز اور پروگرامز کے نام پر جس طرح بچوں کو برباد کیا جارہا ہے ان کے ذہنوں میں جس طرح کافروں کی رسمیں اور باتیں ڈالی جارہی ہیں بولتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو بچانا ہے۔ کڈز مدنی چینل کے ذریعے ہمارے بچے خدا اور سول کی باتیں کرنے لگ گئے، بہت سی دعائیں یاد ہو گئی، اخلاقیات سیکھ لی ہیں۔

یہ سب چیزیں بہت زیادہ خرچہ مانگتی ہیں ہم خرچے کو سوچیں یا امت کا جو حال برباد کیا جارہا ہے اس کو سوچیں، اسکول و کالجز کے ذریعے جو بے حیائی سکھائی جارہی ہے، بچوں کو کس طرح دین سے دور کیا جارہا ہے مجبوراً ہمیں اس میدان میں بھی آنا پڑا۔ آج دعوت اسلامی نے اپنا اسکول، کالج اور یونیورسٹی شروع کر دی ہے۔ 80 سے زائد شعبہ جات ہیں، بیان کرتے کرتے پوری رات گزر جائے گی۔

دعوت اسلامی کا ساتھ دیجئے

دعوت اسلامی کی یہ چند دینی خدمات آپ کے سامنے پیش کی ہیں یہ صرف پاکستان کی ہیں ورنہ دعوت اسلامی بیرون ملک بھی دین کی خدمت کر رہی ہے نجانے کتنی غیر مسلموں کی عبادت گاہیں خرید کرا نہیں مسجد میں تبدیل کر دیا ہے، کتنے شراب خانے خرید کر وہاں مساجد بنادیں ہیں، اسی طرح جوئے کے اڈے مسجد اور مدرسوں میں تبدیل کر دیئے بلکہ یہ دعوت اسلامی کا کارنامہ ہے کہ غیر مسلم عالم کہلانے والے کو دعوت اسلامی کا پیغام پہنچایا وہ مسلمان ہو گئے، توبہ کی، پہلے وہ کفر کی تبلیغ کرتے تھے اور آج الحمدللہ دین اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو | اُجالا ہی اُجالا کر دیا دیکھو

یہ سفر ابھی جاری ہے، ہمیں ابھی بہت آگے تک جانا ہے، آیئے! آپ سب دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، ہمیں پہلے آپ کی ضرورت ہے، آپ کے تعاون اور چندے کی بعد میں ضرورت ہے۔ دعوت اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کیجئے، قافلوں میں سفر کیجئے، اپنی کوششوں سے دین کو پھیلایئے، خواجہ غریبِ نواز نے اپنا وطن چھوڑا تھا۔ آپ 3 دن، 12 دن، 30 دن کے قافلوں میں سفر کیجئے اور جب صدقہ خیرات دینے کی باری آئے، جب زکوٰۃ دینے کا جی چاہے تو یہ دیکھنا کہ وہ کونسی تحریک ہے جو ساری دنیا میں دین کے پرچم کو، نبی پاک کے عشق کے پرچم کو بلند کر رہی ہے۔

مسجد کا تحفہ دیجئے

آپ کے رشتے دار اگر دنیا سے چلے گئے ہیں جس کے ماں باپ نہیں ہیں۔ دادا دادی،

نانا نانی نہیں ہیں اور اللہ پاک نے نوازا ہے تو میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں دعوتِ اسلامی والوں سے رابطہ کیجئے اور انہیں بتائیے کہ میں اپنے مرحومین کو ایک مسجد کا تحفہ دینا چاہتا ہوں حدیثِ پاک میں ہے: جو اللہ کے لیے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔[1] ہمارے ماں باپ نے ہمیں گھر دیا، ہمیں انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا اگر وہ قبر میں ہیں تو انہیں آج جنت میں گھر کا تحفہ دیں، ان کے نام کی مسجد بنائیں۔ آپ کو جان کر خوشی ہوگی دعوتِ اسلامی سالانہ 600 سے زیادہ مسجدیں بنا رہی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنی دعوتِ اسلامی کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے ”یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس“ پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

1...بخاری، 1/171، حدیث:450۔

Go To Index

21مارچ2019 ٹھٹہ، پاکستان

تین عظیم ہستیاں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... مشکل کشا ہمارا نبی

✿... رجب اور اسلام کی عظیم ہستیاں

✿... عاجزی اور نرمی اختیار کیجئے

✿... امیر معاویہ کی بردباری

✿... رحم چاہیے تو رحم کیجئے

✿... اماموں کے امام جعفر صادق

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

مدینہ کے تاجدار، ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً[1] قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہو گا یعنی قیامت کے دن نبی پاک کے قریب ہونے کا نسخہ اور فارمولا یہ ہے کہ دنیا میں کثرت سے درود پاک پڑھیں گے تو قیامت کے دن نبی پاک کا ساتھ نصیب ہو جائے گا۔

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ رہے گا اور پیارے آقا کی ہمراہی کا طریقہ کیا ہے؟ مفتی احمد یار خان فرماتے ہیں: حضور کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جَنّت کے دُولہا ملتے ہیں۔[2]

1...ترمذی، 1/144، حدیث:484۔
2...مرآۃ المناجیح، 2/100۔

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضاؔ
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

مشکل کشا ہمارا نبی

قیامت کا دن آرام کا دن نہیں ہے، قیامت کا دن مشکل کا دن ہے، قیامت کا دن پریشانیوں کا دن ہے، حساب کا دن ہے۔ اسے **یومُ الدین** کہا گیا ہے، اُس دن فیصلہ ہو جائے گا کہ کس نے جنت میں جانا ہے کس نے دوزخ میں جانا ہے۔ اُس دن زمین تانبے کی ہو گی، سورج ایک میل پر ہو گا، گرمی سے لوگوں کا برا حال ہو گا۔ اُس دن حساب و کتاب بھی ہو گا، پیاس بھی لگی ہو گی، اتنے مشکل دن میں بھی کون آرام سے ہو گا؟ وہ جو نبی پاک کے ساتھ ہو گا، جس پر آقا مہربان ہوں گے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جس کی شفاعت کریں گے، تو وہ خوش نصیب کون ہو گا؟ آقا خود فرمارہے ہیں: جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پڑھے ہوں گے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا، تو آپ اور میں اپنی عادت بنائیں۔ چلتے، پھرتے، اُٹھتے، بیٹھتے، زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھتے رہیں تاکہ بروزِ قیامت نبی پاک کا ساتھ نصیب ہو جائے کیونکہ اُس دن کی مشکل آسان نہیں ہو گی۔ اُس دن کی مشکل بڑی مشکل ہو گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ملک میں کتنی گرمی پڑتی ہے؟ 40ڈگری، 50 ڈگری، زیادہ سے زیادہ 55ڈگری، ابھی سورج لاکھوں میل دور ہے مگر قیامت کے دن سورج ایک میل پر ہو گا، تانبے کی زمین ہو گی، اس دن کی گرمی کیسے برداشت کریں گے؟ اس دن پیاس کیسے برداشت کریں گے؟ اِدھر پیاس لگتی ہے تو ہم پانی پی لیتے ہیں، گرمی کے

دنوں میں بار بار پیاس لگتی ہے اور ہم بار بار پانی پی لیتے ہیں، سوچئے! قیامت کی گرمی میں کتنی بار پانی پینا پڑے گا مگر اس دن پیارے آقا اپنے غلاموں کو اپنے ہاتھوں سے جامِ کوثر عطا فرمائیں گے، جامِ کوثر کیسا ہوگا؟ حدیث کے الفاظ ہیں: مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا[1] یہ وہ شربت ہوگا جسے ایک بار کوئی پی لے اُسے پھر کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی۔

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا | پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

ان شاء اللہ! سرکار کی عطا سے ہم پئیں گے، ان شاء اللہ! سرکار کے کرم سے ہمارے سب کام صحیح ہو جائیں گے۔

رجب اور اسلام کی عظیم ہستیاں

رجب المرجب کمال کا مہینہ ہے کیونکہ اسے اللہ پاک کا مہینہ کہا جاتا ہے، جہاں یہ عبادت و ریاضت کا مہینہ ہے وہیں اس مبارک مہینے میں عظیم ہستیوں کے دن بھی آتے ہیں:

1 ✿... 6رجب خواجۂ خواجگان، خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہ علیہ کا دن منایا جاتا ہے آپ وہ عظیم ہستی ہیں جن کے ہاتھ پر ہندوستان میں 90لاکھ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔

2 ✿... 15رجب امام جعفر صادق رحمۃُ اللہ علیہ کا دن ہے۔

3 ✿... 22رجب جلیل القدر جنتی صحابی، کاتبِ وحی حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کا دن ہے۔

1... ترمذی، 4/202، حدیث: 2452۔

4✿...ان 3 بزرگوں کے ایام کے بعد معراج النبی کی رات آتی ہے، یہ وہ رات ہے جس میں عشاق جھوم جھوم کر کہتے ہیں:

شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

گویا پورا مہینہ ہمیں بزرگوں کی یاد دلاتا ہے، اس میں کتنی خوبصورت یادیں ہیں، اللہ کریم ہمیں اس مہینے کی برکتیں نصیب فرمائے۔ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہ علیہ کا ذکرِ خیر سننے سے پہلے آپ کے جدِ اعلیٰ کا تذکرہ کرتے ہیں، اس مبارک ہستی کا ذکر کرتے ہیں جن کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے جن کے القابات کثیر ہیں اگر ان کی سیرت ہی پر بیان کیا جائے تو کئی بیان درکار ہیں، امام جعفر صادق کے جداعلیٰ سے میری مراد فاتحِ خیبر ہیں، جنہیں مولائے کائنات، مولیٰ مشکل کشا، شیرِ خدا، اسدُ اللہ و اسدُ الرسول حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہا جاتا ہے۔

واہ کیا مرتبہ ہے شیرِ خدا تیرا

مولیٰ علی مشکل کا مرتبہ بیان کرنے کے لئے صرف ایک ہی بات کافی ہو گی، ہم سب میں سے کسی کی ولادت گھر میں اور کسی کی اسپتال میں ہوئی ہو گی مگر شیر خدا وہ ہیں جن کی ولادت خانۂ کعبہ کے اندر ہوئی ہے۔[1] رب کے گھر میں جو پیدا ہو اس کا مرتبہ کیا ہو گا، سب صحابہ کے ساتھ رضی اللہُ عنہ لکھا اور بولا جاتا ہے مگر جب حضرت علی کی بات آتی ہے تو اُن کے ساتھ کرم اللہ وجہہ الکریم بھی کہا جاتا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ کئی صحابہ ایسے تھے جو کسی اور مذہب پر تھے پھر نبی پاک پر ایمان لائے اور مسلمان ہو گئے مگر

1...مستدرک، 4/611، حدیث: 6098۔

مولیٰ علی وہ ہیں جنہوں نے کبھی کسی غیر خدا کے آگے سر نہیں جھکایا، آنکھ کھولتے ہی نبی پاک کا چہرہ دیکھنے لگ گئے، پیارے آقا کی گود میں پرورش ہوتی ہے، کبھی کسی غیر خدا کو نہیں مانا، جب سے ہوش سنبھالا اسلام آپ کے گھر میں تھا، صرف دس سال کی عمر تھی اور آپ نبی پاک پر ایمان لے آئے پھر ایسے اسلام میں داخل ہوئے نجانے کتنوں کو مسلمان کیا، آپ کی شجاعت کی بات کی جائے، دلیری اور بہادری کی بات کی جائے تو آپ فاتح خیبر ہیں، خیبر آپ کے ہاتھ پر فتح ہوا اور نجانے کتنے غزاوات میں اللہ کے شیر نے دشمنوں کو تہہ وبالا کر دیا۔

مولیٰ علی ابو تراب ہیں

مولیٰ علی کا ایک لقب ابو تراب بھی ہے، ابو تراب کا مطلب ہے **مِٹّی والا**۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک بار مولیٰ علی مٹی پر لیٹے تھے، پیارے آقا نے فرمایا: قُمْ اَبَا تُرَابٍ اٹھو! اے ابو تُراب۔[1] حضرت علی فرماتے ہیں: جب سے نبی پاک نے مجھے ابو تراب کہا تب سے یہ لقب مجھے سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔[2] امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا | جو حیدرِ کرّار کہ مولیٰ ہے ہمارا

اللہ کریم! تربتِ مولیٰ علی پر کروڑوں رحمتوں کی بارش برسائے اور ہم سب کو مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔

1...بخاری، 1/169، حدیث:441۔
2...بخاری، 2/535، حدیث:3703۔

15 رجب المرجب امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا دن ہے، آیئے! کچھ ان کی سیرت سے متعلق سنتے ہیں:

سیرتِ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

غلطی معاف کردی

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک غلام کے ہاتھ سے آپ کے کپڑوں پر پانی گر گیا۔ تصور کریں کہ آپ مہمانوں کے ساتھ بیٹھے ہیں، بڑے اچھے کپڑے پہنے ہیں، گھر کا ملازم آئے اور اس کے ہاتھ سے پانی، چائے یا شربت آپ کے کپڑوں پر گر جائے، اب ہمارا انداز کیا ہوتا ہے ذرا سوچئے گا؟ حضرت امام جعفر صادق کے کپڑوں پر پانی گر گیا۔ آپ نے بڑی تیز نظروں سے اپنے غلام کو دیکھا، غلام نے قرآنِ پاک کی آیت کا یہ حصہ پڑھا: وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ (اور غصہ پینے والے)۔ آپ نے فرمایا: میں نے غصہ پی لیا۔ غلام نے پھر کہا: وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ (یعنی لوگوں سے درگزر کرنے والے)۔ آپ نے کہا: جا میں نے تجھے معاف کیا۔ غلام نے کہا: وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں)، آپ نے فرمایا: جا تو اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ میرے مال سے ایک ہزار دینار بھی تیرے لئے ہیں۔[1] یہ اللہ والے تھے، معاف بھی کیا، آزاد بھی کر دیا، انعام بھی دے دیا اور آج ہم بدلہ لیتے ہیں۔ ہم باتیں تو بڑی بڑی کرتے ہیں، اللہ کرے کہ مجھے بھی امام جعفر کی طرح معاف کرنے کی عادت مل جائے، ہمیں درگزر کرنے کا انداز مل جائے، بزرگوں کا یہ صدقہ مل جائے۔

1...بحر الدموع، 202۔

تعارفِ امام جعفر

امام جعفر صادق رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت 17 ربیع الاول پیر شریف کے دن مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو اسماعیل ہے، آپ کا لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔[1] آپ کو سچ بولنے کی وجہ سے **صادق** کے لقب سے جانا جاتا ہے۔

آپ حضرت امام محمد باقر رحمۃُ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں، امام جعفر کی والدہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں جبکہ آپ کے والد امام محمد باقر رحمۃُ اللہ علیہ امام زین العابدین کے بیٹے ہیں اور امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، شہید کربلا امام حسین کے بیٹے ہیں، یوں امام جعفر والدہ کی طرف سے **صدیقی** اور والد محترم کی طرف سے **حسینی سید** ہیں۔[2]

آپ سلسلہ قادریہ کے شیخ ہیں، اہل بیت اطہار کی آنکھوں کے تارے ہیں اور اہل بیت میں شامل ہیں۔ اور اہل بیت کرام کی شان یہ ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میری ذات اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میرے اہل بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اہل بیت سے محبت کو اپنا طریقہ بنالینا چاہئے، اہل بیت سے محبت، تعلق اور وابستگی خیر و برکات کا سبب اور گمراہی اور بے دینی سے نجات کا ذریعہ

1…شواہد النبوۃ، ص245۔
2…شرح العقائد، ص328۔
3…شعب الایمان، 2/189، حدیث:1505۔

ہے، ہم صحابہ و اہل بیت اطہار کے دامن سے وابستہ رہیں گے تو ان شاء اللہ دنیا میں بھی کامیاب ہو جائیں گے اور آخرت میں بھی فلاح و کامرانی ہمارا مقدر بنے گی۔ میں یہ بات ایسے ہی نہیں کہہ رہا بلکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہر گز گمراہ نہ ہو گے۔ (1) کتاب اللہ اور (2) میری آل۔[1]

ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تمام صحابہ سے بھی محبت کرنی ہے ہمارا تو نعرہ ہی یہی ہے کہ ہر صحابیِ نبی جنتی جنتی، نبی پاک صحابہ سے متعلق فرماتے ہیں: اَصْحَابِي كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُم[2] میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم اِن میں سے جس کی بھی اِقْتِدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ ہمیں کتنا پیارا مذہب ملا ہے، ہم صحابہ سے محبت بھی کرتے ہیں اور ہم اہل بیت اطہار سے بھی عشق کرتے ہیں سنئے امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں:

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضور | نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رَسُولُ اللہ کی

اللہ پاک ہمیں اہل بیت کی سچی محبت عطا فرمائے اور صحابہ کرام کا بھی سچا عاشق بنائے۔

اماموں کے امام جعفر صادق

حضرت امام جعفر صادق رحمۃُ اللہ علیہ تابعی بزرگ ہیں، آپ نے حضرت انس بن مالک اور حضرت سہل بن سعد جیسے صحابیِ رسول کی زیارت کی ہے نیز امام اعظم ابو حنیفہ،

1... مسلم، ص1008، حدیث: 2408۔
2... مشکوۃ المصابیح، 2/414، حدیث: 6018۔

امام مالک، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ جیسے بڑے بڑے بزرگوں نے آپ سے فیض پایا ہے بلکہ امام اعظم رحمۃُ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: اگر میری زندگی میں یہ دو سال (جو میں نے امام جعفر صادق کی خدمت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو گیا ہوتا۔[1]

امام جعفر کی عاجزی

امام جعفر عالی نسب ہونے کے باوجود عاجزی کے پیکر تھے۔ ایک مرتبہ حضرت داؤد طائی رحمۃُ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، آپ چونکہ اہلِ بیت میں سے ہیں، اس لئے مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ لیکن وہ خاموش رہے۔ جب آپ نے دوبارہ عرض کی کہ اہلِ بیت ہونے کے اعتبار سے اللہ پاک نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے، اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ یہ سن کر امام جعفر رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے تو خود یہ خوف لاحق ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے جدِ اعلیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے خود میری پیروی کیوں نہیں کی؟ کیونکہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں بلکہ نیک اعمال پر ہے۔ یہ سن کر حضرت داؤد طائی رحمۃُ اللہ علیہ کو رونا آگیا کہ وہ ہستی جن کے جد امجد سرورِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں، جب ان کے خوفِ خدا کا یہ عالم ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں۔[2]

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی کیا شان ہے حضرت عمر بن مقدام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرت امام جعفر کو دیکھتا ہوں تو جان لیتا ہوں کہ یہ انبیائے کرام علیہم

1... آداب مرشد کامل، ص170۔
2... تذکرۃ الاولیاء، 1 / 21۔

السلام کی اولاد میں سے ہیں۔(1)

امام جعفر کی نصیحتیں

حضرت امام جعفر صادق رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہ علیہ کو چند نصیحتیں کیں، ایک والد کی اپنے بیٹے کو کیا شاندار نصیحتیں ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں یہ نصیحتیں ہمارے لئے بھی ہیں میں ان نصیحتوں کا خلاصہ پیش کرتا ہوں، آپ فرماتے ہیں:

✿ لوگوں پر عیب لگانے سے بچنا چاہیے۔ ✿ ہمیشہ حق بات کہنی چاہیے۔ ✿ سلام کو عام کرنے چاہئے۔ ✿ نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا چاہئے۔ ✿ تعلق توڑنے والے سے تعلق رکھنا چاہئے۔ ✿ نیک لوگوں سے ملنا چاہیے اور بُروں سے دور رہنا چاہیے۔ ✿ علماء کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے۔ ✿ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا چاہئے۔

امام جعفر صادق رحمۃُ اللہ علیہ، ظاہری اور باطنی علوم کے جامع، عبادت و ریاضت اور مجاہدے میں بڑے مشہور تھے۔ چنانچہ

تین عبادتیں

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک زمانے تک امام جعفر صادق رحمۃُ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں آتا رہا۔ میں نے ہمیشہ ان کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا: یا تو آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے تھے یا پھر روزہ دار ہوتے تھے۔(2)

1... حلیۃ الاولیاء، 3/225، رقم: 3782۔
2... حلیۃ الاولیاء، 3/226، رقم: 3785۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کمال کے لوگ تھے، اہلِ بیتِ اطہار میں سے ہیں اور نبیِ پاک کے رشتہ داروں میں سے ہیں، ان کے گناہ نہیں ہوتے تھے پھر بھی اتنی عبادت کیا کرتے تھے۔ ہمارے پاس گناہوں کا انبار ہیں مگر پھر بھی نمازیں قضا ہو رہی ہیں پھر بھی رمضان کے روزے نہیں رکھتے پھر بھی عبادتوں سے دور ہیں، قرآن کی تلاوت سے دور ہیں۔ قرآن کے بغیر زندگی اچھی نہیں ہے، قرآن سیکھئے اور روز تلاوت کی عادت بنائیے۔

تذکرۂ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ

اسلام کی تربیت

رجب المرجب میں کاتب وحی، صحابیِ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کا بھی یوم آتا ہے، حضرت امیر معاویہ کی سیرت سے بھی ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں چونکہ ہم سب گھر گھرستی اور خاندان والے ہیں، اجتماع میں نوجوان، بچے اور بزرگ سبھی موجود ہیں پہلے ایک واقعہ سنئے:

حضرت وائل بن حجر یمنی بادشاہ کی اولاد میں سے تھے، اسلام قبول کرنے کے لئے پیارے آقا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے، ابھی وائل بن حجر کی سرکار سے ملاقات نہیں ہوئی تھی مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وائل بن حجر کو بتادیا تھا کہ تین دن پہلے ہی تمہارے آنے کی بشارت نبی پاک دے چکے ہیں ۔ غیب بتانے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے 3 پہلے ہی بتادیا تھا کہ وائل بن حجر آنے والا ہے۔ نبی پاک نے ان پر بڑی شفقت اور مہربانی فرمائی، ان کے لئے اپنی چادر بچھائی، اپنے قریب بٹھایا، منبر اقدس پر تعریفی

کلمات ارشاد فرمائے اور برکت کی دعا بھی فرمائی اور جس مکان میں انہوں نے ٹھہرنا تھا اس کی مکان کی نشاندہی کے لئے امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کو مقرر فرمایا۔

حضرت امیر معاویہ خود بھی سردارِ مکہ کے صاحبزادے تھے، صحبت مصطفیٰ کی برکت سے ان کے مزاج میں سرداری والی بات بالکل بھی نہیں تھی۔امیر معاویہ کے اندر عاجزی وانکساری اور نرمی تھی، پیارے آقا کا حکم ملا کہ امیر معاویہ جائیں اور وائل بن حجر کو ان کا گھر دکھائیں کہ وہ کہاں قیام کریں گے، حکم پاتے ہی امیر معاویہ ساتھ چل پڑے۔

وائل بن حجر اونٹنی پر سوار ہوگئے اور امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ ساتھ ساتھ پیدل چلنے لگے عرب کی گرمی بہت مشہور ہے، گرمی بہت تھی، چلتے چلتے امیر معاویہ نے کہا: حضور اب تو میرے پاؤں جلنے لگے ہیں، بہت گرمی ہے، آپ مجھے اپنے ساتھ بٹھا لیجئے، وائل بن حجر جو ابھی نئے نئے ایمان لائے تھے، انہوں نے صاف انکار کر دیا، نہیں میں اپنے ساتھ نہیں بٹھاؤں گا، وہ بادشاہ کے بیٹے تھے، ان کا اسٹائل اور ہی تھا، امیر معاویہ نے کہا: اچھا ایسا کیجئے چپل ہی پہننے کے لئے دیدیں میرے پیر بھی جل گئے ہیں۔

وائل نے حجر رضی اللہُ عنہ نے کہا: تمہیں پتہ نہیں ہم بادشاہ کے بیٹے ہیں تمہارا یہ مقام نہیں ہے کہ تم بادشاہوں کا لباس پہن سکو، تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میری اونٹنی کے سائے میں چلتے رہو۔ حضرت امیر معاویہ سردار کے بیٹے تھے لیکن نبی پاک کی چونکہ غلامی میں رہے ہیں، ننگے پیر گرمی میں آنے والے مہمان کے اکرام کے لیے چلتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ نے کوئی جوابی کارروائی نہیں۔اور وائل بن حجر کو ان کی قیام گاہ پر چھوڑ دیا۔

وقت گزرتا گیا اور ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پورے ملکِ شام کے گورنر بن گئے۔ اب وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اُس زمانے میں حضرت امیر معاویہ کے پاس گئے، حضرت امیر معاویہ بڑی محبت کے ساتھ پیش آئے، ماضی کا بدلہ لینے کے بجائے بڑی عزت دی بلکہ اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور فرمایا: میرا یہ تخت بہتر ہے یا آپ کی اونٹنی کی کوہان بہتر ہے؟ حضرت وائل بن حجر نے کہا: اے امیر المومنین! اُس وقت میں نیا نیا مسلمان تھا اور جاہلیت کے رواج بھی وہی تھا جو میں نے کیا اب اللہ نے ہمیں اسلام سے سرفراز فرمادیا ہے۔ آپ نے جو کچھ کیا وہی اسلام کا طریقہ تھا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے ہمیں کیا سیکھنے کو ملا ہے؟ حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں: کاش! میں نے انہیں اپنے آگے سوار کیا ہوتا۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ کے حسنِ اخلاق سے بے حد متاثر ہوئے اور اسلام کی یہی خوبصورتی ہے۔ آج کل اندرون سندھ یا اندرون پنجاب میں بھی ایک رواج اور انداز موجود ہے، کسی قبیلے کا سردار یا وڈیرہ ہونا اعزاز کی بات ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانے میں بھی قبیلوں کے سردار ہوتے تھے مگر جب اسلام آیا تو اس نے ہمیں یہ درس دیا ہے کہ تکبر نہیں کرنا، ظلم نہیں کرنا، اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھنا۔ اللہ کے حبیب، سردار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جس طرح لوگوں کے ساتھ گھل مل کر زندگی گزاری ہے ہمیں بھی لوگوں کے ساتھ ایسے ہی پیش آنا ہے۔

---

1 ... معجم صغیر، 2/143۔ مسند بزار، 10/345، حدیث: 4475۔ تاریخ المدینۃ المنورہ، 2/579، اصابۃ، 6/466، رقم: 9120۔

عاجزی اور نرمی اختیار کیجئے

ایک طرف تو ہم کہتے ہیں: ہم نبی پاک کے غلام ہیں، آقا کے امتی ہیں، سرکار کے غلاموں کے غلام ہیں اور دوسری طرف ہم لوگوں کو بھی اپنا غلام سمجھ رہے ہیں۔ آقا کے امتی پر رعب جماتے ہیں بلکہ بسا اوقات لوگ ظلم بھی کرتے ہیں۔ نہیں ایسا ہرگز مت کیجئے اگر آپ کسی وجہ سے اپنے قبیلے کے سردار، وڈیرے یا زمیندار ہیں یا اللہ نے کوئی مقام دیا ہے تو یاد رکھئے: وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ: اللہ جسے چاہے عزت دے، وہ جسے چاہے ذلت دے۔ کبھی اپنے مال پر، اپنی زمین پر، اپنے عہدے پر مت اترانا۔ اسلام ہمیں نرمی عاجزی، لوگوں کے ساتھ اچھے رویہ کا درس دیتا ہے۔

صحابہ کی سیرت اپنائیے

اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ تحمل اور نرم مزاج ہوتے تھے، ہمارے آقا کے صحابہ محبت بھرا سلوک کرنے والے ہوتے تھے۔ ہمارے آقا کے صحابہ عاجزی اور انکساری کے پیکر ہوتے تھے۔ ہمارے آقا کے صحابہ صبر و تحمل کے عادی ہوتے تھے۔ ہمارے آقا کے صحابہ مہربان ہوتے تھے۔ ہمارے آقا کے صحابہ برے سلوک پر بھی اچھا سلوک کیا کرتے تھے۔ ہمارے آقا کے صحابہ برائی کا بدلہ بھی اچھائی سے دیا کرتے تھے۔ ہمارے آقا کے صحابہ حلیم اور بردبار ہوتے تھے۔ ہمارے آقا کے صحابہ بدلا لینے کے بجائے معاف کر دینے والے ہوتے تھے۔

صحابہ و اہلِ بیت اطہار سے محبت کرنے والو! بتائیے اگر کوئی ہمارے ساتھ بدتمیزی کرے تو ہمارا انداز کیا ہوتا ہے، ہم بزرگوں اور اولیائے کرام کی باتیں تو کرتے

ہیں، ان کا عرس مناتے ہیں، مزارات پر جا کر فاتحہ پڑھتے ہیں، چادر چڑھاتے ہیں، لنگر کھاتے ہیں، نعرے لگاتے ہیں، اگر جائز طریقے سے کئے جائے تو یہ سب اچھے کام ہیں لیکن کیا بزرگوں سے محبت کا یہی طریقہ ہے، جیسی انہوں نے زندگی گزاری کیا ہم نے ویسی زندگی گزارنے کی کوشش کی؟

اللہ والے نرم ہم غصے والے، وہ معاف کرنے والے ہم بدلہ لینے والے، وہ لوگوں کو در گزر کرنے والے ہم ظلم کرنے والے، وہ پیاری پیاری باتیں کرنے والے ہم گالیاں دینے والے۔ اب بتایئے یہ بزرگوں کی کیسی غلامی ہے؟ وہ پنج وقتہ نماز کے ساتھ تہجد پڑھنے والے ہم نماز قضا کرنے والے، وہ روز قرآن پڑھنے والے اور ہم بالکل بھی قرآن نہ پڑھنے والے، ذرا سوچئے تو سہی بزرگوں کے ساتھ ہمارا تعلق کیسا ہے؟ ہم بزرگوں اور صحابہ کی بات کر رہے ہیں ان کے انداز کے متعلق شاعر کہتا ہے:

رسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر | نبی کو رہا انتظار صحابہ
انہیں میں ہے صدیق و فاروق و عثماں | انہیں میں علی شاہسوار صحابہ
دو عالم نہ ہوں کیوں نثار صحابہ | کہ ہے عرش منزل وقار صحابہ
خلافت امامت ولایت کرامت | ہر اک فضل پر اقتدار صحابہ

اللہ پاک ہمیں صحابہ کرام کی خیرات عطا فرمائے۔ ان کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے۔

ماہ رجب میں چونکہ امیر معاویہ کا بھی یوم ہے کچھ ان کے بارے میں بھی جان لیتے ہیں:

تعارفِ امیرِ معاویہ

آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی **معاویہ** ہے۔ آپ کی کنیت **ابو عبد الرحمن** اور لقب

ناصِرُ الدین(دین کے مددگار)اور**ناصِرُ الحق**(حق کے مددگار) ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولادت نبی پاک کے اعلانِ نبوت سے 5 سال پہلے ہوئی۔[1] امیر معاویہ کا قد مبارک لمبا تھا، آپ کا رنگ سفید، خوبصورت، شخصیت رعب دار تھی۔ حضرت امیر معاویہ سر اور داڑھی میں مہندی لگایا کرتے تھے۔ خاص صلح حُدیبیہ کے دن سن 6 ہجری میں آپ نے اسلام قبول کیا۔ پھر فتح مکہ کے دن آپ نے اُس کا اعلان فرمایا۔[2]

امیرِ معاویہ کی بردباری

ایک بار حضرت امیر معاویہ سے کسی نے سخت کلامی کی تو کسی نے آپ سے کہا: اس نے آپ سے بدتمیزی کی ہے آپ چاہیں تو اسے سزا دیجئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حلم اور بردباری کم ہو جائے۔[3] یعنی کسی کی بدتمیزی کی وجہ سے میرے اندر کی نرمی کیوں کم ہو جائے۔ امیر معاویہ مملکت کے سربراہ تھے اور ایک شخص نے آپ سے سخت کلامی کی اس کے باوجود آپ نے اس سے درگزر فرمایا۔ یہ ہمارے بزرگوں کا طریقہ تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! آج ہمارے ساتھ کوئی اونچی آواز میں بات کرے، گالی دے، برا بھلا بولے، بدتمیزی کرے ہم کیا کرتے ہیں؟ پھر اس کے علاوہ ایک دوسری چیز بھی ہے، بعض اوقات بندہ بڑی محبت سے ملتا ہے، گاہکوں سے مسکرا کر ملتا ہے،

1...الاصابہ، 6/120۔
2...طبقات ابن سعد، 6/16۔
3...حلم معاویہ، ص22۔

چائے پلاتا ہے، انسان بھی سوچتا ہے کہ بڑا نرم اور ٹھنڈے مزاج کا آدمی ہے بڑا ہی شفیق انسان ہے ، یہ بھی اخلاق ہے مگر اخلاق کا اصل امتحان معلوم ہے کب شروع ہوتا ہے؟ کوئی مجھے عطر لگائے اور میں مسکرا کر اسے عطر لگادوں یہ تو کوئی کمال نہیں ہوا۔ کوئی مجھے پھول پیش کرے اور میں بھی اسے پھول پیش کر دوں اس میں کیا کمال ہے؟

اخلاق کا امتحان

ہمارے اخلاق، ہماری نرمی، ہمارے مزاج کا اصل امتحان اس وقت شروع ہو گا جب ہمارے مزاج کے خلاف کوئی بات ہو گی ، جب ہم سے کوئی بد تمیزی کرتا ہے ، ہمارے مزاج کے خلاف بات کرتا ہے پھر ہمارا ری ایکشن یا ردِ عمل کیا ہوتا ہے ؟ اگر ہم اب بھی نرم ہیں، صبر کر رہے ہیں ، تو پھر ہمارے اندر تحمل مزاجی ہے ، ہمارا اخلاق صحیح ہے۔ ورنہ اچھے خاصے داڑھی والے ، نیک نمازی، ماشاء اللہ، سبحان اللہ، ان شاء اللہ کہنے والے کا جھگڑا ہو جائے یا انہیں کوئی گالی دیدے یا برا بھلا کہہ دے تو وہ ایسی جوابی کارروائی کرتے ہیں کہ بندہ حیران ہو جاتا ہے کہ انہیں کیا ہو گیا ، آستینیں چڑھالیتے ہیں ، عمامہ ہو تو وہ اتار دیتے ہیں ، اب تمہیں بتاتا ہوں میں کون ہوں اور وہ واقعی بتاتا ہے کہ وہ کون ہے، انسان کی اصلیت غصے میں معلوم ہوتی ہے ، اصلی انسان غصے میں ظاہر ہوتا ہے، لوگ بھی حیران ہو جاتے ہیں کہ یہ مسکرانے والا اتنی میٹھی میٹھی باتیں کرنے والے کے منہ سے گالیاں نکل رہی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو انسان کے اندر ہوتا ہے وہ ہی باہر آتا ہے مثال کے طور پر کسی برتن میں دودھ ہو اور دھکا لگے تو بتائیے کیا گرے گا؟ ظاہر ہے دودھ ہی گرے گا،

پانی تو نہیں گرے گا۔اسی طرح ڈسٹ بن سے کچرا ہی گرے گا، خلافِ مزاج بات پر جو ہمارے اندر ہوتا ہے وہی باہر نکلتا ہے، اسی بات کو ایک اور مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں:

اپنا من ستھرا رکھئے

ایک شخص کے متعلق بادشاہ کو بتایا گیا کہ اسے دنیا کی مختلف زبانیں آتی ہیں اور یہ پہچاننا مشکل ہے کہ اس کی اپنی زبان کونسی ہے، بادشاہ نے کہا اچھا مقابلہ کرتے ہیں، بادشاہ نے بڑے بڑے لوگ بُلوائے، ایک بندے نے کہا: میں اس سے عربی میں بات کرتا ہوں اس نے اتنی زبردست عربی میں گفتگو کی جیسے وہ عربی ہی ہو، دوسرا آیا اس نے فارسی میں بات کی، اس نے فر فر فارسی بولنی شروع کردی۔ تیسرا آیا اس نے انگریزی میں بات کی اس نے زبردست طریقے سے انگلش بولنا شروع کی۔ آٹھ، دس زبانوں کے ماہر آئے سب سے اس نے ایسی بات کی جیسے وہ ہی اس کی اپنی زبان ہے۔

بادشاہ پریشان کہ اس کی مادری زبان کون سی ہے؟ انگریزی ہے، فارسی ہے، آخر کونسی ہے؟ ایک بندے نے کہا: بادشاہ سلامت مجھے بھی موقع دیجئے میں بتاتا ہوں اس کی زبان کونسی ہے؟ بادشاہ نے کہا کیسے بتاؤ گے، اس نے کہا: مجھے اس کے ساتھ دو دن رہنا پڑے گا۔ جیسی صبح ہوئی اس شخص نے اس کو دھکا دیدیا، وہ سیڑھیوں سے گرتا پڑتا نیچے گرا اور اپنی اصل زبان میں برا بھلا اور گالیاں بکنا شروع کیں، اس شخص نے کہا: بادشاہ سلامت! جس زبان میں یہ گالیاں دے رہا ہے یہی اس کی اصل زبان ہے۔

جب بندے کو دھکا لگتا ہے تب اس کا اصل باہر آتا ہے۔ آپ کا اور میرا امتحان شروع ہی جب ہوگا کہ جب ہماری پسند کے خلاف کوئی کام ہوگا، پھر دیکھا جائے گا کہ ہم

صبر کرتے ہیں یا نہیں کرتے، ہم بدلہ لیتے ہیں یا معاف کر دیتے ہیں۔ آج ہمیں اس بات کو سمجھنا ہو گا کہ ہمارے بزرگانِ دین کے اندر کیسی تحمل مزاجی تھی۔ اب تحمل مزاجی کی تعریف بھی سن لیجئے:

تحمل مزاجی

غصے کے وقت پر سکون اور مطمئن رہنا تحمل مزاجی کہلاتا ہے۔ مشکل کام ہے آسان نہیں ہے۔ مگر آج ہم نے سیکھنا ہے کہ غصے کے وقت پر سکون اور مطمئن رہنا ہے۔ سنئے! کتنا بڑا تحفہ اور انعام ہے اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (پ:4،ال عمران:134)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

غصہ پی جائیے، درگزر کرنے والے بن جائیے اور اللہ کے محبوب بن جائیے۔

ایک اور خوبصورت آیت ہے:

وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ:18،نور:22)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور دَرگزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

غصہ ہمیشہ کمزور پر ہی

ہم بھی بڑے عجیب ہیں، ہمیں غصہ آتا بھی اسی پر ہے یا بدلہ بھی اسی سے لیتے ہیں جو

ہم سے کمتر ہوتا ہے، ملازم ہو گا، غریب آدمی ہو گا، ہماری اولاد ہو گی، بیوی ہو گی، ہمارا جو جی چاہتا ہے وہ ہم بول دیتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ وہ تو کچھ نہیں کہہ سکتا، اپنے سے طاقتور ہو تو کہتے ہیں چلو چھوڑو معاف کیا، اسے معاف اسی لئے کیا ہے کیونکہ اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے، اصل کمال تو یہ ہے کہ آپ بدلہ لے سکتے تھے مگر آپ نے اللہ کی رضا کے لئے معاف کر دیا کہ یا اللہ! میں اسے معاف کرتا ہوں تو مجھے معاف کر دے، یقین کیجئے وہ کریم معاف فرمانے والا ہے۔ اللہ پاک خود فرماتا ہے میں انہیں دوست رکھتا ہوں جو معاف کرتے ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں۔

معاف کرنے کے فضائل

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیثیں سناتا ہوں تاکہ اندازہ ہو جائے کہ اللہ پاک کو معاف کرنا کتنا پسند ہے چنانچہ

تین باتیں اور جنت کا داخلہ

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جس میں تین باتیں ہو گی، اللہ پاک قیامت کے دن کا اس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: حضور وہ تین باتیں کونسی ہیں؟ کیا فائدہ ملے گا؟ تین باتیں بتانے سے پہلے فائدہ بتا رہا ہوں۔ جنت میں داخلہ بھی مل رہا اور حساب بھی آسانی سے ہو رہا ہے کیا اس سے بڑا کوئی انعام ہو سکتا ہے۔ بس! آج سے نیت کر لیجئے کہ ان تین باتوں پر عمل کریں گے۔

پہلی بات: جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو۔

ہے مشکل!!! بھئی میں فلاں کو دعوت میں نہیں بلاؤں گا، کیوں ؟ کیونکہ اس نے بھی تو نہیں بلایا تھا۔ میں اسے تحفہ نہیں دونگا کیونکہ اس نے بھی تو تحفہ نہیں دیا تھا۔ جو نہ دے آپ اُسے دیجئے، محروم کرے اسے عطا کیجئے کیونکہ ہم نے جنت میں بھی تو جانا ہے۔ یہ دوستیاں، رشتہ داریاں خراب ہی اس لئے ہو گئیں کہ اس نے شادی میں نہیں بلایا ہم بھی نہیں بلائیں گے۔ ایسا مت کیجئے، جو محروم کرے اُسے عطا کیجئے۔

دوسری بات: جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو۔

لوگ کہتے ہیں: میں اپنے چچا کے گھر نہیں جاتا، میں اپنے ماموں کے گھر نہیں جاتا، میں فلاں کے گھر نہیں جاتا، کیوں نہیں جاتے؟ کیونکہ وہ بھی ہمارے گھر نہیں آتے، کئی سال ہو گئے ہم نے ان کے گھر جانا چھوڑ دیا، چھوٹی سی بات پر رشتہ داری توڑ دی حالانکہ اللہ کے حبیب فرماتے ہیں: رشتہ داری جوڑنے والا، تعلق جوڑنے والے کو اللہ پاک جنت میں داخل فرمادے گا۔

تیسری بات: جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کر دو۔[1]

اس اجتماع میں موجود اسلامی بھائی ان تین عادتوں کو اپنانے کی کوشش کیجئے، ان شاء اللہ ہمارے لئے جنت بھی ہو گی اور حساب و کتاب میں بھی آسانی ہو گی۔

میرے ساتھ دہرائیں یاد بھی ہو جائے گا۔ **جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو، جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو، جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کرو۔** یہ یاد

1 ... معجم اوسط، 4/18، حدیث: 5064۔

ہو گا تو ہماری عادت بن جائے گی تو پھر کبھی کہیں ایسا ہو گا کہ کسی نے آپ کو دعوت میں نہیں بلایا دوسروں کو بلالیا، آپ کو غصہ آئے گا پھر یاد آئے گا **جو تعلق توڑے اس سے تعلق جوڑو**۔ آپ کا ذہن بنا ہوا ہو گا وہ تعلق توڑ رہا ہے تو کیا ہوا میں تو تعلق جوڑوں گا، مجھے جنت میں جانا ہے، مجھے بڑا ثواب چاہیے، مجھے بڑی رحمت چاہیے، جب یہ ذہن بن جائے گا تو ان شاءاللہ آپ کے گھر میں محبتیں آجائیں گی۔ آپ کی فیملی میں محبتیں آجائیں گی۔

سنتِ انبیاء میں سے 5 کام

نبیوں کے سردار، رسولوں کے سالار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: 5 کام ایسے ہیں جو نبیوں کی سنت ہیں، فرمایا: اُس میں سے ایک تحمل مزاجی بھی ہے۔[1]

اب جو حدیث پاک سنانے جارہا ہوں وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو معاف نہیں کرتے، جو کہتے ہیں: میں کسی کو نہیں چھوڑتا، جو مجھ سے سیدھے منہ بات نہ کرے تو پھر میں اسے بتاتا ہوں، آج کل شرافت کا زمانہ نہیں ہے، جیسے کو تیسا، اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہئے، جواب نہیں دو گے تو لوگ بزدل سمجھیں گے، لوگ سمجھیں گے کہ تمہارے اندر بہادری نہیں ہے، ہم بدلہ نہیں لیں گے تو لوگ کیا کہیں گے، سنئے اور غور سے سنئے سلطان انبیاء صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو کسی مسلمان کی غلطی کو معاف کرے گا قیامت کے دن اللہ پاک اس کی غلطی کو معاف کر دے گا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! صحیح بتائیے، میں بدلے لیتا رہوں اور رب نے مجھے پکڑ کر پوچھ لیا کہ تو بندوں سے بڑے بدلے لیتا تھا اب میں تیری غلطیوں کی پکڑ کرتا ہوں تو پھر

1... موسوعۃ الامام ابن ابی دنیا، 2/24، حدیث: 6۔
2... ابن ماجہ، 3/36، حدیث: 2199۔

ہم کہاں جائیں گے، کیسے جواب دیں گے؟ جب آپ کا کسی سے بدلہ لینے کا جی چاہے یا کسی کو سزا دینے کا دل کرے بس ایک بار خیال کر لینا کہ میرا رب مجھ پر قدرت رکھتا ہے، وہ قابو رکھتا ہے، آج میں ایک غلطی پر سزا دینے جارہا ہوں اگر اس نے میری غلطیوں پر قیامت کے دن سزا دینی شروع کر دی تو میرا کیا بنے گا!!!!

معافی بخشش کا ذریعہ بن گئی

یہ واقعہ کئی بار سن چکے ہوں گے کہ ایک شخص بڑا گنہگار تھا، اس کا انتقال ہو گیا، کسی نے مرنے کے بعد اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ کہتا ہے: مجھے اللہ پاک نے بخش دیا۔ کہا: تو بڑا گنہگار تھا، تیرے تو گناہ بھی بہت سارے تھے۔ کہا: واقعی بڑا گنہگار تھا۔ ایک بار میری زوجہ نے کھانا بنایا اور اُس سے کھانے میں نمک زیادہ ہو گیا۔ مجھے بڑا غصہ آیا کہ بیوی کو تھپڑ ماروں، یہ پلیٹ بھی اُس کے منہ پر مار دوں۔ ہو سکتا ہے ادھر بھی بہت سارے ببر شیر بیٹھے ہوں گے جو کبھی برتن توڑتے ہوں گے، کبھی تھپڑ مارتے ہوں گے، کبھی گالیاں نکالتے ہوں گے۔ اللہ کے بندو! بیوی سے شادی کی ہے، کمپیوٹر سے نہیں۔ وہ بھی انسان ہے، اُس سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ وہ بھی بیمار ہوتی ہے، کبھی اُس کا موڈ بھی خراب ہوتا ہے۔ ہمیں لگتا ہے ہم ہی سارا دن کام کرتے ہیں، وہ گھر میں کچھ نہیں کرتی۔ تو چلئے! اس رمضان میں ڈیوٹی چینج کر کے دیکھ لیجئے۔ روزے کی حالت چولہے کے پاس کھڑے ہو کر افطاری پکانا تو اندازہ ہو جائے گا۔ بچے سنبھالنا تو پتہ لگ جائے گا۔ ہمارا اسلام عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا تو درس دیتا ہے۔ اللہ پاک کے حبیب کی حدیث سناتا ہوں۔

بہترین ہونے کا معیار

نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو، میرے آقا سودا سلف لاتے، کھانا پکانے میں اپنی ازواج کا ہاتھ بٹاتے۔ میرے آقا فرماتے ہیں: اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔[1]

میرے آقا امام الانبیاء ہیں پھر بھی سودا سلف لاتے ہیں، گھر کے کام کاج فرمایا کرتے، کھانا پکانے میں ازواجِ مطہرات کا ہاتھ بٹاتے تھے اور ادھر گالیاں نکالتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں، لوگ کہتے ہیں بیوی کو جو بولنا ہے بول لو، کیا وہ دل نہیں رکھتی؟ ذرا غور کیجئے! اگر قیامت کے دن بیوی نے رب کی بارگاہ میں فریاد کر دی تو شوہر کو جہنم میں نہ جانا پڑ جائے، جو بیوی پر ظلم کرتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں، اس شخص نے کیا کیا تھا؟ کہتا ہے کہ کھانا کھا رہا تھا، نمک زیادہ ہو گیا، میرا بڑا جی چاہا کہ بیوی کو سزا دوں پھر خیال آیا کہ بیوی نے ایک غلطی کی ہے اور مجھے سزا دینے کا خیال آ رہا ہے مگر میں نے یہ سوچ کر معاف کر دیا کہ میں بھی تو دن میں اپنے رب کی کتنی غلطیاں کرتا ہوں اگر وہ مجھے سزا دے تو میرا کیا بنے گا بس چپ چاپ کھانا کھایا اور وہاں سے آ گیا، مرنے کے بعد قبر میں مجھے بتایا گیا کہ اس دن تو نے بندہ ہو کر میری بندی کو معاف کیا تھا میں رب ہو کر تجھے معاف کرتا ہوں اور میری بخشش ہو گئی۔

دعا پر عمل بھی کیجئے

ہم یہ دعا پڑھتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اِس کا مطلب پتہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ اے اللہ! تُو معاف کرنے والا ہے، تو معافی کو پسند

1... ترمذی، 5/475، حدیث: 3921۔

کرتا ہے۔ فَاعْفُ عَنِّیْ میرے مالک مجھے بھی معاف کر دے جب ہم یہ دعا پڑھتے ہیں تو اس جیسا بنیں بھی تو سہی کہ اللہ پاک معاف کرنے کو پسند کرتا ہے اور ہمیں معاف بھی کیا جائے مگر ہم کسی کو معاف نہ کریں بلکہ ہم تو **میں نہیں چھوڑوں گا، میں سیدھا کروں گا، میں بتاؤں کہ میں کون ہوں**، اسے نہیں پتہ **میں کون سے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں**۔ آپ کو کس چیز کا اتنا غصہ ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! معاف کرنے والے بنئے۔ بخاری کی حدیث ہے، نبی پاک فرماتے ہیں: پہلوان وہ نہیں جو کسی کو غصے کے وقت پچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔[1] غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھنا یہ زیادہ مشکل ہے، پچھاڑنا مشکل نہیں ہے۔ آپ کو کسی نے پتھر مارا، آپ نے بھی اٹھا کے پتھر مار دیا، آپ نے کیا کمال کیا؟ کمال یہ ہے کہ اس نے پتھر مارا اور آپ نے اسے معاف کر دیا۔

سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

نبی پاک کے اخلاق و کردار کو بھول گئے؟ ہم نعتیں تو بڑی پڑھتے ہیں:

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

پیارے آقا نے تو انہیں بھی معاف کیا جو خون کے پیاسے تھے اور آج ہماری گاڑی پر کوئی ٹکر مار دے تو ہم معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، ہمارے پیر پر کوئی پاؤں رکھ دے تو کہتے ہیں اندھے ہو گئے ہو نظر نہیں آتا، اگر کسی غریب سے سائیکل لگ جائے تو ہم

1...بخاری، 4/130، حدیث: 6114۔

تو اس کی سائیکل توڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، چھوٹی چھوٹی غلطی پر سزا دینے والو! گالیاں دینے والو! ظلم کرنے والو! اللہ کی بارگاہ میں کیا جواب دیں گے!!!

اپنے قاتل کو معاف کردیا

ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکیلے آرام کررہے تھے، کوئی صحابی ساتھ نہیں تھا، ایک ظالم شخص آیا، معاذاللہ وہ نبی پاک کے قتل کے ارادے سے آیا تھا، ہاتھ میں ننگی تلوار تھی، اس نے دیکھا نبی پاک تنہا ہیں آس پاس کوئی نہیں ہے، آج موقع اچھا ہے، جیسے ہی نبی پاک کے قریب پہنچا پیارے آقا نے آنکھیں کھولیں، غورث کو دیکھا، غورث کہتا ہے: اے محمد! آج تمہیں مجھ سے کون بچائے گا، غورث کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے، کوئی پہرا دینے والا نہیں ہے، اللہ اکبر! میرے آقا نے ایک ہی لفظ کہا اور زبان کیسی تھی، کس کی زبان سے ادا ہوا تھا، نبی پاک نے صرف کہا: اللہ۔ بس ایک لفظ کہا تھا، وہ قاتل غورث تھر تھر کانپنے لگا، جلال نبوت کی ہیبت سے تلوار ہاتھ سے گر گئی، پیارے آقا نے تلوار اٹھالی اور غورث سے ارشاد فرمایا: اب یہ بتا تجھے کون بچائے گا، اب وہ خالی ہو گیا، تلوار پیارے آقا کے ہاتھ میں تھی، غورث نے کہا: حضور! آپ کریم ہیں، آپ مہربان ہیں، آپ معاف کرنے والے ہیں، نبی پاک نے اسے بھی معاف کردیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معاف کرنی کی عادت سے دشمنیاں ختم ہوں گی، آج بھی گاؤں، دیہاتوں اور گوٹھوں میں ایسے قبیلے ہیں جو برسوں سے دشمنیاں چلا رہے ہیں، اس قبیلے میں مت جانا، باقاعدہ بچوں کو بدلے کے لئے تیار کرتے ہیں، کن چکروں میں پڑ گئے

1... مواہب اللدنیہ مع شرح الزرقانی، 2/382۔

ہیں؟ یہ تو اسلام سے پہلے جاہلوں کا طریقہ تھا، میرے آقانے آکر معافی، درگزر کا پیغام دیا، آپسی کی دشمنیاں ختم کروائیں، جانی دشمنوں کو بھائی بھائی بنادیا مگر جہالت کی وجہ سے مسلمان کہلانے والے ایک دوسرے کے دشمن ہیں، ہمیں اسلام دشمنی کا درس نہیں دیتا بلکہ اسلام تو ہمیں معاف کرنے کا درس دیتا ہے آپ معاف کیجئے دشمن بھی دوست بن جائے گا، دشمن آپ کا بھائی بن جائے گا۔ بس آج سے نیت کرلیجئے کہ ان شاء اللہ ہم لوگوں کو معاف کریں گے اگر کسی کی دل آزاری کی ہے تو آج معافی مانگ لیجئے ورنہ قیامت کے دن پھنس جائیں گے اس دن نیکیاں دینی پڑیں گی۔

رحم چاہیئے تو رحم کیجئے

یہ حدیث پاک ڈرانے کے لئے کافی ہے، آسان حدیث پاک ہے، اللہ کرے ہمیں یہ یاد ہو جائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا اور جو معاف نہیں کرتا اُس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام معافی، رحم دلی اور درگزر کا درس دیتا ہے مگر کئی لوگوں کے دل بہت سخت ہوتے ہیں، وہ معاف نہیں کرتے، وہ رحم بھی نہیں کرتے حتی کہ جانوروں پر بھی رحم نہیں کرتے، امیر اہلسنت مدنی مذاکرے میں ارشاد فرماتے ہیں: انسان سے زیادہ جانوروں پر رحم کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر آپ انسان پر ظلم کریں گے تو وہ کسی کو بتا تو سکے گا مگر جانور تو بے زبان ہوتا ہے وہ کسی کو بھی نہیں بتا سکتا۔ گدھے گھوڑے کو بھگانے کے لئے ڈنڈے مارتے ہیں اور اتنا مارتے ہیں کہ ان کی کھال تک ادھیڑ

1...مسند امام احمد، 7/71، حدیث: 9264۔

دیتے ہیں ، بلاوجہ کتے بلیوں کو پتھر مارتے ہیں ، بلاوجہ پرندے کو اڑادیں گے ، اس کے انڈے توڑ دیں گے ، اس کا گھونسلہ گرادیں، وہ بے زبان ہے اگر یہ رب کی بارگاہ میں فریاد کرے گا تو پھر کیا کرو گے ؟

درگزر کی عادت اپنائیے

آج غریب ملازم سے کیسے بات کی جاتی ہے، ملازم لیٹ ہو جائے، برتن ٹوٹ جائے تو اسے اتنی گالیاں اتنا برا بھلا کہا جاتا ہے، وہ غریب ہے، اس نے نوکری کرنی ہے لہٰذا جو میں کہوں گا وہ سنے گا کیونکہ اس کی مجبوری ہے کہیں اور نوکری بھی نہیں کر سکتا، ٹھیک ہے آج آپ کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا مگر یاد رکھنا! ایک ایسا بھی دن آئے گا جب مظلوم کا ہاتھ ہوگا اور ظالم کا گریبان ہوگا، اُس دن سب اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور وہی نوکر، وہی آپ کا ہاری، وہی آپ کا کسان، وہی آپ کا غریب بھائی، اللہ سے فریاد کرے گا، مولا! اس نے مجھے گالی دی تھی، تھپڑ مارا تھا، سب کے سامنے ذلیل کیا تھا، اُس دن نمازیں دینی پڑیں گی، روزے دینے پڑیں گے، حج دینے پڑیں گے کہیں کنگال نہ ہو جائیں۔ تو خدارا! اُس دن کی تیاری کیجئے، آج معافی مانگ لیجئے، آج درگزر کر لیجئے ورنہ قیامت کے دن کہیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج بڑی بڑی ہستیوں اور مبارک لوگوں کا ذکر ہوا ہے، آج ہم نے سچی نیتیں کر کے جانا ہے: آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، ایسا نعرہ لگائیے کہ شیطان ادھر سے دور بھاگ جائے، آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ رمضان کے پورے روزے رکھیں گے، روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن پاک پڑھیں گے اور

روزانہ قرآن پاک سیکھیں گے، اس کے لیے بڑا آسان ہے، آپ جہاں سے بھی آئیں ہیں، جس بھی علاقے سے آئے ہیں، دعوت اسلامی والوں سے رابطہ کیجئے، بھائی میرا تلفظ ٹھیک کروادیجئے، میری تلاوت سن لیجئے، مجھے صحیح طریقے سے قرآن پڑھنا سکھا دیجئے۔ ان شاءاللہ! جب قرآن شریف زبان سے صحیح ادا ہو گا تو اس کا نور بھی دل میں پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔

اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ رب کریم ہم سب کا جمع ہونا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، جو نیتیں کیں اُس پر استقامت دے اور ایک بات تو یاد کر کے جائیے کہ ان شاءاللہ! نے ہم معاف کرنا ہے، دشمنی نہیں کریں گے، بدلہ نہیں لیں گے اگر کوئی رشتہ داری کاٹی ہوئی ہے، کوئی دوستی ختم کی ہوئی ہے اور کوئی شرعی مسئلہ بھی نہ ہو معاذاللہ جیسے کسی کے اللہ ورسول کے بارے میں اچھے خیالات نہیں ہے تو ان سے تو ملنا بھی نہیں چاہئے لیکن کسی چھوٹی بات پر دوستی یا رشتہ داری ختم ہو گئی تھی تو آج ہی ان کے گھر تحفہ لے کر چلے جائیے کہ بیان سنا تھا، اتنے سالوں سے ہمارا تعلق ختم ہے، اتنے سالوں سے رشتہ داری ختم ہے آج معافی مانگنے اور تعلق جوڑنے کے لئے آیا ہوں، مجھے معاف کر دیجئے، اللہ پاک نے چاہا وہ بھی خوش ہو جائے گا اور یہ مبارک مہینہ جاری ہے اللہ پاک بھی خوش ہو جائے گا وہ بھی ہم سے راضی ہو جائے گا۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Go To Index

5 مئی 2016 رضا مسجد، کورنگی، کراچی، پاکستان

معراج اور جنتی مشاہدات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ... نیک لوگوں سے دعا کروائیے
- ... معجزۂ شق صدر
- ... ولی کی رفتار کا عالم
- ... عشق میں لاجک تلاش مت کیجئے
- ... جنت کے مشاہدات
- ... کامیاب مسلمان کون ہیں؟

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ ہم میں سے ہر کسی کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ ہماری دعائیں قبول ہوں، التجائیں پوری ہو جائیں مگر بعض اوقات ایسا نظر نہیں آتا، آج جو حدیث بیان کرنے جارہا ہوں وہ بہت ہی خوبصورت حدیث ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمای حاجتیں پوری ہونے لگ جائیں، ہماری التجائیں قبول ہونے لگ جائیں تو حدیثِ پاک سماعت فرمایئے آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا۔

نبیوں کے سردار، رسولوں کے سالار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ جو مجھ پر شب جمعہ اور روز جمعہ 100 مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ پاک کی اس 100 حاجات پوری فرمائے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اب غور کیجئے! بعض اوقات ایک حاجت ایسی ہوتی ہے جو بندہ زندگی بھر تمنا کرتا رہتا ہے کہ بس یہ پوری ہو جائے، 100 درود پاک پڑھیں تو اللہ پاک 100 حاجتیں پوری فرمائے گا مگر آگے حدیث میں بہت خوبصورت بات ارشاد فرمائی ہے: سَبْعِيْنَ مِنْ

1...شعب الایمان، 3/111، حدیث: 3035۔

حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا[1] ان 100 میں سے 30 دنیا کی اور 70 آخرت کی حاجتیں پوری ہو جائیں گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے ایک بات سیکھنے کو مل رہی ہے کہ زیادہ اہمیت کن ضرورتوں کی ہے، دنیا کی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ ہمیں آخرت کے لئے بھی التجائیں کرنی چاہئیں، ہمیں اپنی دعاؤں کو بھی چیک کرنا چاہیئے بعض اوقات ہم دعا تو کرتے ہیں مگر ہم دعا میں کیا مانگتے ہیں: **کاروبار میں ترقی، بیماری دور ہو جائے، خوشحالی مل جائے، پیسے زیادہ آجائیں، نوکری مل جائے، امتحان میں کامیاب ہو جاؤں۔** ہم نے اپنی دعاؤں میں دنیا کی حاجتیں ہی مانگیں ہیں لیکن ان دعاؤں میں آخرت کا کتنا حصہ ہے؟ یہ ہمارے لئے غور کرنے والی بات ہے، ہم دنیا کے لئے بڑی فکر کرتے ہیں، دنیا میں کتنا عرصہ رہنا ہے، اللہ نہ کرے آخرت برباد ہو گئی تو پھر کہیں کے نہیں رہیں گے، ہمیشہ اپنی دعاؤں میں آخرت کو کثرت کے ساتھ شامل کیجئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بڑی مشہور اور پیاری دعا ہے اور اس دعا کی عادت بنالیجئے:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے میرے رب! ہماری دنیا اچھی کر دے، ہماری آخرت بھی اچھی کر دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے نجات عطا فرما۔

اگر غور کیا جائے تو اس دعا میں دو بار آخرت کا تذکرہ ہے (1) آخرت اچھی کرنے کا تذکرہ (2) جہنم کے عذاب سے بچنے کا بھی تذکرہ ہے۔ بس نیت کر لیجئے کہ آج سے اپنی دعاؤں

1... شعب الایمان، 3/111، حدیث: 3035۔

میں آخرت کا بھی حصہ رکھنا ہے۔

نیک لوگوں سے دعا کروائیے

جب کبھی اولیائے کرام ، علمائے کرام اور نیک لوگوں سے ہماری ملاقات ہو تو پھر کونسی دعا کروانی چاہیئے ، اولا ہم بزرگوں کے پاس جاتے ہی نہیں اور اگر کسی بزرگ سے ملاقات کی سعادت مل جائے تو ان سے ایسی دعاؤں کا کہا جاتا ہے: حضور دعا کر دیجئے کہ کاروبار میں برکت ہو جائے ، حضور دعا فرمادیجئے اولاد نہیں ، اولاد نرینہ مل جائے ، ایسی دعائیں کروانا منع نہیں ہے لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ یہ بھی دعا کروالی جائے کہ حضور دعا فرمادیں کہ میرا ایمان سلامت رہ جائے ، اللہ پاک مجھ سے راضی ہو جائے ، مجھے اخلاص کی دولت بھی مل جائے ، میں بخشا جاؤں ، مجھے جنت الفردوس میں بلاحساب داخلہ مل جائے۔

جب مشکل سے کسی ایسی شخصیت سے رابطہ ہوا کہ جن کے بارے میں ہمارا حسن ظن ہے کہ ان کی دعا قبول ہو گی تو کیوں نہیں دعا کرواتے کہ حضرت دعا کر دیں: میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے۔ ارے جس سے اللہ راضی ہو گیا اس کی دنیا بھی اچھی ہو جائے گی اور آخرت بھی اچھی ہو جائے گی۔

کبھی طالب علم کو دیکھا ہے ؟ جیسے جیسے طالب علم کا امتحان قریب آتا ہے اسے رات میں نیند نہیں آتی ، اس کی ٹینشن بڑھتی جاتی ہے ، اسے امتحان دینا ہوتا ہے ، کیا کبھی ہماری زندگی میں بھی ایسی رات گزری کہ ہمیں نیند نہ آئی ہو کہ قبر کا پیپر آسان ہو جائے ، ہم بھی تو روزانہ قبر کے قریب ہوتے جا رہے ہیں مگر ہماری حالت سے تو ایسا لگتا ہے کہ ہماری ٹینشن دور ہوتی جا رہی ہے ، جتنا قبر کے قریب ہوتے جا رہے ہیں اتنی غفلت بڑھتی جا رہی

ہے، بے حیائی بڑھتی جارہی ہے، بدامنی بڑھتی جارہی ہے، ہمیں اپنے آپ پر غور کرنے کی ضرورت ہے کیا جس کا امتحان قریب آتا ہے وہ ایسے رہتا ہے؟ اپنے اندر فیلنگز پیدا کیجئے۔

جو لوگ دعائیں کرواتے ہیں، جیسے اجتماع کے بعد دعا کی جاتی ہے، امام صاحب نمازوں کے بعد دعا کرواتے ہیں، ایسے لوگوں کا بڑا جی چاہتا ہے کہ ہم یہ سنیں کہ کوئی آکر کہے کہ حضور دعا کردیں: آخرت کے امتحان میں کامیاب ہوجاؤں، ہم یہ دعائیں کیوں نہیں کرواتے؟ جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہماری تعلیم کے لئے کیسی کیسی دعائیں فرماتے تھے، ہوسکے تو یہ دعا بھی یاد کرلیجئے، حضور دعا فرماتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

یہ دعا کتنی خوبصورت ہے اور یہ دعا کون کررہا ہے، نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دعا فرمارہے ہیں حالانکہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دل مبارک تو وہ ہے کہ جس کے لئے 4 بار شق صدر ہوا ہے۔

معجزۂ شق صدر

میرے آقا کے قلب مبارک کو 4 بار سینہ اقدس سے نکالا گیا اور اس میں نور کی برسات کی گئی، جب شب معراج آئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تھے، میرے آقا کو نیند سے بیدار کرکے رب سے ملاقات کا مژدہ سنایا گیا کہ رب نے آپ کو بلایا ہے، اس وقت بھی نبی پاک کا شق صدر کیا گیا اور دل مبارک کو آب زم زم سے دھویا گیا اور اسے انوار و تجلیات کی بارش سے بھر دیا گیا۔ وہ عظیم ہستی اپنے پاک دل

کے متعلق دعا کرتی ہیں:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

پیارے اسلامی بھائیو! مجھے اور آپ کو کتنا سوچنا چاہیے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہماری تعلیم کے لئے دعا فرما رہے ہیں حالانکہ میرے آقا کا دل تو وہ ہے جس کا صدقہ امامِ عشق و محبت اعلیٰ حضرت انتہائی پیارے انداز میں مانگتے ہیں، سنئے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فرماتے ہیں:

تُو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دُھلیں
کہ خُدا دِل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قلبِ اقدس کے صدقے اللہ پاک ہمارے دلوں کے میل دور فرمادے اور ہمیں یہ بھی دعا کرنی ہے: یااللہ! مرتے دم تک ایمان پر ثابت قدمی عطا فرما۔

آخرت کا سوچئے

ہمیں اپنی دعاؤں، التجاؤں اور فکروں میں آخرت کو بسانا ہے، دنیا کی فکر کم ہونی چاہیے جبکہ آخرت کی فکر زیادہ ہونی چاہیے کیونکہ اگر دنیا میں کوئی پریشانی ہے، مشکل میں ہے، کوئی بیمار ہے، قرضدار ہے، تنگدست ہے، فقیر ہے اگر رب کی طرف سے تھوڑی دیئے پر راضی ہو جائے، صبر کرلے تو یہ صبر کرنا اس کی آخرت کو اچھا کردے گا لیکن اگر کوئی آخرت میں فقیر ہوگیا، کوئی آخرت میں ناکام ہوگیا، کوئی آخرت میں برباد ہوگیا۔

اب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں ہو گا کہ وہ وہاں خوشحال ہو جائے۔ہمیں وہاں کی خوشحالی، وہاں کی نعمتیں، وہاں کی عنایتوں کا بہت زیادہ احساس ہونا چاہیے۔رب کریم سے دعا ہے کہ درود پاک کی برکت سے ہماری دنیا بھی اچھی فرمادے اور ہماری آخری بھی اچھی کر دے، ہمیں دنیا کی فکروں سے نجات دے کر آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آج سفر معراج کے حوالے سے بیان سنتے ہیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سفر معراج کتنی اسپیڈ سے کیا، کہا جاتا ہے کہ آج سائنس نے بڑی ترقی کر لی ہے، پہلے گاڑیاں آئیں پھر ٹرینیں آئیں پھر جہاز آگئے اور اب جہاز کے بعد اتنے تیز ائیر کرافٹ آگئے جو آواز کی رفتار سے بھی کئی گنا تیز سفر کرتے ہیں، ہو سکتا ہے آج کا سائنس پڑھنے والا بول دے کہ سائنس کے پاس اتنی تیز رفتار سواریاں موجود ہیں، نبی پاک تو تمام امت کے آقا ہیں کیا تمہارے نبی کے پاس بھی کوئی ایسا معجزہ، کوئی ایسی دلیل ہے؟ جی ہاں ہمارے پاس دلیل ہے سنئے!

صاحب معراج کا سفر معراج

صاحب معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تھے، وہاں سے بیت المقدس تشریف لے گئے، بیت المقدس سے ساتوں آسمانوں کی سیر کی، انبیاء سے ملاقاتیں کیں، فرشتوں سے گفتگو کی، سدرۃ المنتہٰی پہنچے، سدرۃ المنتہٰی سے آگے تشریف لے گئے، رب کی بارگاہ میں پہنچے، وہاں کتنا عرصہ رہے وہ رب جانے مصطفٰی جانیں

اس کے بعد جنت کی سیر کی، جہنم کے طبقات ملاحظہ کئے، کیا آپ جانتے ہیں یہ اتنا بڑا سفر کتنی دیر میں کیا؟ اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں:

عام طور پر سردیوں میں ایسا ہوتا ہے کہ جب بستر سے اٹھا جاتا ہے تو وہ کچھ دیر تک گرم رہتا ہے اس کے بعد نارمل ہو جاتا ہے، پرانے زمانے میں دروازوں پر کنڈیاں لگائی جاتی تھیں اب بھی بعض گھروں میں کنڈی ہوتی ہے، اگر دروازہ بند کیا جائے تو چند لمحے تک کنڈی ہلتی ہے پھر رک جاتی ہے اسی طرح اگر کسی ڈھلوان والی جگہ پر وضو کیا جائے تو کچھ دور جا کر پانی خود ہی رک جاتا ہے کیونکہ پیچھے سے پانی آنا بند ہو جاتا ہے، ان 3 باتوں کو ذہن میں رکھئے گا:

(1) بستر کا گرم رہنا (2) کنڈی کا ہلنا (3) وضو کے پانی کا بہتے رہنا۔

جب پیارے آقا سفر کر کے واپس تشریف لائے، اتنا طویل سفر تھا مگر اس کے باوجود بستر بھی گرم تھا، کنڈی بھی ہل رہی تھی اور وضو کا پانی بھی بہہ رہا تھا، سائنس آج بھی حیران ہے کہ اتنا لمبا سفر، اتنا لمبا پیریڈ اور سب چیزوں کا ایسے رہی رہنا بہت عجیب بات ہے مگر اس چیز کا جواب علماء عشق کی زبان میں دیتے ہیں، بات یہ ہے کہ اگر گھڑی کا سیل نکال دیا جائے تو گھڑی کی ٹِک ٹِک رک جائے گی، دوبارہ سیل لگادیں تو دوبارہ سوئی چلنا شروع ہو جائے گی۔ بات یہ ہے کہ اس دن، اس رات زمانے کی جان تھی وہ دنیا سے چلی گئی، جب واپس آئے تو زمانے نے پھر چلنا شروع کر دیا۔ اعلیٰ حضرت سے پوچھئے، ہمیں بات سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم واپس آئے تو زمانے نے چلنا شروع کیا ورنہ زمانہ تو رک ہی گیا تھا، بعض لوگوں کا کام بس اعتراض کرنا ہی ہوتا ہے اتنا لمبا سفر اتنے کم وقت میں کیسے ہو گیا اس کے لئے چند مثالیں دیتا ہوں:

ملک الموت کی رفتار

اس وقت دنیا کی آبادی 8 ارب سے زیادہ ہے۔ 8 ارب کا مطلب 800 کروڑ بنتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ **ہر سیکنڈ میں اوسطاً 2 افراد اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں یعنی ایک منٹ میں 120 افراد اور ایک گھنٹے میں تقریباً 7200 افراد اس دنیا سے چلے جاتے ہیں۔** جتنے انسان ہیں ان سب کی روح کون قبض کرتا ہے؟ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام ہی سب کی روح قبض کرتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ابھی کسی کا پاکستان میں انتقال ہوا اور اگلے سیکنڈ امریکا میں، اس سے اگلے سیکنڈ افریقہ میں انتقال ہوا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے ایک ساتھ ہی ہزاروں افراد طوفان، زلزلہ اور سونامی میں مر جاتے ہیں، اتنے سارے لوگوں کی روح اتنی جلدی ملک الموت کیسے قبض کرتے ہیں، جب ملک الموت کی رفتار کا عالم یہ ہے تو ملائکہ کے آقا کی رفتار کا عالم کیا ہو گا۔

ملائکہ کے آقا کی رفتار

جبریل امین علیہ السلام ملائکہ کے آقا ہیں، تمام فرشتوں کے سردار ہیں، جبریل امین کہاں رہتے ہیں؟ سدرۃ المنتہیٰ جو ساتوں آسمان سے بھی اوپر ہے۔ جبریل امین پیارے آقا کی بارگاہ میں وحی لے کر آتے اور جاتے تھے، اب جو اگلی بات بیان کرنے جارہا ہوں یہ

بھی عشق کی بات ہے، جسے سن کر ہمارا ایمان تازہ ہو جائے گا۔

انبیائے کرام کی سیرت کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ جبریل امین نے کسی نبی کی بارگاہ میں کتنی بار حاضری دی ہے چنانچہ امام قسطلانی اپنی کتاب ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں: جبریل امین حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں 12 آئے، حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس 4 مرتبہ، حضرت نوح علیہ السلام کے پاس 50 مرتبہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس 42 مرتبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس 400 مرتبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس 10 مرتبہ حاضر ہوئے۔[1]

24ہزار بار حاضری

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس جبریل امین کتنی بار حاضر ہوئے تھے؟ پہلی بار کب آئے تھے؟ اس وقت میرے آقا کی عمر کتنی تھی؟ 40 سال کی عمر میں غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی۔ جواب دیجئے گا تاکہ حساب وکتاب بھی مضبوط ہو جائے اور اسلامی معلومات کی دہرائی بھی ہو جائے۔ پہلی وحی 40 سال کی عمر میں آئی اور میرے آقا نے 63 سال اس دنیا کو قبول فرمایا۔ 23 سال تک جبریل امین پیارے نبی کی بارگاہ میں حاضری دیتے رہے۔

اسلامی سال میں 360 دن ہوتے ہیں اگر انہیں 23 سالوں سے ضرب دیں تو 8280 دن بنتے ہیں، مگر جبریل امین ان 23 سالوں میں تقریباً 24 ہزار بار پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دی ہے[2] کبھی ایک دن میں تین مرتبہ تو کبھی تین سے زائد

1...ارشاد الساری، 1/101، تحت الحدیث:2۔
2...ارشاد الساری، 1/101، تحت الحدیث:2۔

بار بھی حاضری بنتی ہے۔

اللہ اکبر! سدرۃ المنتہیٰ کے مکین بار بار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں کیوں آتے تھے، امامِ عشق و محبت اعلیٰ حضرت کے بھائی شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان سے پوچھئے، ایک ہی شعر میں ساری بات سمجھا دی، فرماتے ہیں:

بے لقائے یار ان کو چین آ جاتا اگر | بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

ارے بات یہ تھی سدرۃ المنتہیٰ سے جبریل امین اسی لئے بار بار آیا کرتے تھے، آقا کو دیکھ لیا تھا، اب چین ہی نہیں آتا تھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے ملے بغیر قرار نہیں آتا تھا۔ مجھے بتایئے ملائکہ کے سردار جبریل امین روزانہ تین بار سے زیادہ ساتویں آسمان سے بھی اوپر جن کا مسکن ہو، وہ آتے ہیں پھر جاتے ہیں جب جبریل امین کی یہ رفتار تھی تو جبریل کے آقا کی رفتار کا عالم کیا ہو گا۔

ملکہ بلقیس کا تخت

رفتار کی اس لاجک کو قرآنِ پاک کی دلیل سے سنتے ہیں تاکہ مزید ایمان مضبوط ہو جائے اور کسی قسم کے وسوسے کو جگہ نہ ملے۔ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے رفقاء کے ساتھ بیٹھے تھے اور فرمایا کہ ملکہ بلقیس یمن سے آرہی ہے، آپ نے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا کہ ملکہ کے میرے پاس آنے سے پہلے پہلے اس کا تخت یہاں لانا ہے۔

تخت بلقیس کوئی چھوٹا تخت نہیں تھا بلکہ وہ تخت 80 گز لمبا اور 40 گز چوڑا تھا، وہ تخت سونے جواہرات اور موتیوں سے آراستہ تھا، اس تخت کو سنبھالنے، اس کی حفاظت کرنے

کے لئے گارڈز تھے اور ملکہ بلقیس نے وہ 7 محلّات میں سے سب سے پچھلے محل میں رکھا، ساتوں کے 7 دروازوں پر تالے لگوادیئے۔ ان تمام تر صورتحال کو مدِ نظر رکھئے کہ بس وہ تخت کسی بھی طرح لاناتھا، جو گارڈز تھے پہلے ان سے مقابلہ کرنا پڑتا پھر اتنے وزنی تخت کو جہاز وغیرہ پر لوڈ کرنا پڑتا پھر ایک ملک سے دوسرے ملک میں مہینوں کا سفر طے ہوتا۔ لیکن جب حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ بلقیس کے درمیان 3 میل جتنا فاصلہ رہ گیا تو حضرت سلیمان نے فرمایا: ملکہ بلقیس کا تخت یہاں لانا ہے۔

ولی کی رفتار کا عالم

ایک جن آپ کی مجلس میں موجود تھا اس نے کہا: میں مجلس ختم ہونے سے پہلے پہلے اس تخت کو یہاں حاضر کردوں گا، مجلس ظہر تک ختم ہوجاتی تھی یعنی صبح سے دوپہر تک 5 سے 6 گھنٹے کے اندر اندر تخت ادھر آجائے گا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں، اب وہاں ایک ایسا بندہ موجود تھا جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ تفاسیر میں ان کا نام آصف بن برخیا موجود ہے۔ انہوں نے عرض کی: حضور میں پلک جھپکنے سے پہلے اس تخت کو حاضر کردوں گا اور ایسا ہی ہوا پلک جھپکنے سے پہلے میلوں دُور کا فاصلہ... کئی کلو وزنی تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ پلک جھپکنے میں کتنی دیر لگتی ہے ایک سیکنڈ سے بھی کم ٹائم لگتا ہے۔ اس واقعے کو قرآن مجید ان الفاظ کے ساتھ بیان کرتا ہے:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَؕ (پ:19، نمل:40)	ترجمہ کنزُ العِرفان: میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آصف بن برخیا نبی نہیں تھے بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ایک فرد تھے، جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی کا عالم یہ ہے تو سلیمان علیہ السلام کے آقا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر پلک جھپکنے میں بیت المقدس جائیں، انبیاء کی امامت فرمائیں، سدرۃ المنتہی، ساتوں آسمانوں کی سیر کرکے، رب سے ملاقات کرکے تشریف لے آئیں تو کوئی عقل سے اوپر کی بات نہیں ہے، میرے رب کی عطا سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ شان ہے۔

عشق میں لاجک تلاش مت کیجئے

ہر بات میں لاجک مت تلاش کیجئے، دینی معاملات میں زیادہ عقل کے گھوڑے نہیں دوڑانے چاہئیں یہ ہر جگہ اچھا نہیں ہوتا۔ پنجابی لوگ بڑی پیاری بات کرتے ہیں: **اسی منن والے آں سوچن والے نئیں** ہم ماننے والے ہیں سوچنے والے نہیں ہیں۔ معراج کے واقعے پر ماننے والے بن جایئے، ہمارے لئے تو یہ خوشی کی بات ہے کہ اللہ پاک نے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو وہ مقام دیا ہے جو کسی کو نہیں دیا وہ مرتبہ دیا ہے جو کسی اور کو نہیں دیا، ہم غلاموں کے لئے تو یہ سعادت کی بات ہے، ایک امت کے لئے اس سے بڑی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ اللہ پاک نے ہمیں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا امتی بنادیا ہے ایسے آقا کا امتی بنایا جنہیں رب نے اتنا بڑا مقام و مرتبہ دیا ہے اور کیسا مقام و مرتبہ دیا سنئے اعلیٰ حضرت امامِ عشق و محبت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کِسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ کو دیکھئے، آج لوگ کہتے ہیں وہ بہت بڑا آدمی ہے اس کے پاس بہت بڑا گھر ہے وہ بڑی اونچی جگہ پر بیٹھتا ہے بڑی نمایاں جگہ پر بیٹھتا ہے ارے میرے آقا کو رب نے مسند بھی عطا کی تو عرش بریں عطا کر دیا

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم

شہادت کی معراج

شہادت یا گواہی کب پوری ہوتی ہے؟ آپ کو اگر گاڑی لینی ہے کوئی مکان لینا ہے کوئی کپڑا خریدنا ہے تو آپ خود جا کر دیکھیں گے یا اپنے کسی دوست کو کہیں گے جا کر دیکھ لو وہ دیکھ کر کہے گا میں نے دیکھ لیا بالکل ٹھیک ہے لے لو مطلب گواہی مکمل ہو گئی یعنی خود دیکھیں یا کسی دیکھنے والے سے سن کر ہاں کر دیں۔ اب معاملہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء آتے رہے سب گواہی دیتے رہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اللہ ایک ہے، اللہ پر ایمان لے آؤ، کسی نبی نے بھی رب کو نہیں دیکھا تھا حالانکہ سب یہی کہتے رہے کہ اللہ ایک ہے، شہادت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کہ کائنات میں کوئی ایک تو ایسا ہو جس نے رب کو دیکھا ہو اور یہ شان ہمارے آقا و مولیٰ صاحب معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ملی کہ رب نے بلایا اپنا دیدار کروایا۔ حضور نے فرمایا: میں نے رب کو دیکھا کہ وہ ایک ہے تم بھی گواہی دو اللہ ایک ہے۔ یہ شہادت کی تکمیل ہوئی۔

غیب، غیب ہی نہ رہا

اس پر بھی بڑی بحث ہوتی ہے کہ نبی پاک کے پاس علم غیب تھا یا نہیں تھا اگر علم غیب تھا تو کتنا تھا، یاد رکھئے! ہمارا رب اعظم الغیب ہے سب سے بڑا غیب ہمارا رب ہے، جس کو دنیا میں کسی نے نہیں دیکھا، جب رب نے اپنا ہی جلوہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دکھادیا پھر اور کیا چھپانا ہے!!! اعلیٰ حضرت نے یہ بھی مسئلہ حل کر دیا اعلیٰ حضرت ہمیں سمجھا رہے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا | جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

ارے جب رب نے اپنے آپ کو نہیں چھپایا تو اب آپ سے اور کیا چھپا ہوا ہے آپ کو سب کچھ عطا فرمایا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اے نبی کے عاشقو! اے نبی کے دیوانو! آج ہمارے لئے بڑی ایمان افروز رات ہے، یہ بڑا ایمان افروز موقع ہے، شب معراج گویا ہمارے لئے بھی فخر کی بات ہے کہ ہم اس نبی کے، اس آقا کے امتی ہیں جنہیں رب نے یہ مقام عطا فرمایا ہے۔ ہمیں شکر ادا کرنا چاہیئے، ہمیں خوشی بھی منانی چاہئے اور اپنی محبتوں کو اور بڑھانا چاہیئے۔

جنت کے مشاہدات

شب معراج گویا آج جنت جھوم رہی تھی کہ وہ آقا تشریف لانے والے ہیں جو مالک جنت ہیں اور آقا کے آنے سے یوں سمجھئے جنت کے حسن میں اضافہ ہو گیا، دراصل بات یہ ہے کہ جنت میں میرے آقا تشریف لے گئے اس کا رنگ وروغن اس کا کلر معلوم ہے کس چیز سے بنا ہے؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو شب معراج غسل دیا گیا، اس رات

میرے آقا کے تلوؤں کا جو دھوون تھا اسی دھوون کو جنت کا رنگ و روغن بنا دیا گیا۔ بریلی کے تاجدار سے پوچھئے، اعلیٰ حضرت اپنے تخیل میں بیان کرتے ہیں:

بچا جو تلووں کا اُن کے دَھووَن بنا وہ جنت کا رنگ و رَوغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

شعر کا مطلب: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غسل کرتے ہوئے پاؤں مبارک سے جو پانی گرا اس پانی سے جنت کا رنگ و روغن کیا گیا جس سے جنت کی زینت اور آرائش میں اضافہ ہو گیا اور جنہوں نے صاحب معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پہنے ہوئے لباس مبارک کو حاصل کیا وہ جنت کے نورانی باغ کے پھول اور کلیاں بن گئے۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بہار جاں فزا تم ہو نسیم گلستاں تم ہو
بہار باغ رضواں تم سے ہے زیب جناں تم ہو

شعر کا مطلب: یہ بہار باغ رضواں کیا ہے؟ رضوان یہ جنت کے دروازے پر موجود فرشتے کا نام ہے، جو جنتیوں کو جنت میں داخلے کی اجازت دیں گے، مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

بہار باغ رضواں تم سے ہے زیب جناں تم ہو

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جنت کی ساری خوبصورتیاں آپ کے قدموں سے ہیں۔

ایک اور جگہ اعلی حضرت لکھتے ہیں:

جنّت ہے ان کے جلوہ سے جویائے رنگ و بُو

بڑی پیاری بات ہے اگر تھوڑا غور کریں گے تو ایمان تازہ ہو جائے گا، کہتے ہیں:

جنّت ہے ان کے جلوہ سے جویائے رنگ و بُو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل

شعر کا مطلب: اعلیٰ حضرت جنت سے بات کر رہے ہیں اے جنت اگر تجھے خوبصورتی چاہیے تو گلشن رسالت کے مہکتے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے خوبصورتی طلب کر لے یہ تیری بھی خیرات ہی ہے اور اس سے تیری خوبصورتی میں اضافہ ہو جائے گا۔

جنت کی آواز

شب معراج اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا جہاں ٹھنڈی پاکیزہ اور خوشبودار ہوائیں چل رہی تھیں۔ آپ نے ایک آواز بھی سنی، نبی پاک نے فرمایا: جبریل یہ ٹھنڈی، پاکیزہ اور خوشبودار ہوا کیا ہے؟ اور یہ آواز کیسی ہے؟

اے جنت کے مشتاقو! غور سے سنئے! جبریل امین عرض کرتے ہیں: یہ جنت کی آواز ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنت کی آواز سنی، وہ یہ کہہ رہی ہے اے میرے رب! مجھ میں رہنے والے لوگوں کو میرے پاس بھیج دے اور ان کو جن کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ بے شک میرے اندر خوشگوار خوشبوئیں، ریشم کے عمدہ کپڑے اور بے مثال چیزیں موتی، مونگے، سونا، چاندی اور آفتابے (یعنی ڈھکن والے برتن) پھل، شہد، پاکیزہ شراب اور

دودھ بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا ان کو میرے اندر بھیج جن کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔

جنت میں اتنی نعمتیں ہیں۔ سائنس نے بہت ترقی کرلی ہے ، آج سائنسی دور میں ایک جملہ کہا جاتا ہے ، آپ سوچیں کیا چاہیے سائنس وہ حاضر کر دیتی ہے ، جیسی سہولت والی گاڑی چاہیے ویسی گاڑی مل جائے گی ، جیسا گھر چاہیے ویسا گھر مل جاتا ہے ، جیسی ٹیکنالوجی چاہیے ویسی ٹیکنالوجی مل جاتی ہے۔ اللہ پاک نے ہمارے لئے جنت ایسی بنائی ہے روایتوں کے الفاظ ہیں کہ کسی کا وہم و گمان تک نہ گزرا ، نہ کسی نے دیکھا نہ کسی نے سنا اور کسی کے خیال میں بھی نہیں آیا۔ رب کی جنت ایسی ہے ، وہاں کی نعمتیں ایسی ہے ، جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ، جن کے بارے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا ہے ، اب سنئے جنت کس کو ملے گی۔ اللہ پاک جنت سے ارشاد فرماتا ہے:

ہر مسلمان مرد و عورت اور جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے ، نیک عمل کرے نیز کسی کو میرا شریک اور برابر نہ ٹھہرائے وہ تیرے لئے ہے اور جو مجھ سے ڈرے میں اُسے امن دوں گا جو مجھ سے سوال کرے میں اُسے عطا کروں گا جو مجھے قرض دے۔ اب اللہ کو قرض کون دے سکتا ہے ؟ فرمایا : جو مجھے قرض دے (یعنی صدقات واجبہ نافلہ ادا کرے) میں اُسے جزا دوں گا ، جو مجھ پر توکل کرے میں اُسے کفایت کروں گا۔ اور میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ، میں وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ بے شک ایمان لانے والے کامیاب ہوئے۔ (اس کے بعد اللہ پاک نے اپنے پاک کلام میں سے سورہ مؤمنون میں کامیاب مومنین کی صفات بیان فرمائیں) تو جنت بولی : میں راضی ہوں۔ [1]

---

1 ... دلائل النبوۃ ، 2/399۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اب جنت میں داخل ہونے والوں کی لسٹ مل گئی۔ آج دنیا میں ذرا غور کر لیں کہ میں اور آپ زندگی کیسی گزار رہے ہیں صبح سے لے کر شام تک ہماری یہی تمنا ہوتی ہے کہ دنیا اچھی ہو جائے، کوئی نوکری کر رہا ہے، کوئی کاروبار کر رہا ہے، کوئی پڑھائی کر رہا ہے۔ جو پڑھائی کر رہا ہے ناں وہ بھی اس لئے پڑھائی کر رہا ہے کہ اچھی نوکری کرنی ہے۔ اچھی نوکری اس لئے کرنی ہے کہ پیسے کمانے ہیں۔ کاروبار اور نوکری سے پیسے اس لئے کمانے ہیں کہ گھر اچھا بنانا ہے۔ گھر اچھا بن گیا تو پھر اور ذرا الگڑریز لانی ہیں۔ سواری اچھی ہونی چاہئے۔ بچوں کا اچھا مستقبل ہو جائے۔ جب پیسہ زیادہ آجاتا ہے تو بندہ کہتا ہے یوکے چلتے ہیں، یورپ چلتے ہیں، کسی طرح امریکا پہنچ جائیں، اُدھر، ڈالر اور پاؤنڈ ملیں گے۔

دنیا کی نہیں آخرت کی فکر کیجئے

ہم صبح سے شام تک دنیا اچھی کرنے کے چکر میں ہیں ہم میں سے کسے فکر ہے کہ میں اس جنت میں چلا جاؤں جو اتنی اچھی ہے کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ آج دنیا کی جو بھی نعمت مل جائے اس کی ایکسپائری ڈیٹ ہے ناں، 15 سال، 20 سال، 25 سال، 30 سال بلکہ اگر سچی بات بتاؤں، جو میرے بزرگ اجتماع میں موجود ہیں وہ میری اس بات کی تائید کریں گے، بندہ خوشحالی تک پہنچتے پہنچتے بوڑھا ہو جاتا ہے، اتنی محنت کرتا ہے کہ 50,40 سال بعد جا کر کوئی مقام ملتا ہے۔ تو اب اس خوشحالی، اس آسانی کو انجوائے کرنے کے لئے دن ہی تھوڑے بچے ہوتے ہیں۔ بعضوں کو تو وہ بھی نہیں ملتے اسی چکر میں چلے جاتے ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جنہیں مقام تو ملتا ہے مگر ان کی صحت باقی نہیں رہتی، وہ اچھے

کھانے نہیں کھاسکتے انہیں سکون تو ملا مگر وہ اسے انجوائے نہیں کرسکتے تو پتہ چلا دنیا کی نعمتیں مل بھی جائیں تو چند سالوں کے لئے ہیں۔

جنت پتہ ہے کیسی ہے؟ جنت جس کو مل گئی ناں اس سے کبھی واپس نہیں لی جائے گی اُسے کبھی بھی نکالا نہیں جائے گا۔ اچھا آپ کہیں جناب اُدھر بھی تو بوڑھے ہوجائیں گے نہیں جناب جنت میں نہ کوئی بوڑھا ہوگا نہ کسی کو موت آئے گی۔ سارے جنتی 30 سال کے ہی ہوں گے، ہمیشہ 30 سال کے ہی رہیں گے۔ اب ہمیں جنت میں جانے کی کتنی فکر ہونی چاہیئے کہ آیا کہ ہم جنت میں داخل ہوں گے کہ نہیں؟ جنت میں کامیاب لوگ جائیں گے اور کامیاب لوگ کون ہوتے ہیں وہ اللہ پاک نے قرآن مجید میں ارشاد فرمادیا ہے۔

کامیاب مسلمان کون ہیں؟

اللہ پاک نے قرآن مجید کے پارہ 18 سورہ مؤمنون میں کامیاب مسلمانوں کی ایک لسٹ دی ہے کہ کامیاب کون ہے میں وہ آیتیں بیان کرتا ہوں، غور سے سماعت کیجئے گا، اگر جنت میں جانا ہے تو ہمیں ان کامیاب لوگوں میں شامل ہونا پڑے گا اور اگر جنت میں داخل ہوگئے تو پھر مزے ہی مزے ہوں گے۔ ہوسکے تو گھر جاکر خود بھی سورہ مؤمنون کی ابتدائی 11 آیتیں پڑھئے گا اور اپنے آپ کو چیک بھی کیجئے گا کہ میں ان میں شامل بھی ہوں یا نہیں ہوں، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (پ:18، مؤمنون:1)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے۔

اب سنئے! وہ کون لوگ ہیں جو کامیاب ہوگئے؟ وہ لوگ کامیاب ہوگئے جو:

اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (پ:18، مؤمنون:2)

ترجمہ کنزُالعِرفان: جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔

ادھر تو نماز ہی نہیں پڑھتے گڑ گڑانا تو دور کی بات ہے اور پڑھتے ہیں تو دھیان کہیں اور ہوتا ہے، دکان کا سارا حساب وکتاب ہم نے نماز میں ہی کرنا ہوتا ہے قرآن کہتا ہے: کامیاب لوگ وہ ہیں جو نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور ہم نماز پڑھتے وقت خیالوں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، اول تو نماز نہیں پڑھتے، پڑھتے ہیں تو دھیاں کہاں کہاں ہوتا ہے۔ نماز دراصل کیا ہے؟ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضری ہے، آج میں آپ کو کہوں کہ کسی وزیر، منسٹر یا پرائم منسٹر کے پاس جانا ہے، فلاں شخصیت کے پاس جانا ہے، بتایئے کتنی اچھی تیاری کرتے ہیں۔ کپڑے بھی صاف ستھرے، پرفیوم بھی لگایا، عطر بھی لگایا، بال بھی بنائے، وہاں جاکر بھی بڑا فوکس، دھیمی آواز میں بات کریں گے۔ اب دنیا والوں کے پاس جائیں تو اتنی تیاری کرتے ہیں مگر جب رب کی بارگاہ میں جانا ہو تو کوئی تیاری نہیں ہے، کوئی دھیان نہیں ہے۔

آج کل تو لوگ مسجد میں ایسے ہی آجاتے ہیں، میلے، بدبودار کپڑے، برابر میں نماز پڑھو تو نماز پڑھنا مشکل ہوجاتا ہے، کیا اس طرح کسی کی دعوت میں جاتے ہیں؟ دنیا والوں کے گھر جائیں تو تیاری کرکے اور اللہ کے گھر کا کوئی ادب ہی نہیں ہے۔ ارے ادب نہیں کریں گے تو نوازے کیسے جائیں گے، رب کے گھر میں ادب کے ساتھ آیئے پھر دیکھئے رب کیسے جھولیاں بھرتا ہے۔ مسجد میں آئیں تو تیاری کے ساتھ آئیں، لباس صاف ہو، خوشبو لگائیں اچھی طرح وضو کریں۔ ارے اللہ کی بارگاہ میں جارہے ہیں۔

نماز رب سے گفتگو ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضری ہے، سکون سے نماز پڑھئے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (پ:18، مؤمنون:3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں۔

آج ہمارے موبائلوں کو چیک کرلیں، ہم اپنا موبائل کسی کو دیتے ہوئے ڈر رہے ہوتے ہیں نہیں!! نہیں!! موبائل میں ایسا کیا ہے جو کسی کو دیتے ہوئے ڈر رہے ہو؟ آخر ایسے کام کیوں کر رہے ہیں؟ پرائیویسی لگائی ہوئی ہے مگر اللہ تو دیکھ رہا ہے، ہماری ویب سائٹ، ہمارا انٹرنیٹ، ہماری کتابیں، ہماری خلوتیں۔ اس بارے میں کسی کو پتہ نہیں لگنا چاہئے کہ میں اکیلے میں کیا کرتا ہوں، آج دنیا والوں سے توڈرا جاتا ہے۔ کیا معلوم نہیں کہ رب دیکھ رہا ہے۔ ارے اللہ پاک ہمیں خلوتوں میں بھی دیکھ رہا ہے جلوتوں میں بھی دیکھ رہا ہے۔ اے کاش! دل پر یہ خیال نقش ہو جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ میں اکیلا ہوں جب بھی دیکھ رہا ہے۔

گناہ چھوڑنے کا نسخہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا کہتا ہے حضور گناہ نہیں چھوٹتے، بہت گناہ کرتا ہوں، توبہ کرتا ہوں لیکن پھر گناہ ہو جاتے ہیں، کیا کروں کوئی حل بتایئے، ہو سکتا ہے میرا کوئی ایسا بھائی یہاں موجود ہو بلکہ سچی بات ہے کہ ہم سارے ہی ایسے ہیں گناہ ہم سے نہیں چھوٹتے، توبہ بھی کرتے ہیں، روتے بھی ہیں پھر گناہ کرتے ہیں، سنئے! حضرت ابراہیم نے کتنے پیارے نسخے دیئے:

اللہ کا رزق چھوڑ دو

آپ نے فرمایا: جب بھی گناہ کرنا ہو تو بس اللہ کا رزق کھانا چھوڑ دو۔ وہ کہتا ہے: حضور یہ کیسے ممکن ہے؟ میں جو بھی کھاتا ہوں رب کا ہی کھاتا ہوں، اگر رزق چھوڑ دوں گا تو پھر زندہ کیسے رہوں گا؟ آپ نے فرمایا: کتنی بری بات ہے جس کا کھاتے ہو اسی کی نافرمانی کرتے ہو۔

خود کو رب سے چھپا لو

حضرت ابراہیم بن ادھم نے اس سے فرمایا: ایسی جگہ گناہ کرو جہاں اللہ نہ دیکھے، وہ کہتا ہے حضور! یہ کیسے ممکن ہے، مشرق و مغرب، شمال وجنوب جہاں بھی جاؤں، دروازے بند کرلوں مگر اللہ تو دیکھ رہا ہوتا ہے، وہ سمیع وبصیر ہے، فرمایا: کتنی بری بات ہے، جب اللہ تجھے دیکھ رہا ہے تو پھر بھی گناہ کرتا ہے۔

اللہ کے دنیا سے نکل جاؤ

حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب گناہ کرنے لگو تو اللہ کے ملک سے باہر نکل جاؤ، جہاں تک اللہ کا ملک ہے اس سے باہر نکل جاؤ پھر گناہ کرلو، اس نے کہا: حضور یہ کیسے ممکن ہے؟ ساری دنیا ہی رب کی ہے میں باہر کیسے نکل سکتا ہوں، فرمایا: پھر کتنی بری بات ہے جس کی زمین پر، جس کی دنیا میں، جس کے ملک میں رہتے ہو اسی کی نافرمانی کرتے ہو۔

موت کو رکوا دینا

فرمایا: جب گناہ کرتے کرتے موت کا وقت آجائے کیونکہ موت تو کسی بھی وقت

آسکتی ہے اگر ملک الموت آجائیں تو ان سے کہنا میری ابھی روح قبض نہ کریں میں گناہوں سے توبہ کرلوں پھر روح قبض کرنا، وہ کہتا ہے: حضور یہ کیسے ممکن ہے موت کا وقت تو مقرر ہے کسی بھی وقت موت آجاتی ہے میں کیسے ملک الموت کو روک سکوں گا، فرمایا: کتنی بری بات ہے، جب تمہیں پتہ بھی ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے، گناہ کرتے کرتے بھی موت آسکتی ہے تو پھر گناہ کیوں کرتے ہو۔

خود کو جہنم سے روک لینا

آخری بات کہتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: جب قیامت کے دن تمہارے بارے میں یہ حکم دے دیا جائے کہ اس بندے کو جہنم میں ڈال دو، تو اس دن رب کے فرشتوں کو کہہ دینا کہ میں جہنم میں نہیں جاتا۔ وہ کہتا ہے حضور! یہ کیسے ممکن ہے؟ وہ تو گھسیٹ کر مجھے جہنم میں لے جائیں گے۔ میں انہیں کیسے منع کروں گا میرے پاس طاقت ہی نہیں ہے تو آپ نے فرمایا پھر کتنی بے مروتی کی بات ہے کہ جب تم اللہ کا کھانا نہیں چھوڑ سکتے، ایسی جگہ جا نہیں سکتے جہاں رب نہ دیکھ رہا ہو، اللہ کے ملک سے باہر نہیں نکل سکتے۔ موت کے وقت کو ٹال نہیں سکتے، جہنم میں لے جانے سے فرشتوں کو روک نہیں سکتے تو پھر آخری حل یہی رہتا ہے کہ تم گناہ کرنا ہی چھوڑ دو۔ وہ شخص زارو قطار رونے لگا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم کب توبہ کریں گے؟ کب تک اپنے آپ کو دھوکا دیتے رہیں گے؟ ذرا غور کیجئے ہم نے کتنا گناہ کرلئے ہیں، ہر بار یہی سوچتے ہیں کہ اب نہیں

1...کتاب التوابین، ص285۔

کروں گا، اب نیک بن جاؤں گا، اب توبہ کرلوں گا۔ ارے اب تو رجب کا مہینہ بھی جانے والا ہے، تھوڑے دنوں بعد شب برأت آنے والی ہے میرے اور آپ کے اعمال نامے رب کی بارگاہ میں پیش ہونے ہیں۔ اس دن ہم کیا منہ دکھائیں گے۔

سنئے سورہ مؤمنون میں قرآن آگے کہتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (پ:18، مؤمنون:4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں۔

آج جو لوگ اپنی زکوٰۃ پوری ادا نہیں کرتے، وہ غور سے سنیں کہ زکوٰۃ دینے والا کامیاب لوگوں میں شامل ہے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو اس کے مال ہی کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔ اس کا مال دنیا میں بھی برباد ہو جائے گا، آخرت میں بھی یہ مال اس کے لئے سانپ اور بچھو بن جائیں گے، حدیث میں ہے: جس کو اللہ پاک مال دے اور وہ اُس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا، جس کے سر پر دو نشان ہوں گے۔ وہ سانپ اُس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں اور میں تیرا خزانہ ہوں۔[1] لہٰذا صحیح طریقے سے اپنی پوری زکوٰۃ ادا کیجئے۔

آگے قرآن کہتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا

1... بخاری، 1/474، حدیث:1403۔

مَلُوْمِیْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ (پ:18، مؤمنون:5-7)

شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں پس بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جو اِن کے سوا کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

آج جو بدکاریاں کرتے ہیں، آج جو بیہودہ باتیں کرتے ہیں۔ آج جو بیہودہ مناظر دیکھتے ہیں۔ آج جو دوسرے ملکوں میں جاکر بدکاری کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ مجھے دوسرے ملک میں کوئی جاننے والا نہیں، اب تو میں دوسرے ملک میں ہوں، جو کرنا ہے کرلو کل کیسے جواب دوگے؟ شب معراج نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے زنا کرنے والے، بدکاری کرنے والوں کے بھی عذاب دیکھے ہیں، چنانچہ حضور نبی پاک کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو پاکیزہ گوشت کو چھوڑ کر کچا، گندا اور بدبودار گوشت کھارہے تھے پوچھنے پر بتایا کہ یہ وہ شخص ہے کہ حلال عورت (بیوی) تھی مگر یہ اسے چھوڑ کر خبیث عورت پاس جاتا اور رات بھر ٹھہرا رہتا اور یہ عورت حلال وطیب مرد کے نکاح میں ہونے کے باوجود خبیث مرد کے پاس جاتی اور رات بھر اس کے پاس ٹھہری رہتی۔[1]

خدا کے واسطے یہ بیہودگی مت کیجئے، اس بے حیائی کے قریب مت جایئے۔ اگر کسی کی عادت رہی ہے تو آج کے دن اپنے رب سے سچی توبہ کرلیجئے، وہ کریم سچی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے، ان کے گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں وہ کامیاب لوگ ہیں۔

1... تفسیر طبری، 8/801، حدیث:22021۔

قرآن کہتا ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (پ:18، مؤمنون:8)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی رعایت کرنے والے ہیں۔

جن کے پاس امانتیں رکھوائی جائیں وہ امانتوں کو صحیح لوٹاتے ہیں ان میں خیانت نہیں کرتے اور وعدہ پورا کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (پ:18، مؤمنون:9)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شبِ معراج دیکھا لوگوں کے سروں کو کچلا جارہا تھا، وہ سر پھر ٹھیک ہوجاتا پھر کچلا جاتا، ارشاد فرمایا: جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نمازوں کے وقت بوجھل ہوجاتے تھے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمارے پاس سارا دن گپیں مارنے کے لئے ٹائم ہے۔ کھائیں گے، پئیں گے، دوستوں میں بیٹھیں گے، ذرا کوئی کہہ دے چلیں بھائی نماز کا وقت ہوگیا ہے، بس یار! آج بہت تھک گیا ہوں، کل سے نماز پڑھوں گا، نماز کی بات سنتے ہی سر بوجھل ہوجاتا ہے دل نہیں چاہتا، کھڑے نہیں ہوتے، یہ کہہ دیتے ہیں: آپ چلیں بس میں آرہا ہوں۔ ارے بس! اگلے جمعے سے شروع کردونگا۔ سنئے! قیامت کے دن ایسے لوگوں کے سر کچلے جائیں گے، اس دن کیا جواب دوگے؟

اب جنھوں نے یہ ساری فہرست مکمل کردی ان پر عمل کرلیا وہ کامیاب ہیں، آج ہم

1... مجمع الزوائد، 1/236، حدیث:235۔

کہتے ہیں: وہ بڑے سیٹھ کا وارث ہے، فلاں کو وراثت میں اتنی جائیداد ملنی ہے، ارے یہ دنیا کی وراثت کی کیا حیثیت ہے، سنئے جو لوگ کامیاب ہیں انہیں کیا کیا انعام ملے گا۔ قرآن کہتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ (پ:18، مؤمنون:10)	ترجمہ کنزُالعِرفان: یہی لوگ وارث ہیں۔

کس کے وراث ہیں؟ سنئے

الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (پ:18، مؤمنون:11)	ترجمہ کنزُ العِرفان: فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ! اللہ! اور فردوس سب سے اعلیٰ جنت ہے۔

سب سے اعلیٰ جنت

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جنت میں 100 درجے ہیں، دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ فردوس سب سے اعلیٰ اور درمیانی جنت ہے اور اس سے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔ جب تم اللہ پاک سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔[1] لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ جب اللہ پاک سے جنت کی دعا مانگے تو جنت الفردوس کی دعا مانگے کہ یہ سب سے بڑی اور عظیم نعمت ہے۔ میرے مرشد کریم امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری جنت الفردوس کے بارے میں کیا خوبصورت شعر لکھتے ہیں:

1... ترمذی، 4/238، حدیث: 2538۔

یاخدا میری مغفرت فرما | باغِ فِردوس مَرحَمت فرما
مصطفٰے کا وسیلہ توبہ پر | تُو عنایت مُداوَمَت فرما
موت ایماں پہ دے مدینے میں | اور محمود عاقبت فرما

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

آپ نے قرآن کی آیتوں کے ذریعے سن لیا کہ جنت کی میراث کسے ملے گی،کامیاب لوگ کون ہیں۔ خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے والے،زکوۃ ادا کرنے والے،بیہودہ باتوں سے بچنے والے،بدکاریوں اور بے حیا معاملات سے بچنے والے ان شاءاللہ جنت ان کے لئے ہے اور جنت کی نعمتوں کی تو کیا ہی نرالی بات ہے ہم سوچ بھی نہیں سکتے،رب نے ایسی جنت میں نعمتیں تیار کر رکھی ہیں آیئے! آج سے جنت کی تیاری کرتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں[1] آیئے! اچھا گمان کرتے ہوئے سچی توبہ کی نیت کرتے ہیں۔ اپنے رب پر سچا بھروسہ کرکے اس کی بارگاہ میں سر کو جھکالیتے ہیں۔ یہ حدیثِ پاک سنئے ایمان تازہ ہو جائے گا۔

کریموں سے بڑھ کر کریم

مروی ہے کہ ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں حاضری دی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مخلوق کا حساب کون لے گا؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک۔ اس نے عرض کی: کیا وہ خود ہی حساب لے گا؟ میرے آقا نے فرمایا: ہاں، تو وہ اعرابی مسکرا

1...بخاری،4 / 541،حدیث:7405۔

دیئے۔ پیارے آقا نے مسکرانے کی وجہ پوچھی کہ مسکرا کیوں رہے ہو؟ اللہ! اللہ! رب پر بھروسہ دیکھئے وہ کہتے ہیں: کریم جب کسی پر قدرت پاتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔ جب حساب لیتا ہے تو درگزر فرما دیتا ہے۔ پیارے آقا نے جب یہ سنا تو فرمایا اعرابی نے سچ کہا جان لو اللہ پاک سے بڑا کوئی کریم نہیں ہے۔ وہ سب کریموں سے بڑھ کر کریم ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جب ایسا کریم مولیٰ ہو تو اس کی نافرمانی کیوں کی جائے۔ اسے ناراض کیوں کیا جائے، اپنے مولیٰ کی رحمت کی طرف آجایئے، آج سچی توبہ کر لیجئے، اگر اجتماع میں میرا کوئی بھائی بیٹھا ہے جو نمازوں میں سستی کرتا ہے، معاذ اللہ برے کاموں میں مصروف ہے، حرام روزی کماتا ہے، جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ بے حیائی کے کام کرتا ہے، جوا کھیلتا ہے، شراب پیتا ہے، بس! بہت ہو گیا۔ اب مبارک گھڑیاں، مبارک دن، مبارک لمحے آچکے ہیں، آیئے! مل کر توبہ کرتے ہیں۔ آج سچی نیت کے ساتھ سب نے نعرہ لگانا ہے کہ ان شاء اللہ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، ان شاء اللہ! فلمیں، ڈرامے نہیں دیکھیں گے، ان شاء اللہ! گانے باجے نہیں سنیں گے، ماں باپ کو نہیں ستائیں گے، شراب کے قریب بھی نہیں جائیں گے، جوئے کے قریب بھی نہیں جائیں گے، مسلمانوں کا دل نہیں دکھائیں گے، چوری ڈکیتی کے قریب بھی نہیں جائیں گے۔

آج تحفہ دینا ہے

میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کیا

1… حکایتیں اور نصیحتیں، ص637۔

تحفہ دیا؟ عام طور پر جب کوئی ہمارا محبوب، پسندیدہ اور پیارے کے گھر خوشی کا موقع آتا ہے، شادی ہوتی ہے سالگرہ ہوتی ہے، ختم قرآن یا محفل نعت ہوتی تو ہم کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور دیتے ہیں۔ نبی پاک کو معراج ملی، وہ مرتبہ ملا جو کسی کو نہیں ملا۔ آپ نے اپنے آقا کو کیا تحفہ دیا؟ ایک بات یادرکھئے! فقیر اپنی اوقات کے مطابق ہی بادشاہ کو تحفہ دیتا ہے مگر بادشاہ ہمیشہ اپنی شان کے مطابق ہی عطا فرماتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! شب معراج نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اتنا بڑا مقام ومرتبہ ملا مگر اس رات بھی ہمیں نہیں بھولے، اپنی امت کو یاد رکھا۔ آج مجھے اور آپ کو کوئی بہت بڑی شخصیت سے ملاقات کا موقع مل جائے تو ہم کہتے ہیں بس میں اپنی ہی بات کروں گا، بڑی مشکل سے تو ٹائم ملا تمہاری بات نہیں کروں گا، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رب کی بارگاہ میں گئے وہاں بھی ہمیں یاد رکھا، کبھی بھی نہیں بھولے، رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے، معراج کی شب گئے وہاں ہمیں یاد رکھا، قبر انور میں اتارا گیا اُدھر بھی ہمیں پکارتے رہے۔ آج بھی علماء کہتے ہیں: مزار میں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم روضۂ انور میں اپنی گنہگار امت کو یاد کررہے ہیں ۔ اے غلامو! ہمیں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو نہیں بھولے کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم بھول گئے!!!! اعلیٰ حضرت کہتے ہیں ناں:

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادَت کیجیے

کیا ہم نے بھی نبی پاک کو یاد رکھا ہے؟ آیئے! آج اپنے نبی پاک کو یہ تحفہ دیتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کی معراج کی خوشی میں، آپ کی سنت میں چہرے پر داڑھی سجانے لگا ہوں، جو اس کی راہ میں رکاوٹیں آئیں وہ بھی آپ کرم فرمادیں۔ یاد

رکھئے! قبر میں نبی پاک سے ملاقات ہونی ہے اور میرے آقا تو داڑھی والے ہیں۔ اپنے آپ سے پوچھئے، کیا داڑھی والے آقا سے ملاقات بغیر داڑھی والے چہرے کے ساتھ کریں گے؟، کیسے منہ دکھائیں گے؟

نیک بن جائیے

ایسے موقعوں پر ایک نیت یہ کرلیتے ہیں کہ قبر میں ضرور داڑھی لے کر جاؤں گا۔ قبر میں کون کون داڑھی لے کر جائے گا ذرا ہاتھ اُٹھائیں، اچھا اب مجھے بتایئے کس کو پتہ ہے کہ میں قبر میں کب جاؤں گا؟ جس کو پتہ ہے وہ ہاتھ اُٹھائے، کہ میں قبر میں کب جاؤں گا؟ ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جس کو پتہ ہو ہے تو جب نیت یہ ہے کہ قبر میں داڑھی لے کر جانی ہے مگر قبر میں کب جانا ہے یہ پتہ نہیں ہے تو پھر آج ہی داڑھی رکھ لیجئے تاکہ قبر میں تو داڑھی لے کر جائیں، پیارے آقا کو چہرہ کیسے دکھائیں گے۔

میں آپ سے زبردستی نہیں کررہا مگر آپ کے دل کے دروازے پر، ایک عاشق رسول کے دروازے پر دستک دے رہا ہوں کہ اپنا چہرہ دیکھئے اور آج اپنے آقا کو معراج کا تحفہ پیش کردیجئے۔ کیا معلوم آج آپ کی یہ نیت میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایسی پیاری لگے کہ آج رات ہی اپنا جلوہ دکھادیں۔ آج خواب میں ہی ان کا دیدار ہوجائے، اب داڑھی والا سوچ رہا ہو گا میں کیا تحفہ دوں میں نے تو پہلے ہی داڑھی رکھ لی، چلئے سر پر عمامہ نہیں تو عمامے کا تحفہ دیدیجئے، عمامے والا سوچ رہا ہو گا کہ میں کیا تحفہ دوں، عمامہ بھی رکھ لیا داڑھی بھی رکھ لی چلئے! آپ 12 دن، 30 کے قافلے کا تحفہ دیدیجئے، ہر کوئی

اپنے حساب سے تحفہ پیش کرے۔

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

ہم پیش تو کریں پھر دیکھیں مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیسے نوازتے ہیں۔ اللہ پاک مجھے بھی آپ کو بھی ان مبارک ساعتوں کی برکتیں عطا فرمائے۔ سچی توبہ نصیب فرمائے اور جنت الفردوس میں بلا حساب داخلہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Go To Index

17 فروری 2022 جامع مسجد مکرانی، سکھر پاکستان،

حکمتِ معراج

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...عربی اور عجمی کا فرق
- ...عقل کا سوال اور عشق کا جواب
- ...زمین اور آسمان کی گفتگو
- ...سائنس کو حیران کرنے والا معجزہ
- ...اعتراض میں ہی جواب ہے
- ...سب سے بڑے غیب کا علم

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَتَيْ صَلَاةٍ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ مِائَتَيْ عَامٍ جو جمعہ کے دن مجھ پر 200 بار درود پاک پڑھے اس کے 200 برس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

رجب، شعبان اور رمضان یہ تین مہینے مسلسل برکت والے ہیں بلکہ اگر میں یوں کہوں تو شاید غلط نہیں ہوگا کہ برکت بڑھتی جائے گی، ابھی رجب پھر شعبان اور اس کے بعد رمضان ہے گویا ہم تسلسل کے ساتھ رحمت کی سیڑھیاں چڑھ رہے ہیں، رجب میں صحابہ تیاری کرتے تھے، شعبان میں خوب عبادت کرتے تھے اور رمضان پورا اللہ کی یاد میں گزارتے تھے۔

پہلے زمانے میں رجب سے ہی عبادت کی تیاری شروع ہو جاتی تھی کہ اب خوب عبادت کرنی ہے، پورے روزے رکھنے ہیں۔ ساری تراویح پڑھنی ہے۔ آج ہم بھی تو رمضان کی تیاری شروع کرتے ہیں، ان کی اور ہماری تیاری میں زمین آسمان کا فرق ہوتا

1... جمع الجوامع، 7/199، حدیث: 22353۔

ہے، وہ عبادت کی تیاریاں کرتے تھے جبکہ ہماری تیاری کیسی ہوتی ہے؟ رمضان آنے والا ہے، کھانے پینے کی چیزیں جمع (اسٹاک) کرلو، رمضان میں مال مہنگا بکے گا، فلاں چیز لے لو روزہ دار خوب خریدیں گے، کاروباری حضرات گودام بھرنے کے چکر میں ہیں مگر اللہ کے نیک بندے عبادت کا ذوق بڑھاتے تھے، رجب کے بارے میں علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ کیا خوبصورت بات فرماتے ہیں:

رجب بیج بونے کا مہینہ ہے، شعبان ان بیجوں پر پانی ڈالنے کا مہینہ ہے، رمضان فصل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ کہتے ہیں جو رجب میں عبادت کرنے کا بیج ہی نہیں بوتا، شعبان میں ان بیجوں پر اپنے آنسوؤں سے آبیاری نہیں کرتا وہ رمضان میں رحمت کی فصل کیسے کاٹے گا؟[1] یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ ابھی سے عبادت کا ذوق بڑھانا ہے، شوق بڑھانا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! رجب کے مہینے میں کیسی کیسی شخصیات کی یاد ہے، اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو معجزہ معراج بھی رجب کے مہینے میں عطا فرمایا ہے، اس کے علاوہ اللہ کریم نے نبی پاک کو کتنے معجزے عطا کئے، پہلے اس چیز کو سمجھ لیجئے، ذرا غور سے سنیئے گا! علماء فرماتے ہیں:

اللہ پاک نے ہر نبی کو اس دور کے حساب سے معجزہ عطا فرمایا کیونکہ اس قوم کو منوانا ہوتا تھا کہ میں اللہ کا نبی ہوں، رب کی طرف آجاؤ۔ مثال کے طور پر:

معجزاتِ موسیٰ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں جادوگروں کا بڑا چرچا تھا، جادوگر رسیاں پھینکتے

1...نزہۃ المجالس، 1/209۔

تھے وہ سانپ بن جاتی تھیں، آپ کو عصا کا معجزہ دیا، آپ عصا پھینکتے تھے وہ اژدہا بن جاتا تھا، آپ کو ید بیضا (چمکتے ہاتھ) کا بھی معجزہ دیا گیا۔ جیسا دور ویسا معجزہ دیا گیا۔

معجزاتِ عیسیٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں بڑی بڑی بیماریوں کے علاج دریافت ہو رہے تھے، جو طبیب، حکیم یا ڈاکٹر علاج کرتا تھا لوگ اسے بڑا مانتے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوڑھ اور جذام والے کو ٹھیک کر دیا کرتے تھے اور جو پیدائشی اندھے ہوتے تھے آپ آنکھ پر دم کرتے تھے اللہ پاک اسے دیکھنے والا کر دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا: علاج آپ بھی کرتے ہیں اور علاج تو ہم بھی کرتے ہیں آپ الگ علاج کرتے ہیں ہم الگ چیزوں کا علاج کرتے ہیں، ہم آپ کو اللہ کا نبی جب مانیں جب آپ مردہ زندہ کر دیں۔ مردے کو کوئی زندہ نہیں کرتا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو بھی زندہ کر دیا، آپ کہتے تھے قُمْ بِاِذْنِ اللہِ اُٹھ اللہ کے حکم سے تو مردہ اُٹھ جاتا تھا۔ جیسا دور ویسا معجزہ دیا گیا۔

حضرت صالح کا معجزہ

حضرت صالح علیہ السلام کا دور آیا، ان لوگوں کے لئے پتھر موم کی طرح تھا، وہ پہاڑوں میں بڑے بڑے گھر بنالیا کرتے تھے، انہیں یہ معلوم تھا کہ پتھر سے گھر بن سکتا ہے مگر پتھر اولاد نہیں دیتا، پتھر سے کوئی پیدا نہیں ہو سکتا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا: اللہ کی طرف آؤ، لوگوں نے کہا: ہم آپ کو اللہ کا نبی اس وقت مانیں گے جب پہاڑ سے اونٹنی نکال کر بتائیں، اونٹنی بھی زندہ سلامت اور بعد میں وہ بچہ بھی جنے۔ آپ اللہ پاک کے نبی تھے، آپ نے اشارہ کیا، پہاڑ پھٹا اس میں سے اونٹنی باہر آگئی اور اس اونٹنی نے بچہ

بھی دیا کچھ لوگ ایمان لائے کچھ لوگ ایمان نہیں لائے۔ جیسا دور ویسا معجزہ دیا گیا۔

اب آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دور آتا ہے ،پہلے تو یہ جان لیجئے کہ پیارے آقا کو کتنے معجزات عطا کئے گئے ،علماء فرماتے ہیں: تمام انبیائے کرام کو جو جو معجزات دیئے گئے وہ سب کے سب پیارے آقا کو عطا کئے گئے اور صرف یہی نہیں کچھ ایسے معجزات دیئے گئے جو آپ سے پہلے کسی اور کو عطا نہیں فرمائے۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

عربی اور عجمی کا فرق

اس زمانے کے اہل عرب کو اپنی زبان پر بڑا ناز تھا،وہ لوگ اپنی زبان پر کتنا ناز کرتے تھے، میری اس بات سے آپ جلدی سمجھ جائیں گے ،عرب میں رہنے والے اپنے آپ کو عربی کہتے ہیں اور جو غیر عربی ہیں جیسے ہم لوگ انہیں عجمی کہتے ہیں ،عجمی کا مطلب گونگا ہوتا ہے حالانکہ ہم تو اپنے آپ کو بڑے شوق سے عجمی کہتے ہیں مگر اہل عرب اپنی زبان کے مقابلے میں عجمی کہتے ہیں انہیں اپنی زبان پر اتنا فخر اور ناز تھا کہ وہ عربی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں تھے کہتے تھے زبان تو صرف عربی ہے۔

اہل عرب تلواروں سے مقابلے کے ساتھ ساتھ تحریروں سے بھی مقابلے کیا کرتے

تھے ،جہالت کا دور تھا،کعبہ مشرفہ کی دیوار کو نمائشی دیوار سمجھ لیا تھا،ہر عرب کا بڑا شاعر آتا،اپنا کلام لٹکا کر چلا جاتا،لوگ دیکھتے،پڑھتے سب سے اچھا کلام لٹکا رہتا باقی اپنے اپنے کلام اتار کر لے جاتے۔رب کریم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس زمانے میں مبعوث فرمایا جب سب کو اپنی زبان پر بڑا ناز تھا اور اللہ پاک نے اپنے حبیب کو ایسی بلاغت ، فصاحت اور حسین جملے عطا فرمائے تھے کہ جب آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم گفتگو کرتے تھے تو سارے لوگ حیران ہو جاتے تھے نبی پاک کی گفتگو کیسی تھی یہ بریلی کے تاجدار سے پوچھئے،حسان الہند مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں

حضور زبان والے تو بڑے آئے

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے

بڑے بڑے فصیح و بلیغ اور ماہر گفتار سامنے بیٹھتے تھے مگر جب آقا گفتگو کرتے تھے تو کیا ہوتا تھا:

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

سائنس کو حیران کرنے والا معجزہ

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ بھی بات آئے کہ ٹھیک ہے جیسا دور تھا ویسا معجزہ دیا گیا مگر آج کا یہ دور بھی تو نبی پاک کا ہے، آج سائنسی طور (Scientifically) پر بڑا جدید دور آچکا ہے تو آج کی سائنس کے مقابلے میں نبی پاک کے پاس ایسا کونسا معجزہ ہے جو آج کی سائنس کو جواب دے سکے؟ ہمارے معاشرے میں سائنس اور جدید ٹیکنالوجی سے متاثر ہونے والوں کی کمی نہیں ہے، آج کا نوجوان یہ سوچتا ہو گا کہ جناب اب تو جہازوں سے مہینوں کے راستے گھنٹوں میں طے ہو جاتے ہیں بلکہ اب تو سن رہے ہے سپر سانک ائیر کرافٹ بن رہے ہیں، آواز کی رفتار سے زیادہ تیز جہاز سفر کرتا ہے، آج زندگی بڑی تیز ہو گئی، سائنسدان چاند پر پہنچ گئے، مریخ پر پہنچنے کی باتیں ہو رہی ہیں، ہو سکتا ہے کوئی غیر مسلم کہے میں مانتا ہوں کہ تمہارے نبی سب سے آخری نبی ہیں، بتاؤ ان کے پاس ایسی کیا نشانی ہے جو آج کی سائنس کا جواب دے سکے، اللہ اکبر میرے رب نے معراج کی رات میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک ایسا سفر کروایا کہ رہتی دنیا کے سائنسدانوں کے لئے جواب ہے کہ

چاند و سورج پیچھے رہ گئے

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چاند سے آگے گئے، سورج سے بھی آگے گئے بلکہ آسمانوں سے بھی دور گئے ہیں، رب کی بارگاہ میں جاتے ہیں، واپس بھی آتے ہیں، اتنی اسپیڈ سے جاتے اور آتے ہیں کہ دروازے کی کنڈی ہل رہی ہوتی ہے، جسم کی حرارت سے

بستر ابھی گرم ہے، وضو کا پانی بہہ رہا ہوتا ہے عقل یہ کہتی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے جناب کنڈی چند سیکنڈ تک دروازے کی ہلتی ہے، بستر چند لمحوں تک گرم رہتا ہے، نبی پاک مکہ سے بیت المقدس گئے، انبیاء کی امامت فرمائی، ساتوں آسمانوں کی سیر بھی کی، جنت اور جہنم کے طبقات بھی دیکھے اور آقا واپس آئے تو کنڈی کا ہلنا، بستر کا گرم رہنا یہ کیسے ممکن ہے!!!!!! عقل کا اعتراض بنتا ہے مگر عشق کا بھی جواب دینا بنتا ہے۔ عشق کا جواب سنئے:

عقل کا سوال اور عشق کا جواب

اگر کبھی گھڑی کا سیل نکال لیں تو کیا ہو گا، گھڑی رک جائے گی اور دوبارہ سیل ڈال دیں تو کیا ہو گا گھڑی چلنے لگ جائے گی، دراصل بات یہ ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سارے جہان کی جان ہیں، جان ہی چلی گئی تو زمانہ رک گیا تھا آقا واپس آئے تو زمانے نے چلنا شروع کر دیا ارے یہی بات تو بریلی کے تاجدار رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

ساری سائنس کے لئے ایک معجزہ معراج ہی کافی ہے کہ میرے آقا نے کس اسپیڈ کے ساتھ یہ سفر کیا اور سبحان اللہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم واپس بھی تشریف لے آئے، ایک بات یہاں ذہن میں رکھئے! حضور کا یہ سفر ہمارے لئے تیزی سے تھا ورنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ سفر تو آرام و سکون اور اطمینان سے ہوا تھا حضور تو سفر معراج کے دولہا تھے اور دولہا اسپیڈ سے نہیں بلکہ آہستہ آہستہ چلتا ہے، بیت المقدس میں انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت فرمانا، وہاں سے پہلے آسمان والوں سے ملاقات کرنا، پھر دوسرے

آسمان والوں سے ملاقات کرنا، اسی طرح ملاقاتیں فرماتے ہوئے ساتویں آسمان تک گئے نیز پھر وہاں سے جنت و دوزخ کے مشاہدات فرمانا، رب سے ملاقات فرمانا، 50 نمازوں کا تحفہ ملنا پھر 50 سے 5 کا ہوجانا، سفر معراج میں یہ تمام چیزیں ہوئی ہیں اور ان سب چیزوں میں وہاں کتنا عرصہ گزرا کسی کو نہیں معلوم مگر ہمارے لئے یہ معراج رات کے تھوڑے سے حصے میں معلوم ہوتی ہے۔

صدیق اکبر کی تصدیق

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے 27 رجب کی صبح کفار مکہ کے سامنے یہ اعلان کیا کہ میں رات کے تھوڑے سے حصے میں بیت المقدس لے جایا گیا، آسمانوں کی سیر بھی کی ہے، ایمان والے خوش ہوگئے اور کفار کو تو موقع مل گیا، ابوجہل کہتا ہے: اے محمد اگر میں کچھ اور لوگوں کو جمع کرلوں تو کیا آپ سب کے سامنے یہ کہہ دیں گے نبی پاک نے فرمایا ہاں میں کہہ دوں گا، ابوجہل تو شرارت کرنا چاہتا تھا اس کا کام ہی تماشہ کرنا تھا، اب اس نے لوگوں کو جمع کرنا شروع کیا، جب لوگ جمع ہوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں رات کے تھوڑے پہر میں بیت المقدس گھوم کر آیا اور آسمانوں کی سیر بھی کی۔

یہ سن کر کفار مکہ نے خوب مذاق اڑایا اور اعتراض بھی کیا کیونکہ مکہ سے بیت المقدس آنے جانے میں 2 مہینے لگتے تھے، 1 مہینہ جانے کا اور 1 مہینہ واپس آنے میں لگتا تھا۔ اب آقا فرمارہے ہیں: رات عشاء میں مکہ میں تھا اور فجر میں بھی مکہ میں تھا مگر رات کے تھوڑے پہر میں سفر کرکے واپس آگیا، عقل سے تولنے والے مذاق اڑانے لگے۔ لوگوں نے کہا آج تو ابوبکر صدیق کو بہکانے کا موقع ہے، وہ بڑی بڑی باتیں کرتا ہے، اپنے

آقا کی غلامی اختیار کئے ہوئے ہے، حضرت ابو بکر صدیق بڑے تاجر تھے، آپ کا ایمان لانا کفارِ مکہ پر بڑا بھاری تھا، وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح یہ واپس آجائیں، کفارِ مکہ کو کیا معلوم تھا کہ ان کا سامنا عاشقِ اکبر سے پڑا ہے، کفار صدیق اکبر کے گھر گئے اور کہا: اے ابو بکر تمہیں معلوم ہے تمہارے نبی کیا فرماتے ہیں، پوچھا: کیا فرماتے ہیں: کہتے ہیں: رات کے تھوڑے حصے میں بیت المقدس گئے، آسمان پر گئے اور واپس آگئے ہیں، صدیق اکبر کہتے ہیں: کیا واقعی میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسا کہتے ہیں ؟

صدیق اکبر کے اس سوال سے کفارِ مکہ نے خیال کر لیا کہ بس ہمارا کام ہو گیا، ہم جو صدیق اکبر کو وسوسہ دلانے آئے تھے وہ ہم نے ڈال دیا، کفارِ مکہ نے کہا: ہاں ہاں وہ بالکل ایسا ہی کہتے ہیں ۔ صدیق اکبر کہتے ہیں: اگر میرے آقا فرماتے ہیں تو سچ فرماتے ہیں، لوگوں نے کہا: ابو بکر ایسی بات کیسے مان سکتے ہو؟ یہ سن کر گویا صدیق اکبر نے ارشاد فرمایا: جب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آسمانوں خبروں کو مانتا ہوں، اللہ پر ایمان لایا، جبریل کو دیکھا نہیں، حضور نے فرمایا جبریل آتے ہیں میں نے مان لیا، قرآن کو اترتے نہیں دیکھا حضور نے فرمایا قرآن کی آیت نازل ہوتی ہیں میں نے مان لیا، میں تو اس سے بڑی بڑی خبروں کو مانتا ہوں جب آقا نے فرمایا ہے تو سچ ہی فرمایا ہے۔[1]

ہم خوشی منانے والے ہیں

شبِ معراج آنے والی ہے اس سال بھی ایسا ہو گا عاشقانِ رسول تو جھوم رہے ہوں گے کچھ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ ساڑھے 14 سو سال سے پرابلم چل رہا ہے،

1... مستدرک، 4/25، حدیث: 4515۔

27رجب والے دن کچھ لوگ بڑے خوش نظر آتے ہیں اور کیوں نہ خوش ہوں، جس نبی سے محبت ہے اللہ پاک نے انہیں ایسا مقام عطا فرمایا ہے اس وقت بھی ابوجہل اور اس کی کمپنی تکلیف میں تھی اور آج کے دور میں بھی کچھ لوگوں کو معجزہ معراج سے تکلیف ہوتی ہے، ہم صدیق اکبر والے ہیں، ہمیں عاشق اکبر نے سکھادیا کہ ہم ماننے والے ہیں سوچنے والے نہیں ہیں، لبیک کہنے والے ہیں، آقا کا حکم آگیا، مرحبا لبیک۔

اعتراض میں ہی جواب ہے

آج کے اس اجتماع میں بچے، نوجوان بیٹھے ہیں، معجزۂ معراج سے متعلق وسوسوں میں مت آیئے گا جو لوگ معراج سے متعلق وسوسے پھیلاتے ہیں ان کے لئے ایک عقلی دلیل بھی دیدیتا ہوں، کچھ لوگ یہ وسوسہ ڈالتے ہیں کہ معراج تو ہوئی تھی مگر خواب میں ہوئی تھی یا پھر یوں وسوسہ ڈالتے ہیں کہ معراج جسمانی طور پر نہیں ہوئی تھی بلکہ روحانی طور پر ہوئی تھی۔

میرا آپ سے آسان سا سوال ہے اگر آپ کا بچہ صبح فجر میں اٹھ کر بولے ابا جان میں رات خواب میں لاہور گیا تھا وہاں سے اسلام آباد بھی گیا اور صبح اٹھا تو آپ کے برابر میں ہی ہوں، آپ کیا جواب دیں گے: بیٹا! کوئی بات نہیں خواب میں تو ہر کوئی گھومتا رہتا ہے، اس میں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، خواب میں گھومنے پھرنے میں تو کسی کو پرابلم ہی نہیں ہے کوئی آکر کہے میں خواب میں امریکا گیا، ٹھیک ہے خواب میں آپ بغیر ویزے کے پوری دنیا گھوم سکتے ہیں، جو میں سمجھانا چاہ رہا ہوں عقلمند میری بات سمجھ جائیں گے۔

27رجب کی صبح کفار مکہ نے اعتراض کیوں کیا تھا، تماشہ کیوں لگایا تھا، صدیق اکبر کے گھر کیوں گئے تھے، کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ فرمایا تھا: میں خواب میں گیا ہوں ؟اگر خواب میں جانے کا دعویٰ ہی تھا تو جھگڑا ہی نہیں تھا اس کا مطلب پتہ ہے کیا ہوا؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سب کے سامنے یہی کہا تھا کہ میں جسمانی طور پر رات کے تھوڑے حصے میں بیت المقدس سے ہو کر آیا ہوں ۔ان کا اعتراض ڈالنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دعویٰ یہی تھا کہ میں اپنے جسم اور روح کے ساتھ بیت المقدس گیا ہوں۔

بیت المقدس کا نظارہ

کفار مکہ کو پھر بھی چین نہیں آیا، کفار مکہ کو معلوم تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی بیت المقدس نہیں گئے مگر اب انہوں نے بیت المقدس کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا، بتایئے اس کی دیوار کیسی ہے؟ اگر ہم کسی مسجد میں چلے بھی جائیں تو اس کا نقشہ یاد کوئی رہتا ہے مگر ان ظالموں نے ٹیسٹ لینے کی کوشش کی۔ کفار مکہ نے کہا: اگر آپ بیت المقدس گئے ہیں وہاں انبیائے کرام کی امامت بھی کی ہے تو پھر یہ بتایئے اس کی دیواریں کیسی ہے؟

اللہ اکبر !جب انہوں نے یہ امتحان لینے کی کوشش کی تو کتابوں میں لکھا کہ رب کریم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے بیت المقدس سامنے کر دیا، آج بڑی سائنس کی بات کی جاتی ہے گوگل کے ذریعے، سیٹلائٹ کے ذریعے کچھ بھی کہیں بھی دیکھا جاسکتا ہے، دیکھئے ساڑھے چودہ سو سال پہلے قدرت نے نظارہ کروایا، پورا بیت المقدس حضور کے

سامنے تھا، معراج کے دولہا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: پوچھو کیا پوچھنا ہے، وہ پوچھتے بتائیں دیواریں کیسی؟ آقا دیکھتے جاتے، بتاتے جاتے کفارِ مکہ لاجواب ہو گئے۔

معجزات کی شان

معراج یہ کتنا بڑا معجزہ ہے اسے سمجھنا بہت ضروری ہے یوں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بڑے بڑے بے شمار معجزات عطا کئے گئے جیسے سورج کو واپس پلٹانا، چاند کو دو ٹکڑے کرنا، اشارہ کرکے بارش برسانا، دعا کرکے بارش بند کروانا، تھوڑی کھجوروں کو بڑھا دینا، کھاری کنویں کو میٹھا کر دینا، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کرنا، حضرت جابر کے بچوں کو زندہ کرنا، یہ سارے معجزات نبی پاک کی شان کے مطابق عام سے ہیں مگر حضور کی شان اور جو مقام و مرتبہ رب کی بارگاہ میں ہے اس کے مطابق دو معجزات حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مقام و مرتبے کے لائق ہیں۔ اور یہ ایسے ہیں کہ کسی کو اور نہیں ملے۔

(1) **پہلا معجزہ قرآنِ مجید ہے**، جو قلب مصطفیٰ پر نازل کیا گیا، پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے خود قرآن کہتا ہے:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ (پ:28، حشر:21)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا، اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے۔

اللہ پاک نے میرے نبی کے دل اقدس کو وہ طاقت عطا فرمائی کہ اس پر قرآن نازل کیا گیا۔

(2) **دوسرا معجزہ معراج ہے**۔ یہ شان مصطفیٰ بیان کرتا ہے، جی ہاں! کائنات میں کسی نے رب کا دیدار نہیں کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام کرتے تھے، آپ کلیم اللہ ہیں، حضرت

www.dawateislami.net

موسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک سے محبت تھی دل میں دیکھنے کا خیال آیا رب کا دیدار بھی کروں، رب کریم نے اپنے کلیم کی خواہش کی خاطر پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی، حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی تاب نہ لائے اور بیہوش ہوگئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور سے سنئے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کی بارگاہ میں عرض کی تھی، اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا مگر انہیں انکار ہوگیا اور ادھر میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں آرام فرما رہے تھے، جبریل امین کو بھیجا جارہا ہے کہ جاؤ میرے محبوب کو میرے پاس لے آؤ، حبیب اور کلیم کا فرق سمجھئے۔ نبی پاک کی شان سمجھئے، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کیا خوبصورت بات لکھتے ہیں:

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَن تَرانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

کہیں منع کیا جارہا ہے، کہیں بلایا جارہا ہے، ہم صلوۃ والسلام میں ایک شعر سنتے ہیں، آج اس کا مطلب بھی سمجھ لیجئے

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

جنت کی خریداری

علمائے کرام ایک اور بڑی کمال کی بات فرماتے ہیں، اللہ کریم نے سودا فرمایا جیسا کہ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (پ:11،توبہ:111)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے۔

ذرا توجہ سے پڑھئے تاکہ جلدی بات سمجھ آجائے گی۔ خریدار کون ہے؟ اللہ پاک۔ کیا چیز بیچی جارہی ہے: ہماری جانیں اور مال۔ ہمارے اور اللہ پاک کے درمیان وکیل کون ہیں؟ سودا کروانے والے کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ اب آیت کا ترجمہ دوبارہ سنئے: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے۔ کس بدلے میں خرید لئے، فرمایا: ان کے لئے جنت ہے۔

اللہ پاک فرمارہا ہے: جان اور مال دے دو مسلمانوں کو جنت مل جائے گی، ہم نے تو جنت نہیں دیکھی، جو سودا کروانے والا ہے کم از کم اسے بلا کر تو جنت دکھادی جائے تاکہ وہ دیکھ کر اپنے غلاموں کو بتادے کہ اے میرے امتیو! میں جنت دیکھ آیا ہوں، اپنی جان اور مال اللہ کے نام پر قربان کردو، اللہ نے تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ معراج کی سیر میں ایک حکمت یہ بھی تھی۔

زمین اور آسمان کی گفتگو

زمین اور آسمان میں ایک مکالمہ ہوا: زمین کہتی ہے: اے آسمان! میں تجھ سے افضل ہوں اللہ پاک نے مجھے شہر، دریا، نہریں، درخت، پہاڑ بہت ساری زینت عطا کی ہیں۔ آسمان نے کہا میں تجھ سے بہتر ہوں میرے پاس چاند ہے، سورج ہے، تارے ہیں، عرش، کرسی اور جنت مجھ میں ہے۔ زمین نے کہا: مجھ میں کعبہ ہے جس کی زیارت اور طواف کیا

جاتا ہے۔ آسمان نے کہا: مجھ پر بیت المعمور ہے اُدھر فرشتے طواف کرتے ہیں، یہ مناظرہ جاری تھا، آخر میں زمین نے کہا: سن! مجھ میں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جلوہ فرما رہیں جن کے صدقے کائنات بنائی گئی وہ زمین پر ہیں اور اسی زمین پر انہوں نے اپنی شریعت کو جاری کر دیا ہے۔ اب آسمان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ یہاں رک جاتا ہوں، اعلی حضرت امام اہلسنت نے کیا خوبصورت شعر فرمایا ہے شعر تھوڑا مشکل ہے اگر سمجھ جائیں گے تو پھر مزہ آجائے گا۔

اگر آسمان کو کسی بہت بڑے کھلے میدان میں دیکھیں گے تو آسمان آگے سے جھکا ہوا نظر آئے گا، اعلی حضرت نے عشق کی نگاہ سے آسمان کو دیکھا، فرماتے ہیں یہ آسمان یوں ہی نہیں جھکا ہوا بلکہ اس کی کمر جھکی ہوئی ہے اور یہ کمر پتہ ہے کیوں جھکی ہوئی کیونکہ زمین نے آسمان کو طعنہ دیا ہے محاورۃً بھی کہا جاتا ہے کہ ایسا طعنہ دیا کہ اس کی کمر ہی جھک گئی اعلی حضرت نے اپنے شعر میں کیسے اس محاورے کو استعمال کیا، فرماتے ہیں:

خم ہو گئی پشتِ فلک اس طعنِ زمیں سے

زمین نے ایسا طعنہ دیا کہ فلک کی کمر ہی جھک گئی۔

خم ہو گئی پشتِ فلک اس طعنِ زمیں سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

اب زمین نے کہا: میرے پاس تو نبی پاک ہیں، گنبد خضریٰ ہے کیونکہ فلک پر تو گنبد خضری نہیں ہے، یہ طعنہ سن کر آسمان نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ! یہ زمین مجھے کہتی ہے کہ مجھ پر پیارے آقا ہیں تو نے زمین کو ان کے جمال کا شرف بخشا ہے، اے اللہ!

کوئی ایسی صورت بنا دے کہ تیرے حبیب کا ایک چکر، ایک سیر، ایک وزٹ آسمانوں کی طرف ہو جائے، آسمان پر بھی ان کے قدم لگ جائیں تاکہ مجھے بھی یہ میزبانی کا شرف مل جائے، سبحان اللہ! پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو آسمانوں کی سیر خود آسمان کی خواہش پر کروائی گئی[1] یہی بات تو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے

یہ واقعات، یہ باتیں سن کر ہمارا ایمان اور تازہ ہوتا ہے نبی پاک سے محبت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو جس سے پیار ہو اور اسے ایسا اعزاز ملے تو غلاموں کو تو اچھا لگتا ہے، محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس رات نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تمام انبیائے کرام کی امامت فرمائی، کائنات کی سب سے مقدس جماعت تھی، سارے نبی صف بنا کر کھڑے تھے آقا تشریف لائے اور آپ کو امام بنایا گیا۔

صف بہ صف کھڑے ہیں انبیاء مصطفیٰ امام ہو گئے
ان کے جو غلام ہو گئے وقت کے امام ہو گئے

پیارے اسلامی بھائیو! معراج کی رات یہ بہت محبت والی رات ہے، بڑی خوشی کی رات ہے، معراج کی رات نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جنت کی سیر بھی کروائی گئی اور دوزخ کے طبقات کو بھی دکھایا گیا، جہاں لوگوں کو مختلف عذاب دیئے جا رہے تھے، ہمارے لئے یہ آلارم ہیں ہمیں ڈر جانا چاہئے اور گناہوں سے باز آ جانا چاہئے۔ چنانچہ

1...درۃ الناصحین، ص 123۔

غیبت کا عذاب

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جہنم میں کچھ لوگ ایسے نظر آئے جو مردار کھارہے تھے ، آقا نے دریافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں ؟بتایا گیا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے ۔[1] تو غیبت کرنے والا ایسا ہے جیسے مسلمان بھائی کا گوشت کھارہاہے تو جہنم میں بھی اسے مردار کا گوشت کھلایا جائے گا۔

سود خوری کا عذاب

نبی پاک نے ایک شخص کو دیکھا کہ نہر میں تیر رہاہے اور پتھر نگل رہاہے عرض کی گئی یہ سود خور ہے۔[2] خدارا!سود کا کام مت کرنا، آج کل بڑی نئی پیکنگ میں سود آرہاہے، بس یوں سمجھ لیجئے کہ دودھ کی بوتل میں شراب پیک کرکے دی جارہی ہے ، ہمارے پاس علم کی کمی ہے ،وہ لوگ ہماری اسی چیز کا فائدہ اٹھاکر نئی نئی اسکیموں کے ذریعے سود لارہے ہیں۔ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے علماء سے رہنمائی لیجئے گا ، اپنی عقل سے فیصلے مت کیجئے گا اگر ایسا کیا تو سود میں گرفتار ہوجاؤ گے اور اگر سود میں مبتلا ہوگئے تو برباد ہوجاؤگے کیونکہ سودی کام کرنے والے کے بارے میں ہے کہ وہ ایسا ہے جیسے اللہ سے جنگ کررہاہے۔ اب خود بتائیے کیا اللہ سے جنگ کرکے کوئی کامیاب ہوسکتا ہے اس نے تو برباد ہی ہوناہے، چاہے سود کتنا ہی بڑھ چڑھ کر اور کتنا ہی منافع کے ساتھ آئے مگر اس کے قریب بھی نہیں جانا۔

1…مسند احمد،2/144،حدیث:2366۔
2…ابن ماجہ،3/72،حدیث:2273۔

نماز چھوڑنے کا عذاب

معراج کی رات نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے ہر بار کچلے جاتے پھر ٹھیک ہو جاتے پھر کچلے جاتے، پوچھا گیا یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔[1] شاید ایسے بھی لوگ مجھے سن رہے ہوں گے جن کی نمازیں قضا ہو جاتی ہیں، جب انہیں نماز کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں: آپ چلیں میں آتا ہوں، انہیں نماز بھاری لگتی ہے، یاد رکھئے! جہنم کے اندر ایسوں کے سر کچلے جارہے تھے۔

یتیم کا مال کھانے کا عذاب

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: شب معراج ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ اونٹ کے ہونٹ کی طرح بڑے بڑے تھے ان پر ایسے افراد مقرر تھے جو ان کے ہونٹ پکڑ کر آگ کے بڑے بڑے پتھر منہ میں ڈالتے تھے اور وہ ان کے نیچے سے نکل جاتے تھے۔ دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلماً کھا جاتے تھے۔[2] کبھی بھی کسی کا مال نہیں کھانا اور خاندان میں کوئی یتیم ہے تو اس کا بھلا کرنا ہے، اس کے ساتھ زیادتی نہیں کرنی ہے۔

سب سے بڑے غیب کا علم

آج کے اجتماع کی برکت سے ایک عقیدے کی بڑی خوبصورت بات بتادیتا

1...الترغیب والترہیب، 1/326، حدیث: 1145۔
2...الشریعۃ للآجری، 3/1532، حدیث: 1027۔

ہوں، ہمارے یہاں یہ بھی بحث ہوتی ہے کہ حضور کے پاس علمِ غیب تھا کہ نہیں تھا، مجھے ایک بات بتائیے: کائنات کا سب سے بڑا غیب کیا ہے؟ وہ اللہ کریم کی ذات ہے کیونکہ پوری دنیا اور کائنات میں سے کسی نے رب کو نہیں دیکھا، رب کو دیکھنے والی ذات صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہے، تو جب رب نے ہی اپنا دیدار کروادیا تو پھر کونسا غیب باقی رہ گیا، سیدی اعلیٰ حضرت کہتے ہیں ناں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

آقا اور کونسا غیب آپ سے چھپ سکتا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

معراج کا تحفہ

آپ کا سب سے ہر دلعزیز آپ کے پاس آئے تو آپ اسے سب سے اسپیشل تحفہ دیں گے کیونکہ آپ کا سب سے پیارا آرہا ہے، ہمارے پیارے نبی تو رب کے حبیب ہیں، اللہ پاک کے نزدیک سب سے پیارے ہیں، رب کریم نے آپ کے سبب تو کائنات بنائی ہے۔ اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو معراج کی رات تحفہ دیا سوچیے کتنا پیارا تحفہ دیا گیا ہو گا۔ نبی پاک کو نماز کا تحفہ دیا گیا۔ 50 نمازوں کا تحفہ دیا گیا۔

ہم پر پہلے 50 نمازیں فرض تھیں، اللہ پاک موسیٰ علیہ السلام کے مزار پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے، آپ نے نبی پاک سے کہا: حضور واپس جائیے 50 زیادہ ہیں آپ کی

قوم نہیں پڑھ سکے گی۔ آپ پھر گئے، پھر 5 کم ہوئیں، پھر گئے، پھر 5 کم ہوئیں، پھر بھیجا، پھر 5 کم ہوئیں، 50 سے 5 رہ گئی، حضرت موسیٰ نے عرض کی حضور پھر جائیے یہ بھی زیادہ ہیں، آپ فرماتے ہیں: اب رب کی بارگاہ میں جانے میں حیاء آتی ہے[1] مگر میرے رب کی شان دیکھئے ارشاد ہوتا ہے: لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ اے محبوب! ہمارے قول تبدیل نہیں ہوتے۔ تیری امت نمازیں 5 پڑھے گی ثواب 50 ہی کا عطا کیا جائے گا۔[2] مگر اِدھر پوری 5 بھی پڑھنے کا ٹائم نہیں ہے۔

مومن کی معراج

ہم کہتے ہیں نبی پاک کو معراج نصیب ہوئی، جہاں اللہ پاک کا دیدار ہوا، کبھی کبھی تو ہمارے دل میں بھی تو آتی ہے کہ کاش ہمیں بھی رب کا دیدار ہو، ہم بھی اللہ کو دیکھیں، ایک راستہ ہے، ایک طریقہ ہے، جی ہاں! میں طریقہ بتاتا ہوں سنئے! معراج کی رات نماز کا تحفہ یہ دیدار الٰہی کی چابی ہے، بزرگوں سے منقول ہے: اَلصَّلَاۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِن[3] نماز مؤمن کی معراج ہے۔ اور فرمایا جو نمازی ہو گا اُسے قیامت کے دن اللہ کا دیدار کروایا جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر اپنے رب کا دیدار کرنا ہے تو نماز نہیں چھوڑنا، ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمیں نماز کا ہی ٹائم نہ ملے، لوگ کہتے ہیں: کام میں بزی ہوتا ہوں، **نماز**

1...بخاری، 2/584، حدیث:3887۔
2...ترمذی، 1/254، حدیث:213۔
3...مرقاۃ المفاتیح، 2/421۔

سے مت کہو مجھے کام ہے اپنے کام سے کہو کہ مجھے نماز پڑھنی ہے۔ ہمیں ہر حالت میں نماز پڑھنے کا حکم ہے، کوئی بیمار ہے کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا لیٹ کر پڑھے، لیٹ کر نہیں پڑھ سکتا تو اشارے سے پڑھے مگر نماز پڑھنی ہے کیونکہ نماز ہر عاقل وبالغ مسلمان پر فرض ہے مگر لوگوں کے پاس آج نماز کے لئے ٹائم نہیں، خدارا ایسا مت کیجئے۔

نماز بہترین وظیفہ ہے

آج کل لوگ وظیفہ پوچھتے ہیں، کاروبار میں برکت ہو جائے، بیماری دور ہو جائے، قرضہ اتر جائے، پوچھا جائے کہ نماز پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں: نماز نہیں پڑھتے، سب سے بڑا وظیفہ نماز ہی تو ہے، ہم نماز نہ پڑھ کر اپنے اوپر بلاؤں کو دعوت دے رہے ہیں حالانکہ نماز کی برکت سے بیماریاں دور ہوتی ہیں، روزی میں برکت آتی ہے، چہرے کے نور کو بڑھاتی ہے، پریشانیاں دور کرتی ہے۔ نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے، نماز پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور نمازی کے لئے سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ اُسے بروزِ قیامت اللہ پاک کا دیدار کروایا جائے گا۔

بے نمازی کی سزا

بے نمازی سخت مصیبت اور آفت میں گرفتار ہو جائے گا، بے نمازی کو سخت سزائیں دی جائیں گی، بے نمازی کے بارے میں آتا ہے: جو کوئی ایک نماز جان بوجھ کر قضا کر دیتا ہے اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا جس دروازے سے وہ جہنم میں داخل ہو گا۔[1]

1... کنز العمال، 7/132، حدیث:19086۔

غور و فکر کیجئے! کتنا بدنصیب ہے وہ شخص ہے کہ وہ دنیا میں رہ رہا ہے حالانکہ اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا گیا، آج میرے اور آپ کے گھروں کے باہر نام کی تختی لکھی ہوتی ہے جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ فلاں کا گھر ہے بس جہنم کے دروازے پر بھی بے نمازی کی تختی لگا دی جاتی ہے۔

نماز کو اہمیت دیجئے

نمازیں کیسے قضا ہو جاتی ہیں؟ کچھ لوگ ایسے بھی ملتے ہیں، جو بتاتے ہیں کہ 4 نمازیں ہو جاتی ہیں بس فجر میں آنکھ نہیں کھلتی، میرا ان سے ایک سوال ہے اگر کبھی آپ کی صبح کی ٹرین یا فلائٹ ہو تو کبھی ایسا ہوا کہ فلائٹ یا ٹرین اس وجہ سے چھوٹ گئی کہ آنکھ نہیں کھلی بلکہ اس کے لئے تو 3،4 آلارم لگا کر سوتے ہیں، پڑوسیوں کو بھی کہہ کر سوتے ہیں اٹھا دینا کہیں جہاز نہ نکل جائے، 4 گھنٹے پہلے ایئر پورٹ پہنچ جاتے ہیں کہیں فلائٹ مس نہ ہو جائے اتنا مہنگا ٹکٹ ہے پیسے نہ برباد ہو جائیں، کبھی آفس میں ارجنٹ میٹنگ ہو، کہیں انٹرویو دینے جانا ہو، پکنک پر جانا ہو تو خوشی میں نیند ہی نہیں آتی، اس کا مطلب پتہ ہے کیا ہوا؟ ہمارے نزدیک باقی چیزوں کی اہمیت ہے نماز کی اہمیت نہیں ہے۔ جس کے نزدیک نماز کی اہمیت ہوتی ہے اس کی آنکھ بالکل کھلتی ہے، اس کی نماز قضا نہیں ہوتی۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج معراج کا ذکر ہوا، نبی پاک سے سچی محبت کا ذکر ہوا، آقا کے معجزات کا ذکر ہوا، بس سچی نیت کر لیجئے کہ آج سے میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نماز سے کتنا ہے پیار ہے، آقا فرماتے ہیں: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي

الصَّلٰوۃِ[(1)] میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بنائی گئی۔جو پیارے مصطفٰے کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے وہ مجھ سے کیسے چھوٹ جاتی ہے؟ایک طرف ہم کہتے ہیں: **غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے**،تو اسے نماز قبول کیوں نہیں ہے؟موت تو بہت دور کی بات ہے غلامی رسول میں سنتیں قبول کیوں نہیں ہیں؟حرام روزی چھوڑنا قبول کیوں نہیں ہے،سارے غلط کام بھی کرتے ہیں اور پھر کہا جاتا ہے غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔ہم نے صرف نعرہ نہیں لگانا بلکہ سچی غلامی بھی اختیار کرنی ہے، سچی غلامی کسے کہتے ہیں؟مجھے بتانا نہ پڑے میں کس کا امتی ہوں،بس!مجھے دیکھ کر ہی اندازہ ہو جائے،میری باتیں بتادیں،میرا حلیہ بتادے،میرا لباس بتادے کہ میں کس کا امتی ہوں،میں کس کا غلام ہوں،شاعر کہتے ہیں ناں:

فنا اتنا تو ہوجاؤں میں تیری ذات عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اُس کو تیرا دیدار ہوجائے

پیارے اسلامی بھائیو! آج پکی سچی نیت کرلیجئے کہ ان شاء اللہ! آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ان شاء اللہ!سود کے قریب نہیں جائیں گے،ان شاء اللہ! کبھی بھی زندگی میں جھوٹ نہیں بولیں گے۔ان شاءاللہ!حرام روزی سے بچ کر زندگی گزاریں گے۔ان شاء اللہ! فلمیں ڈرامے نہیں دیکھیں گے۔ان شاءاللہ!گانے باجے نہیں سنیں گے۔ان شاءاللہ!جیسے ہم نے نعرے لگائے ہیں اگر ایسی زندگی گزار لی تو پھر کیا ہوگا،آیئے چلئے بریلی کے تاجدار سے پوچھتے ہیں،اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

1...نسائی،ص644،حدیث:3946۔

بس آقا راضی ہو گئے سب ٹھیک ہو جانا ہے، ہم دنیا کو راضی کرنے کے چکر میں اپنے رب کو ناراض کر بیٹھتے ہیں، بس! آقا کا دامن تھام لیجئے۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

قبر میں جائیں گے تو

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

پھر تو قبر میں نور ہی نور ہو گا بس! سنتوں پر عمل کرنا، نمازوں کی پابندی کرنا، حرام روزی سے بچتے رہنا، تھوڑی سی زندگی ہے، گناہوں سے بچ کر گزار لیجئے، ابدی نعمتیں منتظر ہیں، جنت کی نعمتیں منتظر ہیں آقا کے ساتھ ان شاءاللہ جنت میں جائیں گے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Go To Index

4اپریل 2019 عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی، پاکستان

جشنِ معراج النبی

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...پیارے نبی کے کمالات
- ... مسجودِ ملائکہ
- ...رومال نہیں جلا
- ...نامِ مصطفیٰ کا معجزہ
- ...کلیم وحبیب کا فرق
- ... حق دار غریب رشتے دار

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوں گے آپ پر دو سبز کپڑے ہوں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام ابو البشر ہیں، اس وقت قیامت کے دن ہر اس امتی کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنت میں جارہا ہوگا اور اپنی اولاد میں سے اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جارہا ہوگا۔ اب اسی اثناء میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایک امتی کو دوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام قیامت کے روز پکاریں گے۔ یا احمد! حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمائیں گے: **لَبَّیْكَ اے اَبُوالْبَشَر**، حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: آپ کا یہ امتی دوزخ میں جارہا ہے۔ میرے آقا کہتے ہیں: پس میں بڑی چستی کے ساتھ تیز تیز فرشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا: اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو، وہ کہیں گے: ہم مقرر کردہ فرشتے ہیں، اللہ پاک نے جس کام کا ہمیں حکم دیا ہے ہم اس کی نافرمانی نہیں کریں گے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ سنیں گے تو افسردہ ہو جائیں گے۔ اپنی داڑھی مبارک کو الٹے ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے اے میرے

پروردگار! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا کہ تو مجھے اپنی امت کے بارے میں رسوا نہ کرے گا۔ عرش سے ندا آئے گی: اے فرشتو! محمد کی اطاعت کرو اور اسے لوٹا دو۔ مولانا حسن رضا خان صاحب لکھتے ہیں ناں:

دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی | کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا

وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اَندیشہ

میرے آقا کو اپنی کوئی فکر نہیں ہو گی، ارے ان کے صدقے میں تو ہم نے جنت میں جانا ہے مگر میرے آقا کا اس وقت حال کیا ہو گا:

وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اَندیشہ | ہجومِ فکر و تردُّد میں گھر گیا ہو گا

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے

بچہ گم ہو جائے تو ماں کیسے تلاش کرتی ہے، دیوانہ وار اپنے بچے کے لئے تڑپتی ہے، برادر اعلیٰ حضرت، شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے | خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا

جھوم جاؤ امتیو! ہمیں ایسے آقا ملے ہیں۔ ایک امتی جہنم میں جارہا ہے میرے آقا فرشتوں کو کہتے ہیں: رُک جاؤ اور پھر فرشتوں کو حکم ہو گا جو محمد کہتے ہیں ان کی اطاعت کرو، ان کی مانو۔ تو پتہ چلا یہ محشر کیوں سجایا جارہا ہے۔

دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی | کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا

غلام ان کی عنایت سے چین میں ہو نگے

ہم غلام ہیں اور ان شاء اللہ اب پکی غلامی اختیار کرنی ہے۔

غلام ان کی عنایت سے چین میں ہو نگے | عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہو گا

کسی کولے کے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم | وہ اُن کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا

فرشتے جب جہنم کی طرف لے جارہے ہوں گے تو امتی مڑ مڑ کے آقا کو دیکھے گا۔

کوئی کہے گا دُہائی ہے یَارَسُوْلَ الله | تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا
کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر | کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہو گا

میرے آقا سب کی پکار سنیں گے، میرے آقا اپنے امتیوں کی پکار سن کر کس طرح دوڑیں گے، فرماتے ہیں :

ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے | پکار سن کے اَسیروں کی دوڑتا ہو گا

جو پکارے گا میرے آقا اس کے پاس پہنچیں گے، کیسی ایمان افروز حدیث پاک ہے غور سے سنئے گا۔ عرش سے ندا بھی آجائے گی کہ جو محمد فرماتے ہیں ان کی اطاعت کرو، جب وہ فرشتے رُک جائیں گے تو پھر میرے آقا کیا کریں گے۔ میرے آقا اپنی گود سے ایک سفید کاغذ نکالیں گے میرے آقا خود فرماتے ہیں: اس وقت پھر اپنی گود سے ایک سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم الله کہہ کر سیدھے میزان کے پلڑے میں ڈال دوں گا۔

قیامت کے دن ایک ترازو لگے گا جسے میزان عمل کہتے ہیں، اس کے متعلق ایک بڑی دلچسپ بات بتاتا ہوں۔ دنیا میں کسی کا پلڑا بھاری ہو جائے تو بھاری پلڑا نیچے اور ہلکا پلڑا اوپر ہو جاتا ہے۔ علما بتاتے ہیں: قیامت کے دن جو پلڑا بھاری ہو گا وہ اوپر آئے گا۔ میرے آقا کہتے ہیں: اس وقت پھر اپنی گود سے ایک سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم الله کہہ کر سیدھے میزان کے پلڑے میں ڈال دوں گا۔ وہ نیکیوں والا پلڑا برائیوں والے پلڑے سے بھاری ہو جائے گا، آواز آئے گی خوش بخت ہے، سعادت یافتہ ہو گیا، اس کا میزان بھاری

ہوگیا۔ وہ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار کے فرشتو! ٹھہرو، میں اس بندے سے بات تو کرلوں جو اپنے رب کے حضور بڑی کرامت رکھتا ہے۔ گویا وہ گنہگار ابھی تک آقا کو پہچانا نہیں ہو گا، وہ آقا کے دامن سے لپٹ کر عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کا چہرہ انور کتنا حسین ہے آپ نے میری لغزشوں کو معاف فرما کر میرے آنسوؤں پر رحم فرمایا ہے آپ کون ہیں؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرمائیں گے: اَنَا نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ وَھٰذِہٖ صَلَاتُكَ الَّتِیْ كُنْتَ تُصَلِّیْ عَلَیَّ وَقَدْوَفَّیْتُكَ اَحْوَجَ مَا تَكُوْنُ اِلَیْھَا میں تیرا نبی محمد ہوں اور یہ تیرا درود پاک ہے جو تو مجھ پر بھیجتا ہے اور میں نے تیری وہ تمام حاجات پُوری کر دیں جن کا تو مُحتاج تھا۔[1] اب اگر امام اہلسنّت کا وہ کلام سنیں:

اپنے کرم سے ہم ہلکوں کا | پلہ بھاری بناتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں | کون بنائے بناتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے | آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

روایتوں میں آتا ہے: اس دن ماں بچے سے کہے گی: بیٹا ایک نیکی دے دے، میں نے تجھے پال پوس کر بڑا کیا، 9 ماہ تک تیرا بوجھ اٹھایا۔ بیٹا ماں سے کہے گا: نہیں ماں میں آج تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ بیٹا باپ سے کہے گا: ابا جان! میری تکلیف میں آپ بے قرار ہو جایا کرتے تھے آپ نے میرے لئے دو دو نوکریاں کی تھیں، ابو! بڑی پریشانی ہے، ابو جی! کوئی ایک نیکی دے دو۔ باپ بیٹے سے کہے گا: بیٹا آج کے دن میں تمہاری کوئی

1... موسوعہ ابن ابی الدنیا، 1 / 91، حدیث: 79۔

مدد نہیں کر سکتا۔ وہ ایک دن آنا ہے جب ماں بھی ساتھ چھوڑ جائے گی، بیٹا باپ کا ساتھ چھوڑ جائے گا ہاں!! ہاں!! اس دن ایک ہی ہستی ساتھ دے گی، وہ اس دن بھی ہماری مدد فرمائے گی۔ امام اہلسنّت فرماتے ہیں:

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے | آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے | لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
رنگ بے رنگوں کا پردہ | دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں
ان کے ہاتھ میں کُل کنجی ہے | مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا

حوضِ کوثر پر کون جام پلائے گا

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا | پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

وہ پُل صراط جو تلوار سے زیادہ تیز، بال سے زیادہ باریک ہو گا، گنہگار کٹ کٹ کر جہنم میں گر رہے ہوں گے۔ اس پل صراط سے کیسے گزریں گے، میرے آقا اسی پُل کے تو کنارے رب کی بارگاہ میں سجدہ کرکے، رَبِّ سَلِّمْ اُمتی، رَبِّ سَلِّمْ اُمتی کی صدائیں بلند کر رہے ہوں گے۔ امام اہلسنّت کیا خوب فرماتے ہیں:

سَلِّمْ سَلِّمْ کی ڈھارس سے | پُل سے پار چلاتے یہ ہیں
مرقد میں بندوں کو تھپک کے

قبر میں اکیلے ہوں گے، وحشت ہو گی، گھبراہٹ ہو گی، ماں باپ، کوئی دوست یار، یہ فرینڈ سرکل کوئی قبر میں نہیں آئے گا۔ ایک ہستی قبر میں بھی آئے گی۔ اعلیٰ حضرت

لکھتے ہیں:

مرقد میں بندوں کو تھپک کر | میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں

پیارے آقا کہاں کہاں کام آئیں گے، اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں ناں

کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہے | مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

اے غلامو! مبارک ہو، ہمیں ایسے آقا ملے ہیں جو ہمیں نہیں بھولے مگر ایسا لگتا ہے کہ آقا کے غلام آقا کو بھول گئے ہیں۔ان کی سنتوں کو بھول گئے ہیں ان کی تعلیمات کو بھولتے جارہے ہیں، خدارا! انہیں مت بھولنا، ان کا دامن نہیں چھوڑنا۔

عاصیو! تھام لو دامن اُن کا | وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

آقا سے لو لگائے رکھنا، ان کا دامن مت چھوڑنا ورنہ کہیں کے نہ رہیں گے۔امام اہلسنّت لکھتے ہیں ناں

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام | للّٰہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

تو یہ ہے درود پاک کا تحفہ، یہ ہے درود پاک کی برکت، پڑھتے رہیے بلکہ درود پاک کو حرز جاں بنالیجئے۔

درود پاک کو زندگی کا حصہ بنالیجئے

دنیا بھر میں کئی لوگ ایسے ہیں، جن کا بہت سا وقت سفر میں گزرتا ہے، بس ہے، میٹرو ہے، ٹرین ہے، جو لوگ ڈرائیونگ کرتے ہیں، کار ڈرائیونگ میں وقت گزرتا ہے، ہماری بد قسمتی دیکھئے کہ لوگ اس وقت کو بھی کیسے استعمال کرتے ہیں؟ چلیں! تھوڑا سفر ہے تو میوزک لگالیں یعنی اتنی دیر میں بھی اپنے کانوں کو حرام سے بھر لئے جاتے ہیں، اگر

اتنی دیر اللہ پاک کا ذکر کر لیتے تو ساری زمین ذکر اللہ کی گواہ بن جاتی، اتنی دیر درود پاک پڑھ لیتے۔ ابھی روایت سنی کہ درود پاک پڑھنا کیسا کام آیا، پیارے آقا نے قیامت کے دن اس کا پڑھا ہوا درود نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیا۔ درود پاک پڑھنا تو رحمتوں کی برسات ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل لوگوں کو کہتے ہوئے سنا ہو گا کہ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ دیدیجئے، سچی بات یہ ہے کہ وقت وہی قیمتی ہے جو اللہ پاک کے ذکر میں صرف ہو جائے، قیمتی وقت وہی ہے جو یادِ مصطفٰے میں صرف ہو جائے، درود پاک پڑھنے میں صرف ہو جائے، ارے وقت وہی قیمتی ہے جو فکرِ آخرت میں صرف ہو جائے، یہ کیسا قیمتی وقت ہے جو فلمیں دیکھتے ہوئے گزرے، جو ڈرامے دیکھتے ہوئے گزرے، جو گانے باجے سنتے ہوئے گزرے، جو سینما گھروں میں گزرے، ارے اس وقت کو تو ضائع کر دیا اور کہیں اس کا حساب دینا بھاری نہ پڑ جائے۔

اجتماع کا پہلا پیغام

آج شبِ معراج کے اجتماع میں آئے ہیں، پہلا میسج تو یہ لے لیجئے کہ اپنے وقت کو قیمتی بنائیں گے، تلاوتِ قرآن سے اپنے وقت کو قیمتی بنائیں گے، درود پاک پڑھ کر اپنا وقت قیمتی بنائیں گے۔ اللہ پاک کے ذکر سے اپنے وقت کو قیمتی بنائیں گے، ذکر واذکار کے بڑے فائدے ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ کو مُلاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستفسار فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ عرض

کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے بدلے جنَّت میں ایک دَرخت لگ جاتا ہے۔[1] اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے اِرشاد فرمائے گئے ہیں: (1) سُبْحٰنَ اللّٰهِ (2) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (3) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (4) اللّٰهُ اَكْبَر یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنَّت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا تو جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے، ہر بار کہنے پر ایک درخت لگ جاتا ہے، ارے وقت تو اس کا قیمتی ہے جو ذکر اللہ کرتا ہے اور جنت میں درخت لگاتا ہے۔ سب بآواز بلند ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو ایک بار درود پاک پڑھتا ہے اس پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ 10 گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور 10 درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔[2] اس مختصر سی زندگی میں ہم وقت کو قیمتی بنا سکتے ہیں، بہت چھوٹی سی زندگی ہے، بہت تھوڑا وقت باقی ہے جی ہاں! ہم نہیں جانتے کب دنیا سے چلے جائیں، تو جانے سے پہلے نیکیاں کرنے کا موقع اختیار کیجئے۔ تو ان شاء اللہ آج کے اجتماع کی یہ پہلی نیت کرتے ہیں کہ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے۔ دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں ہمیں روزانہ کم سے کم 313 مرتبہ درود پاک پڑھنے کی ترغیب

1... ابن ماجہ، 4/252، حدیث:3807۔
2... مسند احمد، 5/509، حدیث:16452۔

دلائی جاتی ہے، ہم یہ جملہ تو بہت بار سنتے ہیں کہ نبی پاک پر کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھنا چاہیئے مگر کثرت میں تعداد کتنی ہے یہ کیسے پتہ چلے گا؟ علماء فرماتے ہیں: جو 313 مرتبہ درود پاک پڑھے اس کا کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھنے والوں میں شمار ہو جاتا ہے تو آج سے روزانہ کم از کم 313 مرتبہ درود پاک پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

آج شب معراج کے سلسلے میں سنتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہیں، آج رحمتوں کے برسنے کی رات ہے۔ آج عطائیں بٹنے کی رات ہے، رب کریم سے دعا ہے کہ آج کی اس رات میں اسلامی بھائیوں کا جمع ہونا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اے رب کریم! آج ہی کی تو رات تھی کہ جب ہمارے آقا پر رحمتوں کی برسات ہوئی۔ رب کریم نے اپنے پاس بلایا، بہت کچھ عنایتوں سے نوازا، کیا کچھ ملا میرے آقا نے کیا کچھ لیا، رب العالمین جانے اور اس کی عطا سے رحمت للعالمین جانے۔ ہمیں کیا معلوم کیا کچھ ملا اور کیا کچھ پایا گیا، ہم بس یہ جانتے ہیں کہ خاص رحمتیں بٹیں ہیں۔ امام اہلسنت قصیدہ معراج میں بڑا پیارا مقطع لکھتے ہیں:

خدا ہی دے صبر جانِ پرغم دِکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جَب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دُولہا بنا رہے تھے
جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دِن لکھے تھے
نبی رحمت شفیعِ اُمّت رضاؔ پہ لِلّٰہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رَحمت کے واں بٹے تھے

اے ربِ کریم! نبی کے غلام جمع ہیں، عاشقانِ رسول جمع ہیں۔ شبِ معراج منانے جمع ہیں۔ اے اللہ !آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو جو کچھ وہاں عطاہوا جو رحمتیں بٹیں ان رحمتوں میں سے کچھ حصہ ہمیں بھی عطا فرما۔ ہم پر بھی رحمتوں کی بارش برسادے۔

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت | بدوں پر بھی برسادے برسانے والے

پیارے نبی کے کمالات

سفر معراج پر جتنی بات کی جائے وہ کم ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی کیا شان ہے، یاد رہے اللہ پاک نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو باکمال، حسین اور اس قدر معجزات عطا فرمائے جو کائنات میں کسی اور کو عطا نہ فرمائے۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں ناں:

سر تا بقدم ہے تن سُلطانِ زَمن پھول

اگر کوئی نبی پاک کے کمالات، آپ کے معجزات کو گننا چاہے تو انہیں شمار نہیں کر سکتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ کائنات میں تقریباً 1 لاکھ 24 ہزار پیغمبر تشریف لائے اور اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو تمام انبیاء کے معجزات عطا کیے بلکہ پیارے آقا کو اس سے زیادہ عطا فرمائے اور بعض ایسے بھی کمالات عطا فرمائے جو کسی اور نبی کو عطا نہیں فرمائے اور ایسے معجزات خصائص کبری میں شمار کئے جاتے ہیں تو سیدی اعلیٰ حضرت کیوں ناں لکھیں:

سر تا بقدم ہے تن سُلطانِ زَمن پھول | لب پھول دَہن پھول ذَقن پھول بدن پھول
تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا | تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو بہت سارے معجزات ملے مگر ایک بہت خوبصورت بات ہے

جو آپ کے دلوں میں خوشی داخل کرے گی، آپ کے ایمان کو جِلا بخشے گی۔ علماء لکھتے ہیں:
پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بے شمار معجزات دکھائے جیسے چاند کو دو ٹکڑے کرنا۔ سورج کو واپس پلٹانا، پتھروں کا سجدہ کرنا، اسی طرح درختوں کا آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنا، نبی پاک کے لعاب دہن سے کھاری کنوؤں کا میٹھا ہو جانا، صحابی کی آنکھ نکل آئے اور آقا لعاب دہن لگائیں اور واپس آنکھ کی جگہ لگائیں تو اسے روشن کر دینا۔ یہ سب کمال کے معجزات ضرور ہیں مگر یاد رہے جیسا نبی پاک کا مقام و مرتبہ ہے اس کے مطابق یہ عام سی بات ہے۔ اس بات کو مثال کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں:

ہمارے نزدیک کوئی بہت بڑا کام ہو اور کوئی ہمیں آکر کہے کہ فلاں آدمی نے وہ کام کر دیا ہم فوراً بولیں گے: بھائی وہ بندہ ہی اتنا بڑا ہے، اس کے تعلقات اتنے زیادہ ہیں اس کے لیے بہت چھوٹی سی بات ہے۔ ہاں! ہمارے لیے بڑی ضرور ہے مگر اس بندے کے لیے بہت نارمل سی بات ہے۔ علماء کہتے ہیں: یہ سینکڑوں ہزاروں معجزات جو میرے آقا چلتے پھرتے دکھا دیا کرتے تھے، چلتے پھرتے کرم فرما دیتے تھے۔ یہ نبی پاک کے لئے نارمل سی بات تھی۔ جی ہاں! جو مقام مصطفیٰ ہے، جو نبی پاک کا مقام و مرتبہ ہے، اس کے مطابق دو ہی معجزات ہیں جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان کے مطابق ہیں:

پہلا معجزہ معراج: 27رجب کو اللہ پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنی بارگاہ میں بلایا، اپنا دیدار کروایا، کائنات میں یہ شرف، یہ مقام کسی اور کو عطا نہیں کیا۔

دوسرا معجزہ قرآن مجید: جسے اعظم المعجزات یعنی سب سے بڑا معجزہ کہا جاتا ہے، وہ قرآن

مجید فرقان حمید کا قلبِ مصطفیٰ پر نازل ہونا ہے، سبحان اللہ! ان دو معجزات کی کیا شان ہے، یہ مرتبہ، یہ مقام کائنات میں کسی اور کو نہیں دیا گیا۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں ناں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کِسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم رازہے روحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم

میرے آقا کی شان دیکھئے، معجزات تو عطا کئے گئے مگر ایک ایک معجزے کو اگر دیگر انبیاء کے معجزے سے تقابل کیا جائے تو اللہ پاک نے اپنے حبیب کو کیسا ارفع و اعلیٰ بنایا ہے سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام عشق و محبت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی نہیں لکھتے:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی | سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اب ذرا غور سے سنتے جایئے:

مسجود ملائکہ

اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ پر برتری دی، فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ آدم کو سجدہ کریں، حضرت آدم مسجود ملائکہ بنے، واقعی یہ بڑا مقام ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو شرف، بزرگی اور اعلیٰ مقام عطا کیا گیا۔ اب اس کے مقابلے میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کیا معجزہ دیا گیا، کیا کمال اور شرف دیا گیا اب ذرا غور سے سنیئے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے صرف ایک بار سجدہ کیا اس کے بعد کبھی بھی سجدہ

نہیں کیا۔ یقیناً فرشتوں کا سجدہ کرنا بہت بڑا اعزاز ہے مگر میرے رب نے جو نبی پاک کو مقام دیا وہ اس سے بھی بڑا ہے، قرآن میں رب ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ:22، احزاب:56)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

قرآن پاک میں آپ ایسی کوئی چیز نہیں بتاسکتے کہ جس میں رب یہ ارشاد فرمائے: میرے فرشتے بھی یہ کام کر رہے ہیں، میں بھی کر رہا ہوں، میرے بندوں تم بھی شامل ہو جاؤ۔ اللہ اکبر! حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے ذریعے ایک بار سجدہ کروایا گیا مگر میرے آقا کی شان دیکھئے، جنہیں تھوڑی بہت عربی گرائمر آتی ہیں وہ جانتے ہیں کہ لفظ یُصَلُّوْنَ مسلسل فعل ہونے پر دلالت کرتا ہے، اللہ پاک اور فرشتوں نے ایک بار درود نہیں بھیجا بلکہ صبح قیامت تک میرے آقا پر درود کی، رحمتوں کی برسات نازل ہوتی چلی جائے گی، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ مقام ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں ناں:

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی	دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
خلق سے اَولیا اَولیا سے رُسل	اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی

آگ نے نقصان نہ پہنچایا

اب ہم دوسرے تقابل کی طرف چلتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں، کئی لوگوں کو آپ کے عظیم معجزے کے بارے میں معلوم ہو گا، نمرود بادشاہ نے آپ کو جلانے کے لئے ایک زبردست آگ جلوائی، وہ بہت خطرناک آگ تھی، اس آگ کے

قریب جانا تو دور اس کے اوپر سے کوئی پرندہ بھی نہیں گزر سکتا تھا۔ نمرود کی فوج نے حضرتِ ابراہیم علیہ السَّلام کو رسّیوں میں جکڑ کر منجنیق کے ذریعے آگ میں پھینک دیا، آپ جیسے ہی اس آگ میں گئے وہ آگ گلزار بن گئی، آپ کے لئے باغ بن گئی، اس آگ نے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ یقیناً یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا کمال ہے۔ خلیل دوست کو کہتے ہیں، اللہ کے دوست کا معجزہ کیسا تھا ایسی آگ کہ اس کے قریب پرندے بھی نہیں جاتے تھے وہ آگ آس پاس کی چیز کو جلا کر راکھ کر دے، حضرت ابراہیم پر آگ کا گلزار ہونا یہ کمال تھا، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا توکل تھا، رب پر بھروسہ تھا۔ شاعر لکھتے ہیں:

اگر آج بھی ہو ابراہیم سا ایماں پیدا | آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

رومال نہیں جلا

آیئے! اب نبی پاک کا کمال سنئے، وہ خلیل اللہ ہیں ناں، اب حبیب اللہ کی بات کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر کچھ مہمان آئے، کھانے کا وقت ہوا تو مہمانوں کے لئے دستر خوان لگا دیا۔ آپ نے اپنی کنیز سے کہا: رومال بھی لاؤ، کنیز رومال لے کر آئی تو اسے دھونے کی ضرورت تھی، آج ہمیں کپڑا صاف کرنا ہو تو ہم واشنگ مشین میں ڈالتے ہیں، اس رومال کو صاف کرنے کے لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس کمال کی واشنگ مشین تھی اور وہ واشنگ مشین آگ تھی، آپ نے اسی کپڑے کو جلتی آگ میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد کپڑا واپس نکالا بالکل صاف و شفاف ہو چکا تھا۔

مہمانوں نے کہا: اے انس! کپڑا صاف کرنے کا یہ کونسا طریقہ ہے؟ اللہ اکبر!

حضرت انس کہتے ہیں: جب سے اس کپڑے کو نبی پاک نے اپنے چہرے پر لگایا ہے وہ دن ہے آج کا دن ہے اس کپڑے پر آگ اثر نہیں کرتی ہے، جب بھی دھونے کی ضرورت پڑتی ہے ہم اس کو آگ میں ڈال دیتے ہیں، باہر نکالتے ہیں سارا میل دور ہو جاتا ہے۔[1] حضرت ابراہیم کے لیے آگ گلزار ہوتی ہے، میرے آقا جسے مس کر دیں اس پر آگ اثر نہیں ہوتی ہے۔ کیا شان ہے میرے آقا کی، سبحان اللہ! سنتے جایئے اور جھومتے جایئے۔

پتھر سے 12 چشمے

اب آگے چلتے ہیں حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں کلام کرنے والے ہیں، آپ کے بھی بے شمار معجزات ہیں مگر ایک کمال کا معجزہ یہ ہے کہ جب آپ کی قوم بنی اسرائیل کو پانی کی ضرورت ہوئی۔ آپ نے پتھر پر اپنی جنتی لاٹھی ماری، پتھر نے 12 چشمے جاری کر دیئے اور تمام قوم کو پانی مل گیا۔ یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ پتھر پر لاٹھی مارتے ہی فوراً 12 جگہوں سے پانی نکلنا شروع ہو گیا مگر جو تھوڑا بہت سائنس کا علم رکھتے ہیں، جنہوں نے دنیا دیکھی ہے وہ جانتے ہیں پتھر سے پانی نکلتا ہے، آبشاروں سے پانی گرتا ہے، ہم بورنگ کریں تو زمین سے پانی نکل آتا ہے، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ضرور ہے کہ لاٹھی مارتے ہی بغیر بورنگ کے پانی نکل آیا مگر آیئے میں بتاتا ہوں میرے آقا نے کیسے پیاسوں کو سیراب کیا تھا۔

انگلیوں سے پانی کا چشمہ

حدیبیہ کا موقع ہے، صحابہ کرام گھر سے دور تھے، حالت سفر میں تھے، جتنا پانی تھا

1...خصائص الکبریٰ، 2/134۔

سب ختم ہو چکا تھا بس تھوڑا ہی پانی بچا تھا، پاس کنواں بھی نہیں تھا جہاں سے پانی کا انتظام ہو جاتا ہے، پریشانی کے عالم میں صحابۂ کرام نبی پاک کے پاس حاضر ہوئے، عرض کی: یارسول اللہ! پانی ختم ہو چکا ہے اب تھوڑا سا پانی رہ گیا ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کمال کیا، آقا فرماتے ہیں: جتنا پانی ہے سب ایک برتن میں جمع کرلو، ایک پیالے میں وہ پانی جمع کیا گیا۔ وہ برتن نبی پاک کی بارگاہ میں لایا گیا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ اس برتن میں ڈال دیا، سبحان اللہ! راوی کہتے ہیں: پانچوں انگلیوں سے جیسے فوارے جاری ہوگئے، آقا کی انگلیوں سے اتنا پانی نکلا کہ سارے صحابہ نے پانی پیا، یہ دو پانچ صحابہ نہ تھے یہ 1500 صحابہ تھے، پانی پیا، وضو کیا، برتن بھر لیے گئے، جانوروں نے پانی پیا، سوال ہوا بتاؤ تو سہی وہ جوش کیسا تھا؟ کہتے ہیں: انگلیوں سے اس جوش سے پانی نکل رہا تھا کہ اگر ایک لاکھ بھی ہوتے وہ سب کو کافی ہو جاتا۔[1] اللہ اکبر! میرے آقا ایسا معجزہ دکھائیں اور قلمِ رضا کیسے خاموش ہو جائے۔ بریلی کے تاجدار لکھتے ہیں:

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

معجزۂ حُسنِ یوسف

اب اگر خوبصورتی کی بات کریں تو اللہ پاک نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایسا حسین بنایا، سبحان اللہ! آپ کو دیکھ کر لوگ حیران ہو جاتے تھے کہ یہ کتنے حسین ہیں اور ایک ایسا واقعہ بھی ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر مصر کی عورتوں

1... بخاری، 3/69، حدیث:4152۔

نے اپنی انگلیاں کاٹ دیں یعنی ایسی بے خود ہو گئیں کہ انہیں پتہ ہی نہیں چلا کہ کب پھل کٹا اور کب انگلیاں کٹ گئیں۔

نامِ مصطفیٰ کا معجزہ

اب نبی پاک کے حسن کا عالم کیا ہے ،سیدی اعلیٰ حضرت سے پوچھتے ہیں، اعلیٰ حضرت نے اپنے ایک شعر میں حسن یوسف کا بھی ذکر فرمایا اور پیارے آقا کا جلوہ بھی بیان فرمایا، دنیا میں بہت سے شعراء آئے ،جو ایک شعر میں 2 چار ہی تقابل بیان کر سکے مگر بریلی کے تاجدار نے ایک شعر میں 6 تقابل کو بیان فرمایا اور دنیائے شاعری میں آپ کا یہ شعر عظیم شاہکار جانا گیا۔ بریلی کے تاجدار، امام عشق و محبت، مجدد دین وملت پروانہ شمع رسالت نے حضرت یوسف کے اس حسن کو بیان کرکے میرے آقا کے حسن کے بارے میں کیا فرمایا۔ آپ لکھتے ہیں:

حُسنِ یوسُف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زَناں

آپ ذرا غور سے سنیے گا، آپ کے مزے کو بھی مزہ آجائے گا۔ نبی پاک کے عشق میں تو اضافہ ہو گا ہی سیدی اعلیٰ حضرت سے بھی محبت ہو جائے گی۔

حُسنِ یوسُف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زَناں

اب اس کا مطلب کیا ہے؟ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن پر مصر کی عورتوں کی انگلیاں کٹیں اب سنئے نبی پاک کا حسن کیسا تھا!!!

حُسنِ یوسُف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زَناں
سَر کٹاتے ہیں تِرے نام پہ مردانِ عرب

اب ذرا اس شعر کو سمجھنے میں میرا ساتھ دیجئے گا:

(1) یہ پہلا تقابل دیکھنے اور سننے کا ہے: ایک طرف حسن ہے، دوسری طرف نام ہے۔ دیکھنا اور ہے سننا اور ہے۔ نبی پاک پر وہ بھی جان نثار کر رہے ہیں جنھوں نے حضور کو نہیں دیکھا۔

ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا

اُدھر حسن ہے، اِدھر نام ہے۔

(2) یہ دوسرا تقابل نبی کی ذات ہے: ایک طرف مکمل حضرت یوسف علیہ السلام کی ذات مقدسہ ہے جبکہ دوسری طرف نام محمد ہے۔

(3) یہ تیسرا تقابل کٹنا اور کٹوانے کا ہے: ایک چیز بغیر سوچے سمجھے کٹ جاتی ہے اس کٹنے میں ارادہ شامل نہیں ہوتا ہے، جبکہ کٹوانے میں سوچ سمجھ کر باقاعدہ اپنا ارادہ شامل ہوتا ہے۔ کٹنے کا عمل صرف ایک بار ہوا تھا جبکہ حضور کے نام پر اب تک جانیں قربان کی جاری ہیں۔

(4) یہ چوتھا تقابل ملک کا ہے: وہاں مصر کا ملک تھا یہاں عرب کا بیان ہوا۔

(5) یہ پانچواں تقابل مرد اور عورت کا ہے: وہاں عورتیں تھیں یہاں مردوں کا بیان ہو رہا ہے۔

(6) یہ چھٹا تقابل انگلیوں اور گردن کا ہے: وہاں انگلیاں کٹیں تھیں جبکہ یہاں سر کٹ رہے ہیں، انگلیاں کٹنے سے جان نہیں جاتی، انسان مر نہیں جاتا جبکہ اگر سر ہی کٹ جائے تو انسان مر جاتا ہے، یارسول اللہ! آپ کے نام پر سر کٹائے جا رہے ہیں۔

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سَر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

میرے رضا کے اشعار کی کیا بات ہے، آج بھی اس شعر پر بڑے بڑے شعراء کی عقلیں حیران ہیں جبھی تو کہا جاتا ہے:

مُلکِ سُخَن کی شاہی تم کو رضاؔ مُسلّم | جس سَمت آگئے ہو سِکّے بٹھا دیے ہیں

حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن یقیناً بڑا اعلیٰ ہے مگر برادرِ اعلیٰ حضرت سے پوچھیے، وہ لکھتے ہیں:

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا | یوسف کو ترا طالب دیدار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر | کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

اللہ اکبر! کیسی واہ واہ ہو رہی ہے، آج ساری کائنات میں جشن معراج النبی منایا جارہا ہے، کون ہے جو خوش نہیں ہے، یاد رہے نبی پاک نے 27 رجب کی صبح مکہ والوں کے سامنے یہ اعلان کیا کہ میں رات کے تھوڑے حصے میں مکہ سے مسجد اقصیٰ گیا، جنت کے طبقات کو دیکھا، جہنم کے طبقات کو ملاحظہ کیا، انبیائے کرام سے ملاقاتیں کی، رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور رب سے کلام کرکے آیا ہوں۔

صدیق اکبر اور تصدیق معراج

کچھ لوگ اس صبح بڑے خوش ہوئے اور اتنے خوش ہوئے کہ نبی پاک کی سب باتوں کی تصدیق کی مگر اس دن کچھ لوگ خود بھی پریشان ہوئے اور دوسروں کو بھی پریشان کرنے کی کوشش کی گئی، حضرت ابو بکر صدیق کی بارگاہ میں کچھ لوگ گئے تھے ناں، اور وہاں

جا کر کیا بولا تھا؟ اے ابو بکر! جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہو، جانتے ہو وہ کیا کہتے ہیں؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بتاؤ کیا کہتے ہیں؟ کہا: وہ کہتے ہیں کہ رات کے تھوڑے حصے میں مکہ سے بیت المقدس ہو کر آ گئے۔

یاد رہے اہل مکہ نے یہ سوال کیوں اٹھایا تھا؟ کیونکہ مکہ سے بیت المقدس جانے میں ایک مہینہ لگتا تھا، اس زمانے میں تو لوگ اونٹوں، گھوڑوں اور خچروں پر سفر کرتے تھے، یہ کیسے ممکن تھا کہ رات کے تھوڑے حصے میں جا کر واپس بھی آ جائے، دل میں ایمان نہیں تھا وہ بات تو عقل کی مانتے تھے، لا جکس تلاش کرتے تھے، حضرت ابو بکر صدیق کے پاس گئے اے ابو بکر! تمہارے نبی ایسا ایسا کہتے ہیں؟ ابو بکر صدیق نے کہا: کیا واقعی میرے نبی ایسا کہتے ہیں؟ ہو سکتا ہے اس وقت سوال کرنے والوں کے ذہنوں میں خیال آیا ہو کہ لگتا ہے ہمارا ڈالا گیا وسوسہ کام کر گیا، ابو بکر کو بھی کنفیوژ کر دیا، صدیق اکبر کے سوال کرنے پر کفار مکہ بولے: ہاں ہاں! ایسا ہی کہتے ہیں۔

اللہ اکبر! صدیق اکبر کا عقیدہ اور ایمان دیکھئے، کہتے ہیں: میرے آقا کہتے ہیں تو سچ کہتے ہیں۔ آقا نے فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے، اس دن سے ابو بکر کا لقب صدیق پڑ گیا۔[1] کفار مکہ نے دوبارہ سوال کیا: اے ابو بکر! رات کے تھوڑے حصے میں آنا جانا ممکن نہیں ہے آخر تم اس بات کی کیسے تصدیق کر سکتے ہو؟ سبحان اللہ! صدیق اکبر کا جواب سنئے، بہت ساری غلط فہمیاں ختم ہو جائیں گی، جو بات بات پر لاجک تلاش کرتے ہیں، سوال کرتے ہیں، پوچھتے ہیں کہ بتاؤ یہ کیسے ممکن ہے صدیق اکبر نے رہتی دنیا کے لیے ذہنوں کو صاف

1... مستدرک، 4/25، حدیث: 4515۔

کر دیا۔ گویا فرماتے ہیں:

دیکھو بات یہ ہے، ہمارے آقا تو ہمیں صبح و شام آسمانی خبریں دیتے ہیں، آقا بتاتے ہیں: اللہ ایک ہے، جبریل امین آتے ہیں، قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں ہیں، ہم نے جنت دیکھی ہے نہ دوزخ دیکھی ہے، نہ رب کو دیکھا ہے، نہ جبریل کو قرآن لاتے ہوئے دیکھا ہے۔ ارے جب ساری خبروں پر ایمان لاتے ہیں تو پھر اگر آقا نے فرمایا ہے کہ رات یہ سفر ہوا ہے تو حق ہوا ہے۔

سبحان اللہ ! پنجابی لوگ کمال کی بات کہتے ہیں: **اسی مَن والے آں سوچن والے نئیں** ہم ماننے والے ہیں سوچنے والے نہیں ہیں۔ جب ہمارے آقا کی بات آجائے، صحابہ کرام کا کوئی قول مل جائے تو مان لینا چاہیے، ہر بات میں لاجک کو تلاش نہیں کیا جاتا۔ اگر لاجک کی بات کرنی ہوتی تو حضرت ابراہیم اتنی بڑی آگ میں چلے گئے، عقل تو کہتی ہے: جان چلی جائے گی، جل جائیں گے مگر ہر بات کا فیصلہ عقل سے نہیں ہوتا۔ شاعر لکھتے ہیں ناں:

عقل والوں کے نصیبوں میں کہاں ذوقِ جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لُٹا دیتے ہیں

تو پتہ چلا ساڑھے چودہ سو سال سے یہ معاملہ چلا آرہا ہے۔ کچھ لوگوں کی طرف سے 27رجب کو بے چینی پھیلائی گئی، لوگوں کو کنفیوژ کرنے کی کوشش کی گئی، وسوسے دلائے گئے مگر اس دن کچھ لوگ جھوم بھی رہے تھے، اب خود فیصلہ کر لیجئے کہ جھومنے والے کون تھے اور پریشان کون تھے، اللہ پاک نے ہمیں جھومنے والوں میں رکھا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں قیامت تک نبی پاک کے چرچا کرنے والوں میں شامل فرمائے۔

ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

معجزات کا مجموعہ

انبیائے کرام علیہم السلام کے جدا جدا کمالات کی بات ہو رہی ہے، وہ تمام معجزات اور درجات جو انبیائے کرام علیہم السلام کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے گئے، وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر کئی معجزات حُضُورِ پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا ہوئے۔ مثلاً حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو یہ درجہ ملا کہ وہ کوہِ طور پر جا کر رب کریم سے کلام کرتے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر بلائے گئے اور حضرت ادریس علیہ السلام جنت میں بلائے گئے تو حُضُورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو معراج کرائی گئی، جس میں اللہ پاک سے کلام بھی ہوا، آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنت و دوزخ کا معائنہ بھی ہوا، غرضیکہ وہ سارے مَراتِب جو انبیا کو جدا جدا ملے تھے، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایک ہی معراج میں سب کے سب طے کرا دیئے گئے۔ اعلیٰ حضرت، امام عشق و محبت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

طور پر کوئی کوئی چرخ پہ یہ عرش سے پار | سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

اعلیٰ حضرت کیا خوبصورت شعر لکھتے ہیں:

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طرفہ دُھوم دَھام
کان جِدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

کلیم و حبیب کا فرق

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام رب سے کلام تو کرتے تھے اللہ پاک کی بارگاہ میں

عرض کی:

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ (پ:9،اعراف:143)

ترجمۂ کنز العرفان: تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں۔ (اللہ نے) فرمایا: تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا۔

اے اللہ !تونے کلام کرنے کی مجھے سعادت دے دی ہے، یا اللہ ! میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں، مجھے تیرا دیدار کرنا ہے؟ارشاد ہوتا ہے: لَنْ تَرٰىنِیْ اے موسیٰ !تم نہیں دیکھ سکو گے۔ آپ نے پھر عرض کی: اب کوہ طور پر تجلی نازل کی گئی۔ آپ اس نور کی تجلی کی تاب نہ لا سکے اور بیہوش ہو گئے۔

اب کلیم و حبیب کا فرق سنئے گا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مطالبہ دیدار پر منع کر دیا گیا جبکہ اپنے حبیب کو بغیر عرض و درخواست کے خود اپنے پاس بلا کر دیدار کا شرف عطا کیا۔ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰىۙ(۸) فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ(۹) فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ(۱۰) (پ:27،نجم:8-10)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا۔ تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو اس نے وحی فرمائی۔

اللہ اللہ!27 رجب کی رات، مکہ کی فضائیں ہیں، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر آرام کر رہے ہیں۔ جبریل امین کو بھیجا جارہا ہے، فرشتوں کی بارات بھیجی جارہی ہے، نبی پاک محو استراحت ہیں، جبریل امین نے نبی پاک کے تلووں کو بوسہ

دے کر، اپنی آنکھیں آقا کے قدموں میں لگا کر نبی پاک سے عرض کی کہ یارسول اللہ آپ کو بلایا جارہا ہے اللہ اکبر ،اُدھر موسی علیہ السلام کی عرض ہے اِدھر خود بلایا جارہا ہے، اُدھر تاب نہ لا کر بے ہوش ہو جاتے ہیں اور اِدھر نبی پاک رب کے جلووں میں گویا گم ہو جاتے ہیں۔ کئی بار صلوٰۃ و سلام میں یہ شعر سنا ہو گا آج صحیح معنوں میں سمجھ آئے گا کیا خوبصورت شعر ہے:

فرق مطلوب و طالب کا دیکھے کوئی | قصّہ طور و معراج سمجھے کوئی
کوئی بے ہوش جلووں میں گم ہے کوئی | کس کو دیکھا یہ موسی سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

نگاہِ موسی کے کمالات

حضرت موسی علیہ السلام نے کوہ طور پر رب کی تجلی دیکھی تھی اس تجلی کی برکت سے آپ کی نگاہ بہت تیز ہوگئی تھی، آپ کی نگاہ کتنی تیز ہوگئی تھی ذرا اس بات کو سمجھئے گا ہم سورج کی روشنی میں کئی فٹ دور چیونٹی کو دیکھ سکتے ہیں مگر حضرت موسی علیہ السلام اندھیری رات میں کئی میل دور سے سیاہ چیونٹی کو دیکھ لیا کرتے تھے، حضرت موسی علیہ السلام نے رب کو نہیں دیکھا بلکہ رب کی تجلی کو دیکھا اور دیکھ بھی نہیں پائے تھے بلکہ بے ہوش ہو گئے تھے مگر جو جھلک دیکھی اس کی برکت سے آپ کی بینائی کا یہ عالم ہو گیا تھا تو جس آقا نے اپنے سر کی آنکھوں سے رب کا دیدار کیا ہو گا اس نبی پاک کی نظروں کا عالم کیا ہو گا، سیدی اعلیٰ حضرت کیوں نہ لکھیں:

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفَر مَقَر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بہت خوبصورت تقابل ہیں ہمارے الفاظ ختم ہو جائیں گے مگر شانِ مصطفیٰ کو کون بیان کر سکتا ہے۔ علماء نے ایک اور خوبصورت بات لکھی ہے:

ہر نبی کے زمانے میں جو چیز رائج تھی اس نبی کو اس سے ملتا جلتا معجزہ دیا گیا جیسے زمانہ موسیٰ میں جادو کا زور تھا، زمانہ سلیمان میں جنات اور جادو کی کثرت تھی، زمانہ عیسیٰ میں طب ترقی پر تھی تو اللہ پاک نے اپنے نبیوں کو ایسے ہی معجزات عطا کئے اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قیامت تک واجب الاتباع نبی ہیں تو فصاحت، جادو، طب، طاقت، سائنس، سیٹلائٹ سب قسموں کے معجزات دیئے مثلاً فصاحت و بلاغت کے مقابلے میں فصیح و بلیغ قرآن دیا اس جیسی ایک چھوٹی سی سورت بنانا بھی ممکن نہیں۔ جادو گر کہا گیا تو آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا جو کوئی جادو گر نہیں کر سکتا۔ طب نے ترقی کرنی تھی تو آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہاتھ سے چھو کر اور لعاب دہن سے بیماروں کو شفایاب کر دیا۔ سائنس کا، خلائی سفر کا زمانہ آنا تھا تو مصطفیٰ کریم کو معراج کا معجزہ دیا گیا۔ سیٹلائٹ کا زمانہ آنا تھا تو ساری کائنات کو آپ کے سامنے کر دیا چنانچہ فرمایا: بے شک اللہ پاک نے میرے لئے دنیا بلند کر دی تو میں اس کی طرف اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرف ایسے دیکھتا ہوں جیسے اپنا یہ ہاتھ دیکھتا ہوں۔[1]

سفر معراج سے متعلق اتنی باتیں ہیں کہ شاید کئی راتیں درکار ہوں جب بیان ہوتا

1… معجم کبیر، 13/318، حدیث: 14112۔

ہے تو عشق والوں کے دل جھومتے رہتے ہیں، بیان سننے سے عشق رسول میں اضافہ ہوتا ہے مگر اس رات رب کریم نے اپنے حبیب کو خاص مہمان بنایا اور جب خاص مہمان بناتے ہیں تو خاص تحفہ بھی تو دیتے ہیں، نبی پاک کے لئے خاص اہتمام کیا گیا، جنت کو سجایا گیا، آسمانوں پر دھومیں ہیں۔

ہیں صَف آرا سب حُور و ملک اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
ایک دھوم ہے عرش اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

معراج کا تحفہ نماز ہے

اب نبی پاک آئے ہیں تو انہیں تحفہ کیا دیا گیا؟ 50 نمازوں کا تحفہ دیا گیا۔ آپ وہ تحفہ لے کر آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی حضور! 50 زیادہ ہیں دوبارہ جائیں۔ آپ دوبارہ جاتے ہیں 45 نمازیں ہو جاتی ہیں، موسی علیہ السلام عرض کرتے ہیں: 45 بھی زیادہ ہیں، حضور! دوبارہ جایئے۔ وہ نہیں پڑھ سکیں گے، 40 رہ گئیں، پھر گئے 35 رہ گئیں، آقا بار بار جاتے ہیں اب علماء نے یہاں بڑی پیاری بات فرمائی ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار دیدار کے لئے عرض کی تھی اور انہیں لَنْ تَرٰىنِیْ کہہ دیا گیا تھا نبی پاک کی رسائی دیکھئے:

قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی | جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

ایک بار نہیں کئی بار رب کی بارگاہ میں گئے، 5 نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی: حضور! دوبارہ چلے جائیں یہ بھی زیادہ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مجھے اللہ کی بارگاہ سے شرم آتی ہے لیکن رب کی مہربانی دیکھئے ارشاد ہوتا ہے: ہمارے کلمات

تبدیل نہیں ہوتے۔ اے محبوب !تمہاری امت نمازیں پانچ پڑھے ثواب انہیں پچاس کا عطا کیا جائے گا۔[1]

اے معراج منانے والو! نماز معراج کا تحفہ ہے اور نماز آقا کو کتنی پسند ہے، حضور فرماتے ہیں : وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ[2] میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ معراج منانے والا، میلاد منانے والا اور نبی پاک سے محبت کا دعویٰ کرنے والا، یہ کیسا عشق رسول کا دعویٰ کرنے والا ہے کہ اس کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔ نماز پڑھنے کے بہت فضائل ہیں چنانچہ

نماز کے فضائل

پتّوں کی طرح گناہ جھڑتے ہیں

ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خزاں کے موقع پر تشریف لائے۔ ایک سوکھے درخت کو ہلایا، درخت کے پتے گرنے لگے۔ آقا نے فرمایا: جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے اُس سے گناہ اِس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتّے جھڑتے ہیں۔[3]

نماز گناہوں کو دھودیتی ہے

صاحب معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک بار صحابہ کرام سے سوال کیا: اگر تم میں سے کسی کے صحن میں نَہر ہو، وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے تو کیا اُس پر کچھ میل رہ

1...ترمذی، 1/254، حدیث:213۔
2...نسائی، ص644، حدیث:3945۔
3...مسند احمد، 8/133، حدیث:21612۔

جائے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: نماز گناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی میل کو دھوتا ہے۔[1] اللہ کے حبیب نے فرمایا نماز کی مثال ایسی ہے گویا جب بندہ نماز پڑھتا ہے، اللہ کی نہرِ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے، ظہر کے بعد عصر پڑھتا ہے، ظہر اور عصر کے درمیان گناہ معاف، عصر کے بعد مغرب پڑھتا ہے عصر اور مغرب کے درمیان گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نمازیں پڑھتا رہے گناہوں سے پاک ہوتا رہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بس! نیت کر لیجئے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، شبِ معراج ایسے پکے نمازی بن جایئے کہ لوگ بولیں ماشاء اللہ آپ نے نماز شروع کر دی اور آپ کہیں بھائی نبی پاک کی معراج کی رات آئی الحمدللہ! میں نمازی بن گیا، جو نمازیں قضا ہوئیں ان پر توبہ بھی کر لی، اب میں نے قضائے عمری بھی شروع کر دی ہے اور ان شاء اللہ مرتے دم تک میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔

شبِ معراج کے مشاہدات

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شبِ معراج بہت ساری چیزوں کو بھی دیکھا، رحمتوں کو بھی دیکھا، انعامات کو بھی دیکھا اور جہنم کے عذابات کو بھی دیکھا۔ جن میں سے کچھ عذابات یہ تھے:

(1) بے نمازی کا سر کچلا جا رہا تھا (2) یتیموں کا مال کھانے والوں کو آگ کے بڑے بڑے پتھر کھلائے جا رہے تھے (3) مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے چوپایوں کی طرح چرتے ہوئے

1 . . . ابن ماجہ، 2/165، حدیث: 1397۔

کانٹے دار گھاس، جہنم کا تھوہر اور جہنم کے گرم پتھر نگل رہے تھے۔[1]

زکوۃ بھی دیجئے اور شکر بھی کیجئے

صدقہ و خیرات بھی کیجئے اور زکوٰۃ بھی پوری دیجئے۔ آج ڈھائی فیصد زکوۃ دینے میں لوگوں کو مسئلہ ہو جاتا ہے۔ جس کی زیادہ زکوٰۃ نکلتی ہے وہ ٹینشن میں آجاتا ہے آخر کس بات کی ٹینشن ہے ؟اللہ کے بندو!اگر آپ کی زکوٰۃ لاکھوں روپے کی نکل رہی ہے یہ تو سوچئے کہ اللہ پاک نے کروڑوں روپے بھی تو دیئے ہیں، اللہ پاک نے کروڑوں دیئے ہیں تو لاکھوں کی زکوۃ نکل رہی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ زکوۃ بھی دیں اور ساتھ سجدۂ شکر بھی ادا کریں کہ مولا! تیری مہربانی ہے تُو نے دینے والا بنایا مانگنے والا نہیں بنایا۔

زکوٰۃ دینے والوں کو سوچنا چاہئے کہ آخر کس بات پر اترا رہے ہیں انہیں تو رب کا شکر ادا کرنا چاہئے، ہو سکتا تھا وہ بھی کسی کے دروازے پر کھڑے ہوتے کہ کچھ مدد کر دو میرا بچہ بیمار ہے، تھوڑے پیسے دیدو میرے پاس کھانے کو کچھ بھی نہیں ہے۔ماں اسپتال میں ہے دوا کے پیسے نہیں ہیں۔ آج ہمارے دروازے پر کوئی آرہا ہے تو ہم اترا رہے ہیں کہ میں زکوۃ دے رہا ہوں حالانکہ شکر ادا کرنا چاہئے کہ رب نے مقام دیا ہے، اللہ پاک نے مال دیا ہے، اللہ پاک کی راہ میں مال بھی خرچ کیجئے، اس کا شکر بھی ادا کیجئے اور عرض بھی کرتے رہئے کہ مالک زندگی بھر دینے والا بنانا مانگنے والا مت بنانا۔

حق دار غریب رشتے دار

یہاں میں ایک بات عرض کرنا چاہوں گا اگر آپ نے زکوٰۃ دینی ہے، صدقات

1...ترغیب والترہیب، 1 / 263، حدیث:15۔

دینے ہیں تو ضرور دیجئے مگر پہلے اپنے غریب رشتہ داروں کو دیجئے، پہلے ان کا حق ہے۔ دیکھ لیجئے اگر آپ کے رشتہ داروں میں کوئی مستحق ہے تو پہلے اسے دیجئے۔ پہلے اس کا حق ہے اور دعوتِ اسلامی والے جو قرآن و حدیث اور اسلام کا حکم ہے وہ بیان کریں گے، رشتے داروں کے بعد اپنے مسلمان پڑوسیوں کو دیکھ لیجئے اگر کوئی پڑوسی غریب ہے، کوئی تکلیف میں ہے اس کی مدد کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کا خیال کیجئے

اس کے بعد اگر آپ کے پیسے بچتے ہوں تو ہم گزارش کرتے ہیں دعوت اسلامی کا اتنا بڑا کام ہے کروڑہا کروڑ روپے کے خرچ ہیں اور یہ اخراجات دن بدن بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ جہاں بھی جاتے ہیں وہاں مسجد بنانی ہے تو پیسے چاہیے، مدرسہ بنانا ہے تو پیسے چاہیے، امام صاحب رکھنے ہیں تو تنخواہ کے پیسے چاہیے۔

دعوت اسلامی مدنی چینل چلارہی ہے آج مدنی چینل کی برکتیں سب کے سامنے ہیں، آج ایک نیت کرلیجئے ہمیں 100 فیصد زکوۃ نہیں دیجئے بلکہ اپنے رشتے داروں، پڑوسیوں کو دیجئے، انہیں دینے کے بعد جو بچتی ہے وہ ضرور ہمیں دیجئے، آج دعوتِ اسلامی کو کم سے کم 50 فیصد زکوۃ دینے کی نیت کرلیجئے کہ ان شاءاللہ دین کا اتنا بڑا کام کرنے والی تحریک ہماری دعوت اسلامی کو ہم کم از کم 50 فیصد اپنی زکوۃ ضرور دیں گے۔

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے

جہاں جہاں دعوتِ اسلامی کا دینی کام نہیں ہورہا وہاں دعوتِ اسلامی کا دینی کام کرنے میں مدد کیجئے، آگے بڑھ چڑھ کر خود بھی اجتماعات میں شرکت کیجئے، قافلوں میں سفر کیجئے

اور تن من دھن کے ساتھ دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے ،اللہ پاک نے چاہا تو دعوت اسلامی نے اور بہت آگے جانا ہے۔ سچی بات یہ ہے ابھی تو سفر شروع ہوا ہے، ابھی تو اڑان کا وقت آیا ہے دنیا دیکھے گی کہ میرے پیر نے کیسا کام کر دکھایا ہے۔ان شاءاللہ آپ دیکھیں گے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی چلی جائیں گی۔

اللہ نے کرم ایسا کیا تجھ پہ جہاں میں | اے دعوت اسلامی تیری دھوم مچی ہے

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے ”یوٹیوب ،فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس“ پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Go To Index

9 مئی 2014 جامع مسجد خضر حیات شاہی بازار ٹھٹھہ، سندھ، پاکستان

معراج کا تحفہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ... ذکر معراج
- ... سفر معراج کی سواریاں
- ... نماز رب کا انعام ہے
- ... نماز برائیوں سے روکتی ہے
- ... ساری رات عبادت کا ثواب
- ... نمازی کو انعامات

نوٹ: Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے۔

Click کیجئے

Scan کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ ہے۔ اسی دن حضرت آدم کی روح مبارکہ قبض کی گئی، اسی دن سور پھونکا جائے گا، اسی دن ہلاکت طاری ہوگی فَاَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ لہٰذا اس دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کے وصال کے بعد درود پاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ اللہ پاک نے انبیائے کرام علیہم السلام کے اجسام کو زمین پر کھانا حرام کر دیا ہے۔(1)

اعلیٰ حضرت جبھی لکھتے ہیں ناں:

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ | مِرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے

آیئے! محبت اور ذوق و شوق کے ساتھ درود پاک پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللہُ عَلٰى مُحَمَّد

1... ابن ماجہ، 2/290، حدیث: 1636۔

60 مہینے کے روزوں کا ثواب

رجب المرجب میں ایک بڑی مبارک رات، بڑی اہم رات ستائیسویں رجب تشریف لاتی ہے اور وہ رات بہت مبارک ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھے اللہ پاک اس کے لیے 60 مہینوں (یعنی پانچ سال) کے روزوں کا ثواب لکھے گا۔(1)

100 سال کے برابر

اسی طرح میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن روزہ رکھے اور رات قیام کرے (یعنی رات عبادت میں گزارے اور دن کو روزہ رکھے) تو گویا اس نے 100 سال کے روزے رکھے۔(2) یہ وہ مبارک رات ہے جس کی رات بھی عبادت میں گزارنی ہے اور دن روزہ رکھ کر گزارنا ہے۔

ذکرِ معراج

الحمدللہ! دنیا بھر میں دعوت اسلامی کے تحت شب معراج کے اجتماع ہوتے ہیں۔ اس میں ضرور شرکت کیجئے گا اور پھر دن روزہ رکھ کر گزاریئے گا۔ آیئے! ابھی سے نیت کر لیتے ہیں ان شاءاللہ کہ شب معراج بھی عبادت میں گزاریں گے، ستائیسویں دن کا روزہ بھی رکھیں گے۔ معراج کا مہینہ ہمارے درمیان ہے، عنقریب شب معراج آنے والی ہے، آیئے! کچھ تذکرۂ معراج کرتے ہیں۔

1... کفن کی واپسی، ص9۔
2... شعب الایمان، 3/374، حدیث:3811۔

معراج کا دوسرا نام اسریٰ بھی ہے، اسریٰ کا مطلب رات کو چلانا یا رات کو لے جانا چونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے واقعہ معراج کو خداوندِ عالم نے قرآنِ مجید میں اسری کے الفاظ سے بیان کیا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (پ:15،بنی اسرائیل:1)	ترجمہ کنزُ العِرفان: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔

اس لیے معراج کا نام اسریٰ پڑ گیا اور چونکہ حدیثوں میں معراج کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے: عُرِجَ بِي یعنی مجھ کو اوپر چڑھایا گیا کا لفظ ارشاد فرمایا۔ اس لیے اس واقعے کا نام معراج پڑا۔ معراج کا عظیم معجزہ 27 رجب کی رات واقعہ ہوا۔

سفرِ معراج کا آغاز

معراج کی رات نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گھر کی چھت کھلی اور ناگہاں حضرتِ جبریل امین علیہ السلام چند فرشتوں کے ساتھ نازل ہوئے۔ آپ کو حرمِ کعبہ میں لے جاکر آپ کے سینۂ مبارک کو چاک کیا گیا، قلبِ انور کو نکال کر آبِ زمزم سے دھویا گیا پھر ایمان و حکمت سے بھرے ہوئے طشت کو آپ کے سینے میں انڈیل کر شکم کا چاک برابر کر دیا پھر آپ بُراق پر سوار ہو کر بیت المقدس تشریف لائے۔ بُراق کی تیز رفتاری کا عالم یہ تھا کہ اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اس کی نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔ آج تک دیکھنے والوں نے بڑی بڑی تیز سواریاں دیکھی ہوں گی، اگر کبھی کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں یا سمندر کے کنارے کھڑے ہو جائیں تو ہماری آنکھ کئی کلو میٹر دور تک دیکھ لیتی ہے۔

فرمایا: جہاں نگاہ کی آخری حد ہوتی وہاں بُراق کا ایک قدم پڑتا تھا۔ دوسرا قدم اٹھاتا پھر نگاہ کی جو انتہا ہوتی، اتنی اسپیڈ، اتنی تیز براق کی سواری تھی ۔ بہر حال بیت المقدس پہنچ کر میرے آقا نے بُراق کو اس حلقے میں باندھا جس میں انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھا کرتے پھر آپ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے تمام انبیاء وہاں موجود ہیں بعض انبیاء کو یہ اشتیاق تھا کہ آج سارے نبی موجود ہیں، اقامت دی جارہی ہے، امام کسے بنایا جائے گا؟ حضرت آدم علیہ السلام بھی وہاں موجود ہیں جو صفی اللہ ہیں ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی موجود ہیں جو خلیل اللہ ہیں، حضرت نوح علیہ السلام بھی موجود ہیں جو نجی اللہ ہیں ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی موجود ہیں جو روح اللہ ہیں، جلیل القدر انبیاء موجود ہیں۔ امامت کسے دی جاتی ہے اور میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے جبریل امین علیہ السلام نے نبی پاک سے عرض کی۔ یا نبی پاک امامت فرمایئے۔ حضور امام بنتے ہیں اور میرے نبی پاک کے پیچھے وہ تمام انبیاء ہاتھ باندھے کھڑے ہیں جو پہلے سلطنتیں کر چکے کیونکہ آپ امام الانبیاء ہیں، آپ انبیاء کے سردار ہیں۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں ناں:

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عیاں ہوں معنیٔ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

بہر حال نمازِ اقصیٰ پوری ہوتی ہے۔ جبریل امین علیہ السلام نے شراب اور دودھ کے دو پیالے نبی پاک کے سامنے پیش کیے۔ میرے آقا نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا یہ دیکھ کر

1... نسائی، ص 81، حدیث: 448۔

حضرت جبریل نے کہا: الحمدللہ! آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھالیتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔(1)

آسمانوں کی سیر

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حضرت جبرائیل لے کر پہلے آسمان پر چڑھے جہاں حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، دوسرے آسمان میں حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ سے سے ملاقات اور کچھ گفتگو بھی ہوئی۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ چوتھے آسمان میں حضرت ادریس علیہ السلام سے پانچویں آسمان میں حضرت ہارون علیہ السلام سے، چھٹے آسمان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ وہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے۔ جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ بوقت ملاقات ہر پیغمبر نے میرے آقا کو کیا کہا خوش آمدید اے پیغمبرِ صالح، یہ کہہ کر سب نے استقبال کیا۔

اس کے بعد آپ کو جنت کی سیر کروائی گئی پھر میرے آقا سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے، یہ ایک نورانی بیری کا درخت ہے، جس کی کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جب پیارے آقا سدرۃ المنتہی سے آگے بڑھے تو حضرت جبریل امین یہ کہہ کر ٹھہر گئے کہ آقا اب اس سے آگے میں بھی نہیں جاسکتا۔ پھر اللہ پاک نے آپ کو عرش بلکہ عرش کے اوپر جہاں تک اس نے چاہا بلا کر آپ کو باریاب فرمایا اور خلوت گاہِ راز میں نازو نیاز کے وہ پیغام ادا ہوئے جن کی لطافت نزاکت الفاظ کے بوجھ برداشت نہیں کرسکتے۔ چنانچہ قرآن

1... بخاری، 3/259، حدیث: 4709۔

مجید میں اللہ پاک نے فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى کے رمز و ارشاد میں اس حقیقت کو بیان فرمایا۔ بارگاہِ الٰہی سے بے شمار عطیات ملے۔

تین خاص انعامات

شبِ معراج اللہ پاک کی بارگاہ سے تین خاص انعامات مرحمت کیے گئے جن کی عظمتوں کو اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

سورہ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت

(1) سورہِ بقرہ کی آخری آیتیں۔ بڑی مبارک ہیں یہ اس رات ملی ہیں، یہ خاص رب کے خزانوں میں سے خزانہ ہے، احادیث میں ان کی بہت فضیلت ہیں، چنانچہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے رات میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کو پڑھا تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔[1]

جس گھر میں تین راتیں ان دو آیتوں کو پڑھا جائے گا شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔[2]

ان دو آیتوں کی کتنی پیاری فضیلتیں ہیں کوشش کیجئے اور ان دو آیتوں کو یاد کر لیجئے۔

(2) دوسرا انعام یہ ملا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت کا ہر وہ شخص جس نے شرک نہ کیا ہو بخش دیا جائے گا۔

(3) تیسرا تحفہ 50 نمازوں کا ملا، یہ تحفہ اس لئے بھی خاص ہے کہ کسی اور کو نہیں ملا۔

1...بخاری، 3/21، حدیث:4008۔
2...ترمذی، 4/404، حدیث:2891۔

جب نبی پاک 50 نمازوں کا تحفہ لے کر واپس تشریف لائے تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ، یارسول اللہ! آپ کی امت 50 نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، آپ واپس جایئے اللہ کی بارگاہ میں التجا کیجئے کہ تخفیف کر دی جائے۔ میرے آقا واپس تشریف لے گئے، 5 نمازیں کم ہو گئیں، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ! واپس جایئے آپ کی امت نہ پڑھ سکے گی۔ حضرت موسیٰ عرض کرتے رہے میرے آقا تشریف لیجاتے رہے۔ کم ہوتے ہوتے 5 نمازیں رہ گئیں۔

آنکھوں کا ہی دیدار کرلوں

حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے آقا کو بار بار کیوں بھیجتے رہے، علماء بڑی پیاری وجہ بیان کرتے ہیں: یقیناً حضرت موسیٰ علیہ السلام کو امت مصطفیٰ سے پیار تھا، ہمارے لئے آسانی کروادی۔ مگر ایک عشق والی وجہ بھی علماء بتاتے ہیں: آپ کو یاد ہو گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا تھا کہ مولا! میں تیرا دیدار کرنا چاہتا ہوں، وہاں ارشاد ہوا: لَنْ تَرٰىنِیْ اے موسیٰ! تم نہیں دیکھ سکو گے اور پھر جو پہاڑ پر رب کریم کے انوار کی تجلی پڑی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی تاب نہ لا سکے، اس تجلی کو بھی نہیں دیکھ پائے تھے ناں، تو علماء کہتے ہیں: یہ بار بار اس لیے بھیجا جارہا تھا کہ جس جلوۂ زیبا کو میں نہیں دیکھ سکا، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دیکھ کر آئے ہیں، میں ان کی آنکھیں ہی دیکھ لوں، یہ رب کا جلوہ دیکھ کر آتے ہیں میں ان آنکھوں کا ہی دیدار کرلوں۔

آپ نے دیکھا ہو گا آج بھی اگر کوئی عاشقِ رسول مدینہ سے آتا ہے تو دوسرا اس کی آنکھیں چوم لیتا ہے کہ ان آنکھوں نے مدینہ دیکھا ہے تو اب وہاں پر رب کا دیدار ہو رہا

ہے اور بار بار ہو رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں: حضور! واپس جایئے، دوبارہ جایئے۔ آپ دوبارہ آئیں گے میں دوبارہ آنکھوں کا دیدار کروں گا۔ اور اعلیٰ حضرت کیا خوب لکھتے ہیں:

تَبارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَن ترَانِی

کہیں منع کیا جارہا ہے کہ نہیں دیکھ سکو گے۔

کہیں تقاضے وِصال کے تھے

اور کہیں بلایا جارہا ہے کہ اے محبوب! آج رب کا بلاوہ آیا ہے، جبریل امین پیغام لے کر آ رہے ہیں۔ آیئے! رب نے بلایا ہے ذرا سوچئے تو سہی کہ وہ دروازے جو سب کے لئے بند ہیں محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے وہ دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

یہی سَماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلیے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں:

ہیں صَف آرا سب حُور و مَلک اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دھوم ہے عرشِ اعظم پر مِہمان خُدا کے آتے ہیں

میرے آقا جارہے ہیں تو جنتیں سجائی جارہی ہیں، راستے سجائے جارہے ہیں، بلاوے آ رہے ہیں کہ آج رب کے محبوب آسمانوں پر آرہے ہیں، جنت میں آرہے ہیں تو بہر حال نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حضرت موسیٰ بار بار بھیجتے رہے اور آپ بار بار جاتے رہے، 5

رہ گئیں ،پھر عرض کیا کہ حضور یہ پانچ بھی زیادہ ہیں دوبارہ جائیے۔میرے آقا نے فرمایا: اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ جانے میں حیاء آتی ہے۔اب رب کی کرم نوازی دیکھیں سبحان اللہ !،رب نے اپنے حبیب سے فرمایا:میرا قول نہیں بدل سکتا،ارشاد فرمایا:اے محبوب!آپ کی امت کے لیے یہ پانچ نمازیں بھی پچاس ہوں گی۔[1] نمازیں تو پانچ ہوں گی مگر میں آپ کی امت کو ان 5 نمازوں پر 50 نمازوں کا اجر و ثواب عطا فرماؤں گا۔فرض پچاس ہوئی تھی، تخفیف کرواکر 5 ہو گئیں، مگر رب کی کرم نوازی دیکھئے پانچ نمازیں پڑھی جائیں گی اور ثواب 50 کا ملے گا۔

سفر معراج کی سواریاں

معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُواریاں پانچ(5)طرح کی تھیں:

(1)مکّے سے بیت المقدس تک بُراق پر۔

(2)بیت المقدس سے آسمانِ دنیا تک نُور کی سیڑھیوں پر۔

(3)آسمانِ اوّل سے ساتویں آسمان تک فرِشتوں کے بازوؤں پر۔

(4)ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ تک حضرت جبریلِ امین کے بازو پر۔

(5)سدرۃ المنتہیٰ سے مقامِ قَابَ قَوۡسَین تک رَفرَف پر۔[2]

یہ رب کی شان ہے کہ اپنے محبوب کو بلایا بھی تو کس شان سے بلایا، کس احتشام سے بلایا، کس اکرام سے بلایا۔رب کریم نے اپنے محبوب پر بڑی کرم نوازیاں فرمائیں۔

1...ترمذی،1/254،حدیث:213۔
2...روح المعانی،15/14۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے واقعہ معراج تو کئی بار سنا ہے، آج اس واقعہ کو بیان کرنے کی ایک نیت تو یہ تھی کہ رجب کا مہینہ ہے اس مہینے میں معراج کا واقعہ ہوا ہے، کچھ معراج کے حوالے سے ذکر خیر ہو جائے تا کہ عشاق کا ایمان تازہ ہو جائے مگر اس واقعے سے ہمیں کیا پیغام ملتا ہے، میرے اور آپ کے لئے بہترین میسج کیا ہے۔ ایک تو یقیناً اس واقعے کو جب بھی سنتے ہیں پیارے آقا سے مزید محبت بڑھتی ہے۔ نبی پاک کی مزید شان ہماری نظروں میں آتی ہے۔ دل میں مزید شانِ مصطفیٰ اور ادبِ مصطفیٰ پیدا ہوتا ہے۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں ناں:

قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی | جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

یہ جانا آنا وہی حضرت موسیٰ علیہ السلام والا ہے۔ بار بار بھیج رہے ہیں حالانکہ موسی علیہ السلام ایک بار بھی نہ جا سکے جبکہ میرے آقا بار بار جا رہے ہیں کیوں؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ ایسی رسائی؟ ایسا جانا؟ اس کی وجہ بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب

کئی انبیاء کے مختلف القاب ہیں جیسے حضرت آدم کو صفی اللہ، حضرت عیسیٰ کو روح اللہ، حضرت ابراہیم کو خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کو کلیم اللہ، مگر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو میرے رب نے حبیب اللہ فرمایا۔ اپنا حبیب ارشاد فرمایا، تو اب سنئے اعلی حضرت کیا فرماتے ہیں:

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اب میرا تیرا نہیں ہوتا جس میں آپس میں پیار ہو، محبت ہو، اب اس میں یہ نہیں ہوتا یہ میرا ہے یہ تیرا ہے، جو میرا ہے وہ تیرا ہے، جو تیرا ہے وہ میرا ہے، محبوب اور محب کا معاملہ تو ایسا ہوتا ہے۔ تو رب نے سب کچھ عطا کیا۔

یہ اِکرام ہے مصطفیٰ پر خدا کا | کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفیٰ کا

تحفہ معراج

اے غلامانِ مصطفیٰ! یقیناً معراج کا جشن منانا چاہیئے، بڑے ادب، بڑے شوق سے منانا چاہیئے، لیکن اس رات کو ایک تحفہ ملا ہے۔ یہ معراج کا تحفہ ہے اور وہ نماز کا تحفہ ہے، آج عاشقان رسول، نبی پاک کے غلام نماز کی کتنی پابندی کرتے ہیں؟ اس معاشرے میں نماز پڑھنے والے کتنے ہیں۔ بدقسمتی کے ساتھ اگر ساری دنیا کے مسلمانوں کا سروے کیا جائے تو پانچ فیصد مسلمان نماز پڑھتا ہوگا جبکہ 95 فیصد مسلمان نماز نہیں پڑھتا۔ سوچیئے! اگر 95 فیصد لوگ بھی نماز پڑھنے لگ جائیں تو ہماری مسجدیں کم پڑ جائیں۔ عید کی نماز دیکھ لیجئے، جیسا رش عید کی نماز میں ہوتا ہے اگر ایسا رش ہر نماز میں ہو جائے، عید کی نماز واجب ہے یہ بھی پڑھنی چاہیئے لیکن فجر تو فرض ہے، جمعہ بھی فرض ہے تو اس کے بعد والی عصر بھی فرض ہے، کیسی سوچ ہمارے اندر آگئی کہ جمعہ پڑھنا ہے باقی نمازیں نہیں پڑھنی۔ یہ مسلمانوں کا طریقہ کا نہیں ہے۔

نماز رب کا انعام ہے

نماز رب کی بہت بڑی نعمت ہے، بہت بڑا انعام ہے نماز کو بوجھ سمجھ کر نہ پڑھیں۔ یہ تو رب کا انعام اور اللہ پاک کی عطا ہے۔ ہم پر رحمتوں کی چھما چھم بارش ہونے ذریعہ

ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں رب کریم ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ:17، حج:77)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو اس امید پر کہ تم فلاح پا جاؤ۔

نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں چنانچہ

گناہ جھڑتے ہیں

ایک بار میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے۔ آپ نے خزاں میں دیکھا ہو گا پتے بہت جھڑتے ہیں تو پیارے مصطفیٰ نے درخت کی ٹہنی کو پکڑا اور درخت کے پتے جھاڑتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں حاضر ہوں۔ تو ارشاد فرمایا: بے شک جب کوئی مسلمان اللہ پاک کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں، یعنی نماز گناہ جھڑنے کا ذریعہ ہے۔ نماز پڑھیں گناہ گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔[1]

دو رکعت اور جنت واجب

حضرت عقبیٰ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر خشوع اور خضوع کے ساتھ

1… مسند احمد، 8/133، حدیث: 21612۔

دو رکعتیں ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دو چیزوں سے جنت واجب ہو رہی ہے: (1) خشوع وخضوع (2) اچھی طرح وضو۔ یہ باتیں سوچنے والی ہیں ہم میں سے کس کو صحیح وضو کرنے آتا ہے؟ ہم میں سے کس کس کو وضو کے فرائض معلوم ہیں؟ وضو میں وہ کونسا کام ہے جو کیا جائے تو وہ وضو ہی نہیں ہو گا؟ جی ہاں مثال کے طور پر چہرہ دھونا فرض ہے، دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا فرض ہے، چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے، دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا فرض ہے، اب اس میں تھوڑا سا حصہ بھی دھلنے سے بچ گیا ہے وضو ہی نہیں ہوا، تو جب وضو ہی نہیں ہوا تو نماز کہاں سے ہو گی؟ پھر کیا فرمایا: خشوع وخضوع کے ساتھ، نماز کے اندر دل لگا ہوا ہو۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ نماز تو پڑھتے ہیں مگر دل و دماغ حساب کتاب میں لگا ہے، کہیں دنیا کے کاموں میں لگا ہوا ہے، کبھی کبھی نیکی کے کاموں میں خود کا بھی ٹیسٹ اور امتحان لینا چاہیے۔

الحمدللہ! امید ہے کہ آج سب نے عشا کی نماز پڑھی ہو گی، آج عشاء میں امام صاحب نے کونسی سورتیں پڑھی تھیں، مشکل سوال ہو گیا ناں، صرف چند کو پتہ ہو گا یا امام صاحب کو معلوم ہو گا، کبھی کبھی خود کو چیک کیا کریں، معلوم ہو جائے گا کہ نماز کے وقت میرا ذہن کہیں اور تھا، دکان کے حساب میں لگا ہوا تھا، محلے کے حالات یاد کرنے تھے بلکہ کئی لوگ تو نماز میں ہی حساب و کتاب کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک شخص کا واقعہ بھی تو مشہور ہے:

حساب کیسے کروں!!!

ایک شخص ہمیشہ باجماعت نماز پڑھتا ہے، ایک دن نماز پڑھنے آیا تو جماعت ختم

1…نسائی، ص31، حدیث:144۔

ہو گئی تھی، نماز ختم ہونے پر وہ رونے لگ گیا، لوگوں نے کہا: کتنا پکا نمازی ہے، جماعت جانے پر آنسو بہا رہا ہے، رو رہا ہے، لوگوں نے کہا: حضرت! آپ کو اتنا افسوس ہوا، کہتا ہے: جماعت جانے کا افسوس نہیں ہے، بلکہ اس بات کی پریشانی ہے کہ روزانہ دکان بند کر کے عشاء کی نماز میں آتا تھا، جماعت کے ساتھ 4 رکعت پڑھتا تھا اور اسی دوران سارا حساب کر لیتا تھا، اب نماز خود پڑھنی ہو گی تو حساب کیسے کروں گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب ہمارا یہ تو حال ہے۔ نماز میں خشوع و خضوع ہی نہیں ہے اور یہ کتنی بڑی بے ادبی ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی نماز کس کی بارگاہ میں حاضری ہے؟ ذرا جواب دیجئے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضری ہے ناں، اللہ سے بات ہو رہی ہے ناں۔ پھر دھیان ادھر ادھر کیوں ہے؟ یہ کتنی بری بات ہے، اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں:

توجہ سے لگائیے

آپ اپنے ملازم، بیٹے یا کسی بھی شخص سے کلام کر رہے ہوں اور وہ آپ کی بات سننے کے بجائے ادھر ادھر دیکھے، آپ کی بات پر توجہ ہی نہ دے، اس وقت کتنا غصہ آتا ہے، بسا اوقات تو بول بھی دیتے ہیں کہ بھئی! دماغ کہاں ہے؟ میں آپ کو کچھ کہہ رہا ہوں توجہ سے میری بات سنو۔ ہمیں کتنا برا لگتا ہے، جبکہ ہمارا حال کیا ہے، ہمارا نماز میں دماغ کہاں ہوتا ہے؟ دعا میں دماغ کہاں ہوتا ہے؟ دعا کا مطلب تو رب سے مانگنا ہے، براہِ راست رب سے مانگ رہے ہیں لیکن دماغ کہیں اور ہے۔ ارے جس سے مانگ رہے ہیں اس کے در کی طرف دماغ لگائیے ناں، ذہن لگائیے کہ مولا تیرا فقیر تیرے در پر حاضر ہے۔ تیری بارگاہ

میں التجا کر رہا ہے، میرے مولا! میری سن لے۔

امام صاحب دعا کروا رہے ہیں اور ہم آمین بھی کہہ رہے ہیں مگر ذہن کہیں اور ہے۔ جب مسجد میں آئیں تو دنیاوی خیالات سے ذہن کو پاک کر کے آئیں۔ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی کوشش کیجئے پھر دیکھئے نماز آپ کو کیا دیتی ہے۔ سجدے میں جائیں تو بندہ یاد کرے کہ اب مالکِ کریم کے در پہ سر جھکا رہا ہوں۔ خیرات لینے آیا ہوا ہوں۔ دعا کریں تو آنسو نہ رکے، گڑ گڑائے کہ اپنے مولا سے مانگ رہا ہوں۔ جب اس طرح نماز اور دعا ہو گی تو ان شاءاللہ نماز کی خوب برکتیں ملیں گی۔

نماز برائیوں سے روکتی ہے

قرآن مجید فرقان حمید میں کئی مقامات پر موجود ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ (پ:21، العنکبوت:45)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک نماز بے حیائی اور بُری بات سے روکتی ہے۔

آج لوگ ملتے ہیں، کہتے ہیں برائی نہیں چھوٹتی، گناہوں کی عادت ہے، مجھ سے گناہ نہیں چھوٹتے، مگر قرآن میں تو ہے کہ نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔ اب 15 سال، 20 سال، 25 سال پرانا نمازی سوچے کہ میں نماز تو پڑھتا ہوں پھر بھی بے حیائی نہیں چھوڑتا، پھر بھی برے کام کرتا ہوں، کتنے ایسے نمازی ہیں جو نماز بھی پڑھتے ہیں اور جھوٹ بھی بولتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں اور بد نگاہی بھی کرتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں اور حرام روزی بھی کماتے ہیں۔ جبکہ قرآن تو کہتا ہے نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔

قرآن میں کوئی شک نہیں ہے، یہ اللہ کا کلام ہے100 فیصد نماز بے حیائی اور بری بات سے روکے گی پھر کیا پرابلم ہے ؟میری نماز مجھے کیوں نہیں روکتی، تو جواب یہ آئے گا کہ کچھ تو غلط ہے، ہمارے نماز پڑھنے میں کچھ تو خرابی ہے یا تو وضو ٹھیک نہیں ہے یا تو پاکی ٹھیک نہیں ہے، یا نماز ٹھیک نہیں ہے۔اگر نماز ہی ٹھیک نہیں ہے تو بے حیائی سے کیسے روکے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ اگر نماز ہی ٹھیک نہیں ہے، نماز کے اندر قرآن پڑھنا ہی درست نہیں ہے تو پھر نماز کا تو قصور نہ ہوا، قصور ہمارا ہے غلطی ہماری ہے، آج ہم سے کس کو قرآن صحیح پڑھنا ہے؟ ہمارے ساتھ مسئلہ تو یہی ہے کہ ہم نے مخارج کے ساتھ قرآن پڑھنا نہیں سیکھا، باقی ہر چیز ہم نے سیکھ لی ہے، جو کھیتی باڑی کرتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ کون سا بیج کتنا پھل دے گا؟ کون سی کھاد ڈالنی ہے، کتنا پانی ڈالنا ہے، کب نہیں ڈالنا ہے سب سیکھ لیا۔ مکینک کا کام ہے تو اس نے اپنے پارٹس کے کام سیکھ لیے، اسکوٹر چلانا نہیں آتی تھی وہ سیکھ لی، گاڑی چلانا نہیں آتی تھی وہ سیکھ لی، سارے کام سیکھے نہیں سیکھا تو قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔ اب جب قرآن پڑھنا ہی نہیں آتا تو نماز کیسے ٹھیک ہو گی؟ درست قرآن پڑھنا کتنا ضروری ہے میں اسے ایک مثال سے سمجھاتا ہوں:

درست قرآن پڑھئے

ہم نماز میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہیں بہت سوں کا اس کا ترجمہ بھی معلوم ہو گا اس کا ترجمہ ہے تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ صرف لفظ قُلْ کا مطلب ہے کہو۔ اگر کوئی قُلْ کی بجائے

کل پڑھتا ہے، یعنی نقطے والے قاف کی بجائے ڈنڈی والے کاف کے ساتھ پڑھے تو مطلب ہو گا کھاؤ۔

اسی طرح **اَحَدٌ** ہے اگر اسے کسی نے اَھَدٌّ پڑھا تو بزدل مطلب بن جائے گا، اب معاذاللہ ذرا سوچیں۔ اگر کوئی ان تلفظ کے ساتھ نماز پڑھے تو بتایئے اس کی نماز فائدہ دے گی؟ اس کو ثواب ملے گا؟ بلکہ ایسی نماز تو اسے عذاب دے گی۔ جہنم میں لے جائے گی کیونکہ وہ تو اللہ پاک کے بارے میں کیا کہہ رہا ہے، حالانکہ احد اور اھد میں تھوڑا سا فرق ہے لیکن عربی زبان بڑی حساس زبان ہے۔ یہ اردو، سندھی، پنجابی یا بلوچی نہیں ہے جو بولنا ہے بول دو چل جائے گا۔ بلکہ اس میں زَبر، زِیر، پیش کا فرق کدھر سے کدھر لے جائے گا۔ اس کے مخارج کا فرق معنی کو تبدیل کر دے گا مگر ہم میں سے کس نے سیکھنے کی کوشش کی؟ کون کسی عالم دین کے پاس گیا کہ حضور میری نماز سن لیجئے؟ میں نماز میں قرآن پڑھتا ہوں معلوم نہیں کہ صحیح بھی پڑھتا ہوں یا نہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! نماز میں تلفظ کی بہت زیادہ احتیاط ہے ہم رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کو عظیم پڑھنا مشکل ہے تو وہ سبحان ربی الکریم پڑھ لے۔ علماء کہتے ہیں کہ غلط نہ پڑھے اگر عظیم کی بجائے عزیم پڑھے گا تو مطلب بدلنے کی وجہ سے نماز ہی ٹوٹ جائے گی۔ خود غور و فکر کر لیجئے کہ نماز میں تلفظ کی کتنی اہمیت ہے، اولا نماز نہیں پڑھتے اگر پڑھتے ہیں تو سیکھتے نہیں ہے تو خود سوچئے نماز سے کیسے فائدہ ہو گا؟ برکتیں کیسے ملیں گی؟

نیکیوں والی زندگی

قضاعہ قبیلے کے دو شخص پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان لائے ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا۔ بہت غور سے سنیئے گا ایک شہید ہوا دوسرا ایک سال تک زندہ رہا۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں مرنے والا شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہو گیا۔ اب حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ وہ شہید ہوا تھا یہ ایک سال بعد فوت ہوا۔ بعد میں فوت ہونے والا پہلے جنت میں داخل ہو گیا۔

پیارے آقا نے فرمایا: کیا اس نے اس کے بعد ایک رمضان کے روزے نہ رکھے تھے اور چھ ہزار رکعت نماز اور اتنی اتنی سنتیں نہ پڑھی تھیں؟[1] یعنی نیک آدمی کا ایک سال گزرا، اگر وہ پانچ وقت نمازیں پڑھے تو سال میں کتنی نمازیں پڑھ لے گا اسی طرح رمضان کے روزے رکھے گا۔ جو زیادہ عرصہ زندہ رہا وہ نیکیاں کرتا رہا لہٰذا شہید ہونے والے سے پہلے وہ جنت میں چلا گیا کیونکہ اس نے نمازیں پڑھتے ہوئے زندگی گزاری، عبادتیں کرتے ہوئے زندگی گزاری۔

روایت سے سبق

اس روایت میں ہم سب کے لئے زبردست پیغام ہے کہ ہمارا سال گزرتا ہے تو کیا ہماری نمازیں بڑھتی ہیں، نیکیاں بڑھتی ہیں یا ہمارے گناہ بڑھتے ہیں، نمازیں قضا ہوتی ہیں، اللہ پاک کو ناراض کرنے والے کام کرتے ہیں، فلمیں، ڈرامے، گانے، باجے دیکھ اور

1... مسند احمد، 3/229، حدیث: 8407۔

سن کر نامہ اعمال کو گناہوں سے بھر دیتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ مومن دنیا میں رہے تو اس کی نیکیاں بڑھتی رہیں۔ رب کے قریب ہوتا رہے، اس کے درجات بلند ہوتے رہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیث سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ نماز بڑی بابرکت عبادت ہے۔ فرض نماز کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی عادت بنانی چاہیئے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک بڑی پیاری حدیث پاک ہے:

نماز سے فراغت کے بعد گناہ معاف

جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر رکھ دیے جاتے ہیں۔ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑنے لگ جاتے ہیں۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ جھڑ چکے ہوتے ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اگر یہ تصور بن جائے کہ میرے سر پر میرے گناہ پڑے ہیں، سجدے کروں گا، گناہ اترتے جائیں گے، سچ بتایئے! پھر سجدہ چھوڑنے کا دل ہو گا؟ پھر نماز ختم کرنے کا دل ہو گا، بندہ پڑھتا ہی جائے، دو رکعت اور پڑھ لوں، مزید دو رکعت پڑھ لوں اور گناہ جھڑ جائیں اور اللہ معاف فرمادے اور رحمتیں مل جائیں۔ ارے اللہ نے ہمت دی ہے ناں، صحت دی ہے ناں، تو پھر نماز میں سستی مت کیجئے، کئی لوگ آج بستروں میں پڑے ہیں، طرح طرح کی نالیاں لگی ہوئی ہیں۔ وہ چاہیں بھی تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے اور ہم ہیں کہ صحت بھی ہے پھر بھی نماز نہ پڑھیں، یہ الگ بات ہے کہ بیمار پر بھی نماز معاف نہیں ہے، جی ہاں! اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھیں اگر بیٹھ

1... معجم کبیر، 6/250، حدیث:6125۔

کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھے اگر لیٹ کر بھی نہیں پڑھ سکتے تو اشارے سے پڑھے لیکن ہم تو صحت مند ہیں، چلتے پھرتے ہیں، پھر بھی نماز نہیں پڑھتے۔

باجماعت نماز کی فضیلت

ہم نے باجماعت نماز پڑھنی ہے باجماعت نماز پڑھنے کا بہت ثواب ہے جیسا کہ نبی پاک نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے 27 درجے افضل ہے۔(1)

یعنی اکیلے میں نماز پڑھو تو ایک نماز ،جماعت سے پڑھو تو 27 نمازوں کا ثواب۔ اگر آپ کو کوئی کہے یہاں سے چیز خریدوگے تو 100 روپے، چار گلی چھوڑ کر خریدو تو وہی چیز 50روپے کی، سارے اُدھر ہی پہنچ جائیں گے ،بندہ بولے: آٹھ گلی دور کا کوئی 25روپے والا بھی بتا دو۔ اُدھر تک چلا جاؤں گا تھوڑا ہی چلنا پڑے گا مگر فائدہ تو ہو جائے گا۔ تو باجماعت نماز کا 27 گنا زیادہ ثواب ملتا ہے، اب پھر بھی جماعت سے نماز نہیں پڑھتے۔ نیت کریں کہ ان شاء اللہ پانچ وقت نماز پڑھیں گے اور اللہ پاک نے چاہا تو باجماعت پڑھیں گے۔

سارت رات عبادت کا ثواب

ابھی آپ نے جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت تو سنی ہے اب فجر اور عشاء جماعت سے پڑھنے کی فضیلت بھی سن لیجئے ،اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔(2)

1...بخاری، 1/232، حدیث:645۔
2... مسلم، ص329، حدیث:656۔

یعنی فجر اور عشاء کوئی باجماعت پڑھ لے تو اسے ساری رات عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔تو اس میں بالکل کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

پہلی صف کی فضیلت

ہم نے جماعت سے نماز تو پڑھنی ہے اور یہ بھی کوشش کرنی ہے کہ پہلی صف مل جائے اس کا بھی ثواب ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اشارہ فرمایا: جدا جدا نہ رہو کہیں تمہارے دل جدا نہ ہو جائیں۔بے شک اللہ پاک اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔[1]

پہلی صف اور قرعہ اندازی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صفِ اوّل میں کیا ہے؟ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے، تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔[2] یعنی اتنے لوگ آ جائیں کہ قرعہ اندازی کرنی پڑے کہ میں نے پہلی صف میں جانا ہے، میں نے پہلی صف میں جانا ہے، مگر ہماری حالت کیسی ہے پہلی صف کے لئے آرام آرام سے آئیں گے، صف میں جگہ ہو گی پھر بھی پیچھے بیٹھ جائیں گے۔پہلی صف میں تو نصیب والوں کو جگہ ملتی ہے۔

الحمدللہ! میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کی دور اندیشی اور مصلحت پر میری جان قربان ہے آپ نے نیک اعمال کے رسالے میں فرمایا ہے کیا آپ نے آج پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا فرمائیں۔اب

1...ابن خزیمہ، 3/24، حدیث:1551۔
2...بخاری، 1/224، حدیث:615۔

ایک ہی جائزے میں کتنی ساری باتیں عطا فرمادیں: نماز بھی دے دی، جماعت بھی دے دی، پہلی صف بھی دے دی، تکبیر اولیٰ بھی دے دی، یہ بڑے لوگ ہوتے ہیں، جو دریا کو کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔ اس پر عمل کر لیجئے تو برکتیں ہی برکتیں ہیں۔

1 لاکھ نماز کا ثواب

اللہ پاک ہمیں باجماعت نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، ابھی مزید آپ کا عشق بڑھے گا، تڑپ بڑھے گی، نماز معراج کا تحفہ ہے لیکن چند مسجدیں ایسی ہیں کہ وہاں جا کر نماز پڑھیں تو نماز کا مزہ ہی کچھ اور ہے، اس کی برکتیں بھی کچھ اور ہیں، اس کا ثواب بھی کچھ اور ہے۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں نَماز پڑھنا مسجدِ حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نَماز پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نَمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔[1]

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ مسجد نبی شریف کی بھی فضیلت ہے۔

نماز اقصیٰ کی فضیلت

مسجد اقصیٰ کے بارے میں بھی فضیلت ہے: نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے گھر میں نَماز پڑھنا ایک نَماز کے برابر ہے اور محلے کی مسجد میں نَماز پڑھنا

1. . . مسند احمد، 5/108، حدیث: 14700۔

25 نَمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا500 نَمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں نَماز پڑھنا50 ہزار نَمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نَماز پڑھنا ایک لاکھ نَمازوں کے برابر ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنا نصیب فرمائے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا نصیب فرمائے اور مسجد الحرام میں کعبے کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا نصیب فرمائے۔ ایک اور بڑی پیاری مسجد، مسجدِ قبا ہے، یہ مسجد مدینہ منورہ میں ہے۔

مسجد قبا میں نماز کی فضیلت

صاحب معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قبا میں نماز پڑھنا ایک عمرے کے برابر ہے۔[2] اللہ پاک ہمیں مسجد قبا کی حاضری بھی عطا فرمائے۔ وہاں بھی نمازیں پڑھنا نصیب فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس اجتماع میں یہ پیغام دینا ہے کہ نماز معراج کا تحفہ ہے، مالک دو جہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور آج نبی پاک کا غلام نمازیں چھوڑ دیتا ہے، سویا رہتا ہے، فجر میں موذن بلاتا رہتا ہے اور بندہ سویا رہتا ہے، جس دن صبح 5 بجے سفر پر جانا ہو تو ساڑھے چار بجے اُٹھ جائیں گے، کسی کی ٹرین ہو، ہوائی جہاز ہو، کہیں نوکری پر جانا ہو، کہیں گھومنے جانا ہو، سب سے پہلے اُٹھ کر بیٹھ جائیں گے اور نماز کے وقت بندہ کہتا ہے کل پڑھ لونگا۔ جمعہ سے شروع کر دوں گا، فجر چلی جاتی ہے، ظہر کے وقت بندہ کہتا ہے کام کاج میں مصروف ہوں، عصر میں کہتا ہے ابھی

1...ابن ماجہ، 2/176، حدیث:1413۔
2...ابن ماجہ، 2/175، حدیث:1411۔

بڑا رش کا ٹائم ہے، مغرب میں کہتا ہے یہ کام سمیٹنے کا وقت ہے، عشاء میں کہتا ہے بڑا تھک گیا ہوں۔

نمازی کو انعامات

پیارے اسلامی بھائیو! نماز عام چیز نہیں ہے کہ اس طرح ضائع کر دیں، نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل ہیں: نماز دین کا ستون ہے، نماز مومن کی معراج ہے، نماز بیماریوں کو دور کر دیتی ہے، نماز روزی میں برکت لاتی ہے، نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے اور نمازی کو قیامت کے روز نبی پاک کی شفاعت نصیب ہو گی اور نمازی کے لیے سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ اسے بروزِ قیامت اللہ پاک کا دیدار کروایا جائے گا۔

بے نمازی کو عذابات

اور اس کے برعکس جو جان بوجھ کر ایک نماز قضا کر دیتا ہے۔ اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ کس دروازے پر؟ جس دروازے سے اس نے داخل ہونا ہے یہ ایک نماز قضا کرنے والے کا عذاب ہے۔ ذرا سوچئے! آپ جہاں رہتے ہیں، آپ کے گھر کے باہر آپ کا نام لکھا ہوتا ہے، جس کا گھر ہوتا ہے اس کا نام لکھا ہوتا ہے۔ جہنم کے دروازے پر بندے کا نام لکھ دیا جائے کہ جس سے اس نے جہنم میں جانا ہے، یہ کتنی بڑی بدقسمتی ہے۔

بے نمازی کو طرح طرح کے عذاب دیئے جائیں گے: بے نمازی کی قبر اسے اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔ اس پر ایک گنجا سانپ مسلط کر دیا جائے گا، قیامت تک اسے مارتا رہے گا۔ بے نمازی

سے اللہ پاک سختی کے ساتھ حساب لے گا۔اب آپ سوچ لیجئے کیا رب کا عذاب سہہ سکیں گے ؟خدا کی قسم کوئی بھی نہیں برداشت کر سکتا تو پھر کیوں سستی کرتے ہیں؟

24 گھنٹوں میں 5 نمازیں پڑھنے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے پھر کیوں سستی کرتے ہیں ؟کیوں نماز نہیں پڑھتے۔مجھے سمجھ نہیں آتا کہ بندہ اللہ پاک کا اتنا رزق کھائے،رب کی طرف سے نعمتیں ملیں وہ ایک پورے دن میں پانچ بار نماز نہ پڑھے۔اور سچی بات یہ ہے نماز پڑھیں تو پتہ چلے گا سجدے کا ثواب کیا ہے۔نماز پڑھیں تو پتہ چلے گا سجدے کا سکون کیا ہے۔وضو کریں تو پتہ چلے گا بندہ فریش کیسے ہوتا ہے۔بندہ ٹینشن میں آتا ہے مگر نماز پڑھتا ہے تو بندہ پر سکون ہو جاتا ہے۔تو نماز کی عادت ڈالئے اور ایسی عادت ڈالئے کہ آپ کے اندر سے خود الارم بجنا شروع ہو جائیں۔

ماشاءاللہ !یہاں کئی نمازی ہوں گے اور میری بات کی تائید کریں گے۔جب بندہ پکا نمازی ہو جاتا ہے اور اس کی جماعت چلی جائے اور اس نے ابھی تک نماز نہ پڑھی ہو تو اسے بار بار یاد آئے گا، میں نے ظہر پڑھنی ہے،میں نے ظہر پڑھنی ہے،اندر سے آواز آتی ہے، ابھی تک ظہر نہیں پڑھی۔سفر یا کسی اور وجہ سے عشاء کی جماعت چلی جائے اب چین نہیں آتا، نہیں عشاء پڑھنی ہے،بار بار یاد آتا ہے میں نے عشاء پڑھنی ہے۔

ہم کھانا بھی تو کھاتے ہیں کبھی ایسا ہوتا کہ انسان کھانا ہی بھول جائے اگر کبھی دوپہر کا کھانا نہ کھائے تو شام تک پچاس آدمیوں کو بتاتا ہے کہ ابھی تک لنچ نہیں کیا ہے،ابھی تک دوپہر کا کھانا نہیں کھایا، کھانے کی ایسی عادت ہے تو نماز کی بھی ایسی عادت بنا لیجئے کہ نماز نہ پڑھیں تو خود ہی بے چین ہو جائیں۔مسجد میں نہ آئیں تو بے قراری بڑھ جائے۔

مومن کی مثال

صوفیاء کرام فرماتے ہیں: مؤمن مسجد میں ایسا ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں۔[1] مچھلی پانی کے اندر کیسے سکون میں ہوتی ہے، مومن مسجد میں آئے تو پر سکون ہو جائے کہ میں اپنے گھر میں آگیا، اپنے مقام پر آگیا، اللہ کی رحمت میں آگیا اور باہر نکلے تو بے قرار رہے کہ پھر مسجد میں جانا ہے مگر ادھر تو مسلمان کا الٹا حال ہے، مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے پانی کے باہر مچھلی ہے، بار بار گھڑی دیکھے گا ابھی تک نماز شروع نہیں ہوئی، ابھی تک امام صاحب نہیں آئے، ابھی تک دعا نہیں ہوئی، امام صاحب کسی دن کچھ آیات کی تلاوت زیادہ کرلیں اور نماز 1 سے 2منٹ لمبی ہو جائے تو امام صاحب کو پکڑلیں کہ آپ نے دو منٹ لمبی نماز پڑھادی، آپ نے دو منٹ لمبی دعا کروادی۔

پیارے اسلامی بھائیو! کچھ تو خیال کیجئے کہ ہم اللہ کے گھر میں بیٹھیں ہیں پھر بھی بے چینی ہو رہی ہے آخر یہ بے چینی کیوں ہے اور یہی دو منٹ پر امام صاحب کو باتیں سنانے والا پان کی دکان پر آدھا گھنٹہ کھڑا رہے گا ادھر ٹینشن نہیں ہے مگر اِدھر مسجد میں دو منٹ زیادہ کیوں نکل گئے؟ اسی طرح بعض لوگوں کو اتنی بے چینی ہوتی ہے جیسے نماز ختم ہوئی ابھی دعا بھی نہیں ہوتی اور لوگ باہر نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ سب سے آخر میں آئے سب سے پہلے بھاگ گئے، ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اللہ پاک کا گھر ہے، بیٹھیں، اپنے رب سے مانگیں، رحمتیں لوٹیے، یہاں رحمتیں برستی ہیں۔

1...مراٰۃ المناجیح، 1/435۔

سب سے بہترین جگہ

مسجد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایئے کہ مسجد کو زمین کا سب سے بہترین حصہ قرار دیا گیا ہے۔ ویسے ساری ہی زمین اللہ پاک کی ہے مگر زمین کا وہ ٹکڑا جسے مسجد کے لئے خاص کر دیا گیا ہو، اس حصہ زمین کی شان ہی نرالی ہے۔ انس بن مالک سے مروی ہے: خَيْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ بُيُوتُ اللهِ فِي الْأَرْضِ زمین کا بہترین حصہ مساجِد ہیں ، یہ زمین پر اللہ پاک کے گھر ہیں۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! بندہ وہاں بیٹھے جہاں رحمتیں برستی ہیں ، اور ہم وہیں آکر بے قرار ہو جاتے ہیں ، اب جو مسجد میں آئے اور بے قرار ہو جائے وہ جو سمجھ لے کہ اندر کچھ گڑبڑ ہے ، علاج کروانا پڑے گا ، علاج کدھر ہو گا ؟ کونسے اسپتال میں جانا پڑے گا؟ الحمدللہ ! دعوتِ اسلامی اور امیر اہلسنّت کا ایک ایسا پیارا مدنی اسپتال ہے کہ بڑے بڑے بیمار آئے ، گناہوں کے مریض آئے، میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری نے ایسی دوا دی کہ نیک بنتے چلے جارہے ہیں۔ گناہوں کا مرض دور ہو تا چلا جارہا ہے۔

فیضان عطار جاری رہے گا

آج کل لوگ اچھے اور بہترین معالج کا پوچھتے ہیں ، ایسے ڈاکٹر کا پوچھتے ہیں جس سے لوگوں کو شفا ہوئی ہے ، سرجن ایسا ہو جو آپریشن ٹھیک کرتا ہو ، الحمدللہ ! امیر اہلسنت تو وہ سرجن ہیں ، وہ ڈاکٹر ہیں جنہوں نے ہزاروں نہیں لاکھوں ، کروڑوں کا علاج کر دیا ، بڑے

1… معجم اوسط، 5/223، حدیث:7140۔

بڑے مریض آئے، شرابی آئے، بدکار آئے، ڈاکو آئے، چور آئے، ماں باپ کو ستانے والے آئے، بے نمازی آئے، جب یہ سب دعوتِ اسلامی کے شفا خانے میں آئے تو شفایاب ہوگئے، بے نمازی آیا تو مسجد کا امام بنا دیا، شرابی آیا تو مبلغ دعوت اسلامی بنا دیا، جو گالیاں نکالتا تھا واپس جاتا ہے تو نعت شریف پڑھنے والا بن کر جاتا ہے۔ وہ بچہ جو ماں باپ کو سامنے جواب دیتا تھا جب اس نے اس اسپتال میں داخلہ لیا، شفا ملی تو ماں باپ کا ہاتھ چومنے والا بن جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! تو جب ایسا اسپتال موجود ہے، جہاں علاج ہو رہا ہے تو پھر کیوں نہ علاج کروایا جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ اب ہم خود ہی علاج نہ کروانا چاہیں، میں خود ہی بیمار رہنا چاہوں پھر تو میرا ہی پرابلم ہے ورنہ شفا تو مل رہی ہے، بغیر پیسوں کے مل رہی ہے، دوائیں کیا ہیں؟

امیرِ اہلسنت کی عطا کردہ دوائیں

میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت کے پاس بڑی پیاری پیاری دوائیں ہیں، جن کے نام یہ ہیں: قافلہ، درس، مدنی مذاکرہ، ہفتہ وار اجتماع، نیک اعمال کا جائزہ، آیئے! ان دواؤں کو لیجئے اور اپنے گناہوں کا علاج کروالیجئے، اپنے آپ کو شفا دلوا لیجئے، ورنہ اگر بیمار رہے، اسی طرح گناہوں کی عادتیں رہیں، یہ نمازیں چھوڑنا رہا، یہ سنتیں چھوڑنا رہیں، رب کی ناراضی والے کاموں میں زندگی گزرتی رہی تو کہیں ایسا نہ ہو بیماریاں ایمان ہی لے جائے کیونکہ دنیا کی بیماریاں جیسے: دل کی بیماری، گردے فیل ہونا، کینسر ہو جانا یہ بندے کی جان لیتی ہیں لیکن گناہوں کی بیماریاں بندے کا ایمان لے لیتی ہیں۔ اگر ایمان ہی لے لیا گیا تو کیا منہ

دکھائیں گے؟ خدارا! ہر طرح کے گناہوں سے بچئے۔

تحفہ کی قدر کیجئے

نماز سب سے اہم فرض ہے اور یہ خاص معراج کا تحفہ بھی ہے، نبی پاک سے محبت کرنے والو! شب معراج کا واسطہ پیش کرتا ہوں، اس رات پیارے آقا کو نماز کا تحفہ دیا گیا تھا ، رجب کا مہینہ ہے ہمیں دوبارہ یاد دلاتا ہے کہ نماز نہ چھوڑنا۔ آیئے! نیت کر لیجئے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضاء نہیں ہو گی۔ ایسی گونج ڈالئے کہ شیطان یہاں سے بھاگ جائے۔ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضاء نہیں ہو گی۔ فلمیں، ڈرامے نہیں دیکھیں گے، گانے، باجے نہیں سنیں گے، آقا کی سنتوں پر عمل کریں گے، اگر اس طرح زندگی گزاریں گے تو ان شاءاللہ! ان شاءاللہ! ضرور کرم ہو گا، ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے، رب کی رضا حاصل ہو گی۔ دنیا میں بھی ہمارا خیر مقدر ہو گی اور آخرت میں بھی خیر ہمارا مقدر ہو گی۔

گناہوں سے توبہ کیجئے

ہمیں اپنے گناہوں سے توبہ کرنی ہے، اگر نماز نہیں پڑھی اور قضا کر دی تو اس پر توبہ بھی کرنی ہے اور حساب لگا کر سب قضا نمازیں بھی پڑھنی ہیں۔ بعض اوقات انسان کہتا ہے: معافی مانگ لی ہے، توبہ کر لی، اب آئندہ سے نماز کی پابندی کروں گا، بالکل آئندہ سے نمازیں پڑھنی ہیں مگر پچھلی جتنی نمازیں چھوڑیں ان کی قضا پڑھنی ہو گی، اس بات کو علماء ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں جیسا کہ

آپ نے کسی بندے سے ایک مہینے کے ادھار پر قرض لیا اور ٹائم پر نہیں دیا، تین مہینے گزر گئے تو آپ کیا کریں گے؟ پہلے تو معافی مانگیں گے۔ معاف کرنا تاخیر ہو گئی۔

اب معاف کرنا تاخیر ہو گئی بول کر کیا قرض بھی معاف ہو جائے گا؟ معافی تو اس بات کی مانگ جارہی ہے کہ تاخیر ہو گئی، جو قرض ہے وہ تو واپسی کرنا پڑے گا، توبہ اس بات کی ہے کہ ہم نے قضا کر دی، وقت پر نہیں پڑھی، بہر حال نماز ہر صورت پڑھنی پڑھے گی تاکہ ہم پر یہ قرض ہے، یہ اتر جائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیں گے، مدرسے میں آئیں گے، اجتماعات میں شرکت کریں گے، قافلوں میں سفر کریں گے تو ان شاء اللہ بہت کچھ سیکھ جائیں گے، ان شاء اللہ قضا نمازوں کا طریقہ بھی سیکھ جائیں گے، قضا نمازوں کا بڑا آسان طریقہ ہے اگر نیت سچی ہو کہ میں نے قضاء بھی کرنی ہے، اپنا بوجھ اتارنا ہے اور اگلی نمازیں بھی پوری پڑھنی ہیں تو ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ یہ بوجھ اترنا شروع ہو جائے گا۔ آپ پر رحمتوں کی برسات ہونا شروع ہو جائے گی۔ اور یہ بھی نیت کیجئے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔ اللہ پاک ہم سب کو جذبہ عطا فرمائے اور مل جل کر مدنی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ
ترجمہ کنز العرفان	مکتبۃ المدینہ
التفسیر الکبیر	داراحیاء التراث العربی 1420ھ
روح المعانی	داراحیاء التراث العربی 1420ھ
بخاری	دارالکتب العلمیۃ 1419ھ
ترمذی	دارالفکر بیروت 1414ھ
ابو داود	داراحیاء التراث العربی 1421ھ
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت 1420ھ
مسند احمد	دارالفکر بیروت 1414ھ
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی 1422ھ
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ 1420ھ
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ 1418ھ
الترغیب والترہیب	دارالفکر بیروت 1418ھ
موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریۃ 1426ھ
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ 1421ھ
دلائل النبوۃ	دارالکتب العلمیۃ 1423ھ
اخبار الاخیار	مطبوعہ، فاروق اکیڈمی گمبٹ، پاکستان

تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ
مدارج النبوۃ	مرکز اہل سنت برکات رضا
فضائل شہر رجب	دار ابن حزم بیروت
طہارۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
نزہۃ المجالس	دار الکتب العلمیۃ بیروت
درۃ الناصحین	دارالفکر بیروت
موسوعہ ابن ابی الدنیا	دار الکتب العلمیۃ
اللہ کے خاص بندے عبدہ	علم دین پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور
اقتباس الانوار	الفیصل ناشران و تاجران کتب مرکز الالیاء لاہور
خصائص الکبری	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مرآۃ الاسرار	الفیصل ناشران و تاجران کتب مرکز الالیاء لاہور
فیضان خواجہ غریب نواز	مکتبۃ المدینہ
خوفناک جادوگر	مکتبۃ المدینہ
معین الارواح	باب المدینہ کراچی
حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات	ابو الحسنات اسلامک ریسرچ سینٹر حیدرآباد دکن الہند
کفن کی واپسی	مکتبۃ المدینہ
غُنیۃ الطّالبین	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ارشاد الساری	دارالفکر بیروت
مرقاۃ المفاتیح	دارالفکر بیروت
کتاب التوابین	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حکایتیں اور نصیحتیں	مکتبۃ المدینہ
فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
مرأۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

نیک نَمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سفر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعمال کا جائزہ لے کر "نیک اَعمال" کا رسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اصلاحِ اعمال کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ الْکَرِیْم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ "نیک اَعمال" کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ الْکَرِیْم۔

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net